

46 124

(45) 815

U. 7302



مولوی محمد عبد القادر صاحب محبوبہ دار

اٹوٹیاو گرنی

ALAM JUNG ESTATE LIBRARY

(Oriental Section)

URDU PRINTED BOOKS

Session No. ۷۰ Cat. No.

Subject

سیرۃ المصوح

یسنی

حالات برگزیدہ قوم منتخب روزگار عالی جناب مولوی
محمد عبدالقادر صاحب صوبہ واسو بکسر شریف ریاست حیدرآباد
دکن دہم اقبالہ

جسکو

مولوی ہدایت محی الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد نے
جمع کیا اور

منطبع عینہ ام اگر وہ بیان تمام محمد قادر علی خان فی چلیا



تفصیل

۷۰۶۰

مشاہیر عہد کے حالات کے قلمبند کرنے کا دستور قدیم زمانہ سے چلا آ رہا ہے اگر عہد کے مشہور لوگوں کے حالات لکھے نہ جاتے تو دنیا بہر کی ہر زبان میں اس قدر تاریخی سرمایہ موجود نہ ہوتا۔

یہ ایک مسلم امر ہے کہ ماضی لوگوں کے کارنامے آنے والی نسلوں کے لئے نہایت عمدہ سبق اور قیمہ فائدہ رساں نسخے ہیں۔

ہر انسان کے حواس خمسہ ظاہری میں سب سے بڑا کرامتینان دلائل والا ذریعہ بصارت ہے اسی لیے انسان جس شے کو دیکھ لیتا ہے اس کا گہرا اور یقینی اثر دل پر ہوتا ہے۔

جوا شخص اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہیں اُن کے حالات کے یقین کرنا
عامہ واردات و تواریخ ہے بخلاف اس کے کہ جو مشاہیر اس عہد میں موجود ہیں

اُن کے خصائل کا اندازہ کر نیکی لیے نہ اس طرح روایت کی ضرورت ہے اور نہ تو اتر کی حاجت۔

مصراعہ شنیدہ کیے ہو ورنہ مندرجہ

ہم اسی خیال سے ایک ایسے جلیل القدر شخص کے حالات قلمبند کرتے ہیں۔ جو
ملکی۔ عالی خاندان۔ معزز۔ ممتاز۔ خیر خواہ سرکار۔ ہمدرد رعایا ہے اور جس کو خدا
تعالیٰ نے مجموعہ صفات حمیدہ بنایا ہے وہ کون ہیں؟ مستغنی عن الاقارب والاعیان
مولوی محمد عبدالقادر صاحب صوبہ دہلی بکسر شریف ادا م التدریس وضمم واقبالم
تاناخرین کو تقلید کا عمدہ سبق حاصل ہو۔

اس کتاب کا نام سیرۃ المذوح رکھا گیا ہے اس کے دو حصے ہیں۔

(۱) حصہ اول۔ پریوٹ لائف (خانگی حالات)

(۲) حصہ دوم۔ آفشل لائف (ملازمت کے حالات)

حصہ اول میں حسب ذیل پانچ ابواب ہیں۔

باب اول۔ پیدائش و خاندانی تعلقات۔

باب دوم۔ کم سن و ابتدائی تعلیم۔

باب سوم۔ شباب و اعلیٰ تعلیم۔

باب چہارم۔ مذہب و اخلاق و عادات۔

باب پنجم۔ شادی و اولاد۔

- صحت دومین حسب ذیل چار ابواب ہیں - - - - -
 باب اول - ابتدائے ملازمت و ترقی - - - - -
 باب دوم - انتظامی قابلیت و مستعدی - - - - -
 باب سوم - خیرخواہی سکارد و ہمدردی رعایا - - - - -
 باب چہارم - عوامہ برتاؤ - - - - -

راقم
 بندہ خاکسار

ہدایت محی الدین
 وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن



حصہ اول

پریوٹ لالیت (خانگی حالات)

باب اول

پیدائش و خاندانی تعلقات

ہمارے مدوہ بتایچ ۲۹ ذی الحجہ ۱۲۶۹ ہجری بمقام بلدہ حیدر آباد پیدا ہوئے آپ شیخ صدیقی ہین آپکا جدی سلسلہ امیر المومنین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے اور آپکی نانہال کا سلسلہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام تک منتهی ہوتا ہے۔

آپکے پردادا مولوی محمد عارف الدین خان مغفور امتحان بہ رولق برمان پور کے متوطن تھے۔

برمان پور ایک بڑا اسلامی شہر اور مشہور تاریخی مقام ہے جس حصہ ملک میں پیشہ واقع ہے اسکو خاندیس کہتے ہیں۔ خاندیس کی سرحد ضلع اورنگ آباد کی سرحد سے ملتی ہوئی ہے۔

پچھلے زمانہ کی ضرورتوں نے اس شہر کو صدر مقام بنارکھتا اور اسی لیے صوبہ داران ملک و کن کا مستقر بھی شہر تھا۔

سنہ ۱۷۲۰ء میں نواب نظام الملک آصف جاہ مغفور (مغفرت مآب) کا مقام بحیثیت صوبہ داری اسی نامور شہر میں تھا۔ اور یہیں سے عظیم الشان ریاست و کن کی زمام حکومت ادھونوں نے اپنے ہاتھ میں لی تھی۔

مرہٹوں کے پر آشوب زمانہ کے ہولناک انقلاب اور علم و ہنر کی ناقہ ردانی نے اس شہر کے مشہور خاندان کے اعلیٰ امیر مولوی محمد عارف الدین خان کے خیال کو اس جانب رجوع کیا کہ موروثی وطن کو خیر باد کہاجائے چنانچہ آپ برہان پور سے رونق افروز شہر مدراس ہوئے۔ نواب والا جاہ والی ریاست مدراس نے آپ کے علم و فضل کی سجدہ قدرت و منزلت کی اور ملک الشعراء کا اعلیٰ خطاب عطا کیا۔ تذکرہ صبیح وطن حسین شعراء کے حالات درج ہیں اور جو مدراس میں ۱۲۹۵ھ ہجری میں طبع ہوا ہے اس میں آپ کی نسبت کچھ لکھا ہے اس کی نقل بحسنہ ہم بیان درج کرتے ہیں۔

رونق تخلص عارف الدین خان فرزند حافظ محمد معروف بن حافظ محمد عارف الدین برہان پوریت کتب درسی فارسی از غلام محی الدین مغفور معجز خواندہ و شوق سخن از آگاہ مرحوم کرد۔ طبع دارستہ و آرا دانہ دابستہ از ملا زمان و مصاحبان و ہم فکران تاج الامر امجد بوسج نام خود بہ اسم جدد پدر بہ این عنوان برصحنہ بیان ثبت نمود۔

ہمست و زحارف است شد زان حارف و
از مدت دراز جانب حیدر آباد شانت چنانچہ دین ہنگام ہما بجا سکونت میدارد
شمع فکرش محفل سخن را چنین رونق میدہد۔
صاحب تذکرہ صبیح وطن نے آپ کے بہت اشعار اپنی کتاب میں لکھے
ہیں بخیال طوالت ہم تمام اشعار کو یہاں درج کرنے سے مقصر ہیں اس لیے اختصار
پر اکتفا کرتے ہیں ۷

طبع آزادان شود و ارستہ از بندہ خطہ	در گذشتن آتش و آب است یکسان سایہ را
یابد آسایش بہ زلف او دل شتاق وصل	بیشتر جوید رونق تشنہ کا مان سایہ را
میکند اقتادگی آزاد از بیم خطہ	شیر با این رعب کر سازد ہر اسان پایہ را
خاکساری خضر راہ او مگر گردیدہ است	نیت و صحرانوردی ہم نیسان سایہ را
جوتے از وسعت دل دام کردند	سرشت چرخ مینافام کردند
بچشم مست او چون ہمہری کرد	مشبک دیدہ با دام کردند
ہمہ اعضائے انسان یافتہ تکین	اگر دل را چہ بے آرام کردند
کریمان را عجب تسخیر دلہاست	خطوط دست احسان دام کردند
لسان مومک رونق در آغہ از	سیخنتی مرا انعام کردند
	ولہ

بقائے محض شود از سر مردم بر خیز	بیر گشتن نیست زنگی قدم بر خیز
زلزاله داغ دلی و ام کن به نفس بہار	لبوئے دشت نگار سر مردم بر خیز
	ولہ
دہر دہے وہام بادہ نے گرم	چو شیشہ از پئے آن روی سادہ می گرم
لبشوق دیدن آن ماہ رو چو آئینہ	سرے بہ زانوئے حیرت سناوہ می گرم
	ولہ
زلف گوید کہ نگارے دارم	شانہ لافند شب تارے دارم
چہرہ دم زد کہ بہارے دارم	کا کل آشت کہ تارے دارم
عکس آن بنبل و زکس چو فتد	گوید آئینہ بہارے دارم
رونق تازہ بہ دل عشقم داو	ہوس تازہ نگارے دارم

کتاب تذکرۃ الشعراء مولفہ سید رفیع المتخلص بنیش میں جو ۲۶۸ ہجری میں طبع ہوئی
ہے صفحہ ۱۰۶) یہ درج ہے۔

رونق تخلص عارف الدین خان بن حافظ محمد معروف بریان پوری الاصل
است نسبت تلمیذ یا معجز آگاہ میدارد شعرش سادہ و پرکار و پختہ و استوار و نر و اہل
انصاف ملک الشعرے سزاوار۔ امصاحبین ہم خیالان تلح الامرا مابعد بودہ
بعد فوت مابعد کہ قدردان جوہرش بود طبعش دارنگی بزم رسانید۔ چندے بہ بہین حل
درین جاگزینیدہ آغز سرے بحیدر آباو کشید کنون ہا نجا است از خیالات بلند است

اس کے بعد حضرت رونق کے منتخب اشعار مندرج ہیں جن کو بخوف طوالت ہم درج نہیں کر سکتے۔

عرصہ کے بعد آپ مدراس سے بلدہ حیدرآباد آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی آپ کے علم و فضل و شاعری کی تشریح بلندہ میں اس قدر ہوئی کہ ہزار ہا اشخاص نے آپ کی شاگردی کو اپنا افتخار و اد آپ کے سانسے لائے ادب تہ کرنے کو اپنا سرمایہ قرار سمجھا۔ آپ کو شطرنج کیلئے کا بہت شوق تھا اور اس قدر ملکہ تھا کہ کوئی آپ کا در مقابل نہ تھا آپ کا یہ مقولہ تھا کہ میرے اس شوق کا اثر سلا بعد نسل میری اولاد میں رہے گا۔ اور وہ شطرنج خوب کھیلے گی۔ آپ کے چار فرزند تھے۔

(۱) مولوی غلام زین العابدین صاحب (۲) مولوی محمد مہدی صاحب - داصف
تخلص (۳) مولوی محمد رشید الدین صاحب (۴) مولوی محمد حمید الدین صاحب -
مولوی محمد مہدی صاحب داصف ہمارے محارم کے دادا تھے آپ $\frac{12}{11}$ سال
میں پیدا ہوئے۔ آپ علم فارسی - عربی - انگریزی - ہین اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے
تھے اسکے علاوہ ترکی - پنج - اردو - تملک - سرٹھی کی بھی نوشت خواندہ میں کافی مہارت
آپ کو حاصل تھی۔ شعر و سخن میں آپ بے طولی رکھتے تھے اوس عمر کے بڑے مشہور شعرا میں
آپ سر برآوردہ تھے۔ آپ کی تصانیف کثیرہ سے آپ کی اعلیٰ قابلیت - آپ کی خداداد
ذکاوت اظہر من الشمس ہے۔

آپ نہایت غبور اور مستقل مزاج تھے آغاز شباب میں آپ کی شادی ہو چکی تھی۔

آپ ہنوز ملام نہیں ہوئے تھے۔ اور سسرال میں رہا کرتے تھے کہ ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ نے سالن کو بد مزہ کما۔ خادمہ پنکھا جھل رہی تھی گستاخی سے کہنے لگی کہ کیا میانہ کمین نوکری کرتے ہیں بد کچہرہ کما تے ہیں۔ لیکن مزہ دار کمانے مانگتے ہیں کیا یہ سستہ ہی آپ نے کمانے سے ہاتھ کینچ لیا اور اپنی بی بی سے فرمایا کہ جب تک میں نوکر نہ جوں نہ تو اس گہرین رہو نگا اور نہ یہاں کماؤں گا۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے روانہ ہو کر اکتساب تحصیل و تکمیل علوم کی جانب ہمت تن ایسے مصروف ہو گئے کہ علوم فارسی و عربی۔ انگریزی کو ختم کر کے چھوڑا۔

نواب سر سالار جنگ اول کے ابتدائے عہد وزارت میں مدرسہ دارالعلوم کے عربی پروفیسر مقرر ہوئے۔

بلدہ حیدر آباد میں یہ ایک مشہور مدرسہ ہے۔ تمام ممالک محروسہ سرکار علی میں یہی ایسا کالج ہے جہاں علم و فاضل کی سند دی جاتی ہے اب تک یہ کالج عمدہ حالت میں ہے پہلے پہل جب اس عہدہ کی تنخواہ آپ کو ملی تو آپ نے اس کی نصف رقم کا انعام اس خادمہ کو دیکر فرمایا کہ تیری اوس روز کی گفتگو نے مجھے یہ دن دکھایا ہمیشہ میں تجھے یاد رکھوں گا۔

بمقام بلدہ حیدر آباد ۱۲۹۲ھ ہجری میں آپ کی رحلت ہوئی۔

تذکرہ صبح وطن میں آپ کی نسبت جو لکھا گیا ہے اس کی نقل یہاں درج کی جاتی ہے

واقف تخلص محمد مہدی ابن محمد عارف الدین خان رونق درسنہ بکھرا درو صد ہفت

ہجری بہ بلدہ مدراس متولد شد۔ علم فارسی پیش پدر خزانہ مشق سخن چندی پیش پدر رکرو

پس به بین صحبت نفسی و عجم بجای رسید و علم عربی از فضلای اینجا حاصل کرد
من نتایج افکاره -

	وله	
شده و اصف ز لب ممتاز اندر موشگانی با		زیت ابروش خوانند و یوان طالی را
	وله	
از آب دیده تلخ نه شد عیش مردمک		از سر گرفته مردم آبی وطن در آب
باز از قدر اهل هنر دشت غربت است		نگرفته زان گهر وطن خویش تن در آب
	وله	
ساقی اربنبه به بزم از سر میبنا گیرد		کار عشاق ز پستی ره بالا گیرد
تا سر نخل مراد من پر و طایر بخت		بال پرواز مگر از پر عنقا گیرد
	وله	
بے محابا و اکمن ساقی دایم شیشه را		بر سر خود دخت رن از پنبه چادر میکند
باز از چشمت گرفته سطرگوییائی قسم		با کمال خاموشی دایم سخن بر میگفت
	وله	
روئے من شد ز دور عشق بتی زاهد بیا		گیمیا آموز از مس خاک مانند کرده ام
چون که گرد و برنسان و اصف از من فضیلا		دیدم گریان خود دریائی گوهر کرده ام
	وله	

محبت اینقدر باید مروت اینچنین شاید	چو بروی دل زمن بمان گفت باو گشتی
دل صد باره ام شد جمع چون دیدی بسوی من	پریشان نسوزد از تار نظر لبی

کتاب تذکرۃ الشعراء میں آپ کی نسبت یہ لکھا ہے۔

واصف شمس مولوی محمد مدنی بن محمد عارف الدین خان رونق مرد خوش اوقات صاحب کمالات است و او بیشتر در صحبت فصحاء کے اہل علم و کمال و کمال اوقات آن را دریافت و از فضلا کے اینجا کسب علوم عربیہ کردہ تصانیف متعدد و از ودا شعراش در کمال فصاحت و خوش ادبیت۔ مولف در ملاقات اول جواہر احدا شاختہ با ہم عهد قدیمی داریم کہ شعر خود را از نظر یکدیگر گذرانیدہ باشیم و اگر ستمی بنظر در آید بے تکلفانہ و غل نہایم و او بندہ را ناچار چہرہ نمی داند و در تذکرہ مولفہ خود معدن الجواہر ہر اشعار جناب ناصر علی سہرندی و دیگر اساتذہ و علما ممنونہ صحت و عدم صحت آن ہر اے اولوالعقاب مغفوس کردہ شد از مدت دو سال حضور بندگان عالی بہ مقتضائے قدر وانی و جواہر شناسی ادا و در شاعرہ یا دفرمودہ فائز شایع الحال او نمود۔ اکنون خدمت سترگی نمکہ عالیہ با و مرحوم است غرض و اوصاف بخوبی ہاست و اوقات شریف او ہمیشہ در تالیف و تصنیف کتب دینیہ و عظام فیضیت مصروف می باشد۔

مولوی محمد مدنی موصوف کے فرزند جناب مولوی محمد عبدالرحمن صاحب تھے۔ آپ کو علم عربی و فارسی و انگریزی میں اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل تھی آپ اپنے والد ماجد کی جگہ مدرسہ دارالعلوم میں عربی و فارسی کے پروفیسر مقرر ہوئے آپ

سرکار عالی سے ماہانہ ایک سو روپیہ منصب پاتے تھے۔

شعر و سخن میں ہی آپ کو ملکہ تھا آپ کا تخلص یاد تھا آپ بڑے پرہیزگار سنسکرت لہجہ پابند وضع۔ پرے درجہ کے خلیق تھے۔ اس قدر رقیق القلب تھے کہ کسی کا دل دکھانا خدا ہی گواہ نہ فرماتے تھے ہر شخص کی ہمدردی آپ کا خاص شیوہ تھا کسی کے دل کے خوش کرنے کو عمدہ عبادت اور کسی دل کے دکھانے کو بدترین گناہ سمجھتے تھے آپ کے نزدیک پیادہ پالی سوار یون پر مرجع تھی حالانکہ متعدد سوار یان موجود تھیں آپ ہمیشہ شعر خواجہ حافظ شیرازی کا پڑھا کرتے تھے ۵

مباحث و پے آزار و ہرچہ خواہی کن	کہ در طریقت ما غیر ازین گناہ نیست
---------------------------------	-----------------------------------

آپ فرمایا کرتے تھے کہ بُری صحبت کا اثر اشرف کو کینہ نہ دیتا ہے۔ آپ کفایت شعرا اور محتاط تھے آپ اپنی ماہوار کا ایک ربع حصہ ہمیشہ محفوظ رکھا کرتے تھے تاکہ ضرورت کے وقت کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہ ہو یہی وجہ ہے کہ عمر بھر آپ مقروض نہیں ہوئے سلاطین و چری من بمقام بلدہ حیدر آباد آپ کی وفات ہوئی۔

ہمارے ممدوح عالیجناب مولوی محمد عبدالقادر صاحب مدویہ دارصوبہ گلگتہ دام اقبالہ آپ ہی کے فرزند رشیدین۔



باب دوم

کم سنی وابتدائی تعلیم

ہمارے ممدوح کی ترتیب ابتدا ہی سے والدین کی نگہانی میں عمدہ طریقہ پر شروع ہوئی جناب مولوی محمد عبدالرحمن صاحب کو اپنے بڑے فرزند مولوی محمد عبدالغفور صاحب ممدوح کی نگہانی میں بہت دلچسپی تھی اور عموماً تربیت میں اول کو سید ملکہ تما ایک دفعہ ہمارے ممدوح نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ اگر نعمت خانہ میں مٹھائی ہو تو مجھ کو دے دیجئے۔ اس زمانہ میں ہمارے ممدوح کو کمانسی تھی آپ کی والدہ ماجدہ نے اس خیال سے کہ مٹھائی کمانے سے کمانسی میں زیادتی ہوگی۔ فرمایا کہ مٹھائی خرچ ہو چکی۔ جناب مولوی محمد عبدالرحمن صاحب کو یہ کہنا ناگوار ہوا۔ مخاطب ہو کر فرمایا کہ۔ کیا تم بچے کو جو بٹ سکھاتی ہو۔ صاف کہہ دو کہ مٹھائی موجود ہے لیکن تم کو نہیں دیا جاسکتی اس وجہ سے کہ تمہاری کمانسی اس سے بڑھ جائیگی۔

ہمارے ممدوح نے کسی امر پر بہم ہو کر قدیم خادمہ کے منہ پر ٹپا بچہ ملا اسکی اطلاع جناب مولوی محمد عبدالرحمن صاحب کو ہو گئی آپ نے ہمارے ممدوح کی نسبت فرمایا کہ تمہیں سخت بیجا حرکت کی جہتیک تم خادمہ سے معذرت کر کے اوسکو خوش

نہ کرو گے گھر میں رہنے کے لایق نہ رہو گے۔ ہمارے ممدوح نے بقیہ میل حکم۔ خادمہ سے معذرت کی اور معافی چاہی خادمہ نے اگر کہا کہ حضرت اب معاف کر دیجئے۔ تب کہیں حضرت موصوف کا غصہ فرو ہوا اور فرزند سے فرمایا کہ کسی کا دل دکھانا بہت بڑی چیز ہے جو انسان کسی کا دل نہیں دکھاتا ہے اور دلون کو خوش کرتا ہے وہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچتا ہے اور پیشہ پڑھا ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است	از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
----------------------------	------------------------------

ہمارے ممدوح کو بسم اللہ خوانی کی تقریب کے بعد ہی کلام مجید آپ کی والدہ ماجدہ نے پڑھایا زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ کلام مجید کی پڑھائی ختم ہوئی بدیہ کی تقریب نہایت دھوم دھام سے منائی گئی کثرت کے ساتھ لوگ مدعو کیے گئے۔ ہمارے ممدوح کہتے ہیں کہ اس تقریب میں مجھے ایسی مسرت حاصل ہوئی کہ ہر کسی تقریب میں ایسی مسرت حاصل نہیں ہوئی۔ ہمارے ممدوح کے والد ماجد ہمارے ممدوح کو ساتھ لیکر اپنے ایک دوست کے مکان پر گئے تھے وہاں کچھ ٹڈین بکثرت پہولون کے دہشت تھے ہمارے ممدوح نے صرف ایک پہول کو توڑا ممدوح کے والد ماجد نے اس وقت صرف یہ فرمایا کہ تم نے یہ بیجا حرکت کی لیکن گہر پر آنیکے بعد بدیہ سے ممدوح کہے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ غیر شخص کے مال کو بغیر اجازت کے لینا نہ چاہیے اس سے چوٹی کی بڑی عادت پیدا ہو جاتی ہے ممدوح کو اس امر کی سخت تاکید و نگرانی رہی کہ بازاری لڑاکون کے ساتھ کیسے نہ پائین اور اس امر کی اجازت

اور ہدایت نہی کہ شریف لڑکوں کے ساتھ ضرور کیلین آپ کے والد ماجد نے تاکیدی کہ
تھی کہ جس کیل کو متا راول چاہے کیلارو لیکن کوئی کیلین چپا کر نہ کیلو۔ کبھی آپ تھا باہر
جانے کے مجاز نہ تھے آپ کو جب کبھی باہر جانے کی ضرورت ہوتی کوئی قابل اطمینان
شخص آپ کے ہمراہ ضرور ہوتا تھا۔

آپ نے اپنے مکان برٹنگ، بازی بھی کی ہے۔ کم سنی سے ہی آپ کی طبیعت
میں پرے درجہ کی ذکاوت اور ہوشیاری تھی اپنے تمام ہم سن لڑکوں اور ہم چشموں میں آپ
فکی الطبع خمیدہ غیور۔ صبح المزاج تھے۔ چٹن اتفاق تھا کہ آپ کو اپنے ہی قرابت داروں
کے لڑکوں سے ہمیشہ میل جول اور کیلنے کے موقع ملے اور کسی رذیل یا بازاری لڑکے کی
صحبت کا اثر آپ تک پہنچنے نہ پایا۔

ہمارے مدوح کو کم عمری سے شطرنج کیلنے کا شوق پیدا ہوا اپنے تمام ہم عمر لڑکوں
میں آپ عمدہ طریقے پر شطرنج کیلتے تھے اس وقت تک آپ کو شطرنج سے دلچسپی ہے اور
کبھی کبھی وقت فرصت پر مشغول رہتا ہے آپ کے جد اعلیٰ حضرت عارف الدین خان
روشن مغفور کی پیشین گوئی صادق آرہی ہے کہ آپ کے خاندان کے تمام ممبر شطرنج
کیلنے میں مشاق ہیں۔

آپ کی صحبت قابل اطمینان تھی آپ ابتداء ہی سے محنت کے عادی تھے آپ نے
کبھی آرام طلبی کو پسند نہیں کیا اسی زمانہ سے آپ کو فٹسکار کا شوق بھی شروع ہوا آپ نے اپنے
والد کی اجازت سے پچیس روپیہ کی ایک بندوق خریدی جس سے فرصت کے وقت

پرندون کا شکار کیا کرتے تھے۔ گھوڑے کی سواری سے بھی آپ کو خاص طور پر دلچسپی تھی۔

(۸) سال کی عمر میں آپ مدرسہ دارالعلوم مین داخل ہوئے اور اپنے والد ماجد سے پڑھنا شروع کیا۔ آپ نہایت شوق اور محنت سے پڑھا کرتے تھے اسی وجہ سے اہل تہذیب میں آپ بدرجہ اول کامیاب ہوتے تھے۔



باب سوم



شباب واعلیٰ التعلیم

پندرہ سال کی عمر تک آپ علوم فارسی و عربی کے حاصل کرنے میں کامل طور پر مصروف رہے علم فارسی میں غلواری رتعات ابو الفضل - طغرا اور علم عربی میں صرف سنجو و معقول کی کتابیں اپنے والد ماجد سے ختم کیں۔

آپ نے اپنے جادیر گوار حضرت مولوی محمد ہمدانی صاحب واصف مغفور کے شوق دلانے سے مدرسہ دارالعلوم کی شاخ انگریزی میں انگریزی پڑھائی بھی شروع کی انگریزی میں ابتدائی کتابوں سے لیکر علم ادب - تاریخ - جغرافیہ - حساب - اقلیدس - جبر و مقابلہ کی تعلیم پائی اسکے بعد آپ حمید آباد انجینئرنگ کالج میں جہان کے پرنسپل مسٹر ولکسن تھے شریک ہوئے۔

حبوت سے آپ نے طالب علمی کے شاہ راہ پر قدم رکھا اپنے وقت کو دنیا و مافیہا سے عزیز تر سمجھایا نکتہ آپ کے ذہن نشین ہو چکا تھا کہ دنیا میں وقت سے زیادہ قابل قدر چیز کوئی نہیں ہے اور ہر انسان کی ترقی کی کنجی ہی ہے۔ بیکار تفریح وقت کو آپ ہمیشہ نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے۔

صبح کے پانچ بجے سرات کے گیارہ بجے تک آپ نے بڑا ٹائم ٹپل مقرر کر رکھا تھا جس کی تعمیل آپ بڑی پابندی سے کیا کرتے تھے۔

اس کے ساتھ ہی آپ کو جسمی ورزش مشی و خواجوری و اصول حفظان صحت کا پورا لحاظ تھا۔

استادوں کی اطاعت اور اداں کے احکام کی پوری تعمیل آپ کا خاص فریضہ تھا۔ عفتوان شباب سے آپ کو گناہ کھانے کا بھی شوق تھا۔ آپ فرصت کے وقت تفریح کے لیے رقص و سرود کی مجلسوں میں بھی جاتے تھے لیکن اس سے آپ کی تعلیم کا کوئی پرچ نہ ہوتا تھا۔

طالب علمی کے زمانہ سے آپ نے ترک لباس اختیار کیا جو حفظان صحت کے قواعد کے مطابق ہر موسم کے مناسب اور خوش نما ہونیکے علاوہ سواری فسکا رٹینس گرٹ کیلئے مین آرام دہ ثابت ہو چکا ہے۔

جوانی کے جذبات اور شباب کے مولوں سے آپ کی علمی رفتار میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔

جب آپ انجینئرنگ کالج میں تعلیم پا رہے تھے اور آپ کا سن (۱۸) سال سے زیادہ نہ تھا سررشتہ صفائی بلکہ مین امنائے صفائی کے تقرر کا مسئلہ سرکار سے طے ہوا حکیم سید علی صاحب مرحوم صدر ہتم صفائی بلکہ تھے جن سے ہمارے مروج کے والد ماجد کو بہت اتحاد تھا۔ ہمارے مروج کے والد ماجد نے اپنے ہونہار فرزند

(ممدوح) کی ماموری کے لئے اُن سے سفارش فرمائی جسکو صدرِ مہتمم صاحبِ صفائی نے نہایت مسرت کے ساتھ منظور فرمایا ہمارے ممدوح کے والد ماجد نے گہرا گہرا ہمارے ممدوح کو نوکری کا فردہ سنایا۔ ہمارے ہونا ممدوح نے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ جب تک انجینئرنگ کالج سے مین سند حاصل نہ کروں میں کوئی نوکری قبول نہ کروں گا۔ مجھے معاف فرمائے آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ ساتھ روپیہ کی نوکری ملتی ہے اس کو اختیار کرنا چاہیے۔ اسپر ہی ہمارے ممدوح نے عذر خواہی کی اور اس حمد کو قبول نہ کیا۔ ایک ایسے نوجوان شخص کا ساتھ روپیہ ماہوار کی ملازمت انکار کرنا باوجود اس کے کہ اس کے گہرا بابت مول ہنوجو اسکو ہمیشہ کے لیے ملازمت سے بے نیاز رکھے۔ غور کے قابل ہے۔

یہ واقعہ ممدوح کی سجد اولو العزمی تکمیلِ تعلیم کا خیال مستقل مزاجی۔ دانشمندی کو اچھی طرح ثابت کرتا ہے ممدوح کے ذہن نشین یہ بات تھی کہ اسوقت تو مجھے صفائی کی کمینی مل رہی ہے مگر میں اپنے فن میں کمال حاصل کروں گا تو بالیقین اپنی سے بلندتر حمد حاصل کر سکوں گا۔

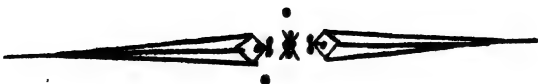
اس میں کچھ شک نہیں کہ جس شخص پر خدائے تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہو اس کے ارادوں میں استحکام اور اس کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں اور یہ امر یقیناً اعلیٰ مراتب پر پہنچتا ہے عیوب ہمارے ممدوح نے اپنی ہی خدمت قبول کرنے سے صاف انکار کیا تھا آپ کو یہ تردد ہو گیا تھا کہ خدا خواستہ اگر مجھے اپنے ارادہ میں ناکامی ہوئی

تو نہایت خفت اور غمزدگی ہوگی اس واقعہ کے بعد اکثر کلج کو جاتے وقت چپکے سے
چوڑھ لیا کرتے تھے، اسی منی والا نام من العذر لقالی

حسن اتفاق اس کو کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے یکے سال کے بعد جب منیع مہیک
سے عہدہ تعمی تعمیرات و مددگار متعم صفائی برون بلدیہ پراپکا تبادولہ ہوا تو آپ کے اجلاس پر
اُمنائے صفائی حاضر ہو کر مودبانہ رپورٹیں پیش کرتے تھے اس وقت آپ کو اپنا یہ واقعہ یاد آگیا
تو خداوند کریم کا دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اے خداوند پاک اگر تو میرے دل میں
وہ مصیبت والا پیدا نہ کرتا اور میں خدمت اسی صفائی کو قبول کر لیتا تو آج میں بھی مثل
ان امینوں کے کسی مہتمم کے سامنے کھڑا ہو کر رپورٹ پیش کرتا اور یہ تیری ہی عنایت
ہے جو تو نے مجھے ان اُمنائے کا افسر کیا ہے

حیدر آباد انجینئرنگ کلج میں آپ نے غیر معمولی محنت کے ساتھ علم پیمائش -
لیولنگ تعمیرات کے بہت سی کتابیں پڑھیں اور علم ریاضی کی ہر شاخ کو مکمل کرنے کے
بعد ۲۸۱ فصلی مین انجینیری کے امتحان میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل کی۔

عہدہ سرکاری پرمامور ہونے کے ایک سال کے بعد آپ پراکٹکل انجینئر (انجینیری
کا عملی امتحان) میں کامیاب ہوئے اور ۱۹۲۷ء فصلی کے امتحان مال دوم سوم تعلقہ
میں بھی بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہوئے۔ فقط۔



باب چہارم



مذہب و عادات و اخلاق

آپ سنی المذہب میں تقلید کو ضروری سمجھتے ہیں حنفی مقلد ہیں اور آپ تعصب کو سخت ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں۔

عادتاً آپ بہت صبح بیدار ہوتے ہیں رات کا زیادہ حصہ بھی اگر بیداری میں صرف ہوتا ہم پانچ بجے بیدار ہونے میں فرق نہیں آتا طلوع آفتاب کے بعد آپ چاکر پیکر گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں اور کم از کم دس میل کا چکر لگا کر واپس آجاتے ہیں۔ آپ گھوڑے کی سواری میں بہت مشاق ہیں ہمیشہ سواری کے متعدد گھوڑے آپ کے پاس رہتے ہیں عموماً دیات کا دورہ تہیج آپ گھوڑے پر فرماتے ہیں۔ ہنوز آپ کے مزاج میں بہرہ کی جہتی۔ مستعدی۔ مثل نوجوان کے ہنسی کی اس قدر مضق ہے اور اس درجہ تیز رفتار ہیں کہ جو لوگ ساتھ چلتے ہیں وہ تھک جاتے ہیں بعض وقت کیتوں کی تیغ اور حدود کی جانچ اسی حالت میں فرماتے ہیں آپ کو کم عمری سے شکار کا شوق ہے اور تاحال اس شوق میں کمی نہیں ہوئی آپ بندوق کا نشان خوب لگاتے ہیں آپ کی مضبوط طبیعت اور سواری و ہنسی کی مشاقی و محنت

پسندی اس شوق کو دوبا لاکر رہی ہے۔ آپ بلڑ بھی خوب کیلتے ہیں اور ٹینس کا آپ کو بہت شوق ہے روزانہ آپ اسکے عادی ہیں آپ میں بڑی خوبی یہ ہے کہ سخت جسمی اور دماغی محنت کے بعد بھی آپ کسٹن بائے نہیں جاتے شاید ہی آپ کو کسی نے انگڑائی یا جانی لیتے ہوئے دیکھا ہو۔

باب سوم۔ میں بتایا گیا ہے کہ ابتدا سے آپ وقت کے پابند ہیں اب بھی آپ اپنے وقت کو بہت عزیز رکھتے ہیں صبح گھوڑے کی سواری سے فارغ ہونیکے بعد آپ سرکاری کام میں مصروف ہو جاتے ہیں کامل چھ گھنٹے سرکاری کام میں آپ بسر کرتے ہیں ۱۱ بجے رات کو آپ آرام فرماتے ہیں انگلش سوسائٹی کے قواعد و ضوابط سے آپ پورے ماہر اور عمدگی سے اُس پر عمل فرماتے ہیں۔ کبھی کبھی فرسٹ کے وقت شطرنج بھی کیلتے ہیں اور آپ کی ہر خیال بڑی گہری اور باریک ہوتی ہے آپ کا پریوٹ انتظام نہایت عمدہ ہے آپ کا ہر خانگی ملازم آپ کا شیدا اور آپ کے عمدہ برتاؤ کا فریفتہ ہے کسی نے بہت کم دیکھا ہو گا کہ آپ نے اپنے کسی خانگی ملازم پر اس کے سخت قصور پر بھی غصہ ظاہر کیا ہو۔

آپ اپنے خانگی ملازم کو جب کبھی کوئی حکم یا ہدایت دیتے ہیں۔ وہ نہایت نرم الفاظ اور لہجہ میں ہوتی ہے آپ میں درگزر کا بہت مادہ ہے اگرچہ عادتاً آپ کی گفتگو مختصر ہوتی ہے۔ لیکن وہ نہایت شیریں۔ جامع اور مانع الفاظ میں ہوتی ہے آپ کی ہر بات سے مناسبت اور سنجیدگی ظاہر ہوتی ہے پیچیدہ باتیں آپ کو سخت

نا پسند ہیں۔ جس طرح آپ کی تقریر صاف ہوتی ہے۔ آپ کا خط۔ عبارت۔ مطلب ہی پاکیزہ ہوتا ہے۔ آپ بالطبع تحریر و تقریر میں درشتی۔ طنز آمیزی۔ ناملایم الفاظ بوجہ طوالت کو کبھی دخل نہیں دیتے آپ کے اخلاق نہایت وسیع ہیں ہر کس و نا کس کے ساتھ آپ خوش اخلاقی کا برتاؤ کرتے ہیں۔

آپ کی کشادہ پیشانی اور نور پرے سے خلق کی حمدہ شان جلوہ گر ہے آپ کی ملاقات سے شہر خف خوش ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے چند دفعہ ملاقات کرے تو ضرور وہ گرویدہ احسان ہو جاتا ہے۔ آپ سخی اور مہمان نواز ہیں مہمانوں اور ملاقاتیوں اور ماتحتوں کو اپنے ساتھ ہر طعامی کی عورت بختے ہیں آپ کے مزاج میں پرلے درجہ کا تحمل ہے اگر کوئی بات ناگوار خاطر بھی ہو تو ضبط فرماتے ہیں۔ سورا اتفاق سے جب کبھی آپ کو رنج یا غم پیش آیا ہے آپ نے اسکو نہایت تحمل کے ساتھ برداشت کیا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ آپ زمانہ کے مدوجزر سے ہر طرح وقف ہیں آپ کی مزاج میں دھاندلی کا بڑا مادہ ہے اس مادہ پر آپ رائے قائم کر کے پیشین گوئی ہی فرماتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ وہی پیشین گوئی صادق آتی ہے۔ پوٹیل اور مین آپ کی رائے نہایت وقع ہے سوشل مارل۔ اصول سے بخوبی آپ ماہر ہیں۔ آپ کی ایسی جستہ اور روان ہوتی ہے آپ کی طبیعت میں بذلہ سخی اور لطیف گوئی بھی ہے آپ علم موسیقی کو اس حد تک جانتے ہیں کہ گانے والے کی لیاقت کا اندازہ ہو جائے شب کے کمانچے وقت ٹل پڑے دلچسپ مسائل کی بحث چڑھتے ہیں کہ کج

علمی مباحثہ کا لطف آجاتا ہے۔

آپ خود شعر گوئی کو پسند نہیں فرماتے اور نہ خود شاعر ہیں مگر شعر فہم میں نظم کی خوبیوں کا اندازہ آپ اس خوبی سے فرما کر داد دیتے ہیں کہ شاعر قدر دان کا اعتراف کرتا ہے آپ کا حافظہ بہت قوی ہے۔ جو مضمون ایک دفعہ آپ کے ملاحظہ سے گزر جائے یا جو بات آپ کے گوش گزار ہو جائے عرصہ کے بعد بھی بکبشہ وہ یاد رہتی ہے۔

آپ اکثر فرصت کے وقت طبی کتابوں کا خواہ اردو ہو یا فارسی یا انگریزی مطالعہ فرمایا کرتے ہیں لیکن زیادہ تر قویہ انگریزی طبی کتابوں کی طرف مایل رہتی ہے اور صرف کتب بینی اور طبی مذاکرہ کی وجہ سے آپ کو فن طبابت میں خاص ملکہ حاصل ہو گیا اور سوائے عملی کاموں کے باقی امراض کی تشخیص تداوی کے قدرت حاصل ہے اور بیشتر اوقات اپنے پاس سے دوا کین بھی اپنے ممتوسلین کو مرحمت فرمایا کرتے ہیں۔

عملی طور پر آپ کی پریویٹ اور آفشل حالت ہمیشہ ممتاز رہتی ہے۔ ایک دفعہ آپ نے ماتحت احمدہ دار کو کمانیکے بعد کہا کہ۔ سگریٹ پیو تامل کیون کرتے ہو ماتحت نے عرض کیا کہ میں اسکو سوراوب سمجھتا ہوں۔ فرمایا کہ اسوقت میں آپکا افسر اور صوبہ دار ہوں اور نہ اسوقت آپ میرے ماتحت احمدہ دار ہیں؟

آپ ہمیشہ وعدہ کرنے میں تاخیر اور ایفاے وعدہ میں جلدی کرتے ہیں۔ فقط



باپنجبسم

شادی و اولاد



یہ عالم شباب آپ نے شادی کی یہ بی بی نہایت اطاعت گزار تھیں افسوس ہے کہ شادی ہو چکے چار سال کے بعد بھی اس نیک بی بی کا انتقال ہو گیا۔

مدوح نے اپنے والد ماجد کے اصرار پر دوسری شادی کی یہ بی بی بڑی سلیقہ مند تھیں صحت افسوس کا مقام ہے کہ ۱۸ سال کے بعد اس باغدا بی بی نے بھی رحلت کی اس کے بعد آپ نے تیسری شادی کی یہ خداترس بی بی بہت منتظر تھیں یہ بی بی انتقال سے چند ماہ پیشتر صحت غلیل ہو گئیں تھیں پر نشین کیا گیا تھا ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کے عہدہ معالجہ اور پر نشین سے تندرست ہو گئیں تھیں۔ اپنی بی بی کی اس صحت پر مدوح نے پر تکلف ڈنر ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو دیا تھا اور ڈنر پر آپ نے جو اسپینج دی ہے اس کی نقل ذیل میں درج ہے۔

اسپینج مولوی محمد عبدالقادر صاحب مدوبہ دار صوبہ گلبرگ

بہ تقریب ڈنر ڈاکٹر عبدالحسین صاحب

حضرات قبل اس کے کہ میں اپنے معزز مہمان ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کا شکریہ ادا

کروں اور شکر کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کے جامِ صحت نوش کرنے کی تحریک کروں اپنی بی بی کے اپریشن کے متعلق کچھ حالات بیان کرنا چاہتا ہوں۔

جب میں گلبرگ میں تھا اس وقت میری بی بی میرے ساتھ تین تین چار مہینے گزرنے کے بعد حمل ہو چکے گمان سے میں نے گلبرگ کی لیڈی ڈاکٹر مس ہفتن کو بلا کر اپنی بی بی کا امتحان کرایا اور انہوں نے بعد امتحان یہ کہا کہ حمل ہے۔ محض مزید تصدیق کے لیے ڈاکٹر کراشپ جی ہول سرجن گلبرگ کو بھی بلا کر اکرا من کرایا ڈاکٹر صاحب نے بھی یہی کہا کہ حمل ہے اس پر زمینے گزر گئے اور زچگی کا پتا سنیں اخیر میں اپنی بی بی کو ساتھ لیکر حیدر آباد پونچا لیڈی ڈاکٹر مس فیروز اور معزز مہمان ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو بلا کر باوقات مختلف اکرا من کرایا دونوں نے آدہ آدہ گنتے تک اکرا من کر کے یہ تشخیص کی

کہ حمل نہیں ہے بلکہ پیٹ میں ایک تہیلی پیدا ہو گئی ہے جو بانی سے بھری ہوئی ہے اس کے لیے سیرس اپریشن کی ضرورت ہے میں یہ سن کر بہت پریشان ہوا اور ڈاکٹر عبدالحسین صاحب سے کہا کہ یہ زمانہ میرے دورہ کا ہے ختم دورہ تک آپ کوئی دوا پینے کی دبا کیجئے مکان میں میں اسکی اسلارے کیے دیتا ہوں اور یہ کہدیتا ہوں کہ مرنے کی تاب کے ذریعے سم بانی نکالا جائیگا۔ تا وہ پریشان نہوں۔ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب اس پر راضی ہوئے اور میں اپنی بی بی کو تشخیص کی کیفیت بیان کر کے دورہ پرجلا گیا دورہ سے فارغ ہونے کے بعد رخصت اتفاقی لیکوین حیدر آباد پونچا اور اسی روز ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو بلا بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ اپریشن کی کوئی تاریخ مقرر فرمادیجائے

تو ڈاکٹر صاحب نے مجھے یہ مشورہ دیا کہ ڈاکٹر گلٹ صاحب کو ایڈوسن اپریشن مین
 یہ طولی حاصل ہے وہ نیلگری گئے ہوئے ہیں اون کا انتظار کیا جاوے واپسی کے
 بعد وہ اپریشن کریں گے اور مین اونکی مدد کروں گا اسپرین نے کہا کہ مین خصت اتفاقی
 پر ہوں ڈاکٹر گلٹ صاحب ۶ یا ۷ جون کو تشریف لائینگے۔ اسوقت تک میری خصت
 ختم ہو جائیگی مین اون کا انتظار نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب نے پھر اصرار
 کیا اور فرمایا کہ یہ سیرین اپریشن ہے اور اون کا ہاتھ بہت صاف ہے اور مین کے
 ہاتھ سے اپریشن کرنا مناسب ہے۔ مین نے جواب دیا کہ مین مجبور ہوں میری خصت
 توڑی ہے۔ مین زیادہ ٹیس نہیں سکتا اگر آپ اپریشن نہیں کرتے مین تو مین اپنی بی بی
 کو مدراس لیجا نا ہوں وہاں کے کسی ڈاکٹر سے اپریشن کرواؤں گا۔ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب
 نے محض اپنے ملک کو بدنامی سے بچانیکے لیے اپنی رضا مندی ظاہر کی اور اپریشن
 پر آمادہ ہوئے اور یہ کہا کہ مدراس کے ڈاکٹر یہ خیال کرینگے کہ شاید حیدر آباد مین کوئی ایسا
 ڈاکٹر نہیں ہے جو ایڈوسن اپریشن کر سکے جس سے ملک حیدر آباد کے ڈاکٹروں کی
 بدنامی ہوگی یہ لکڑ اپریشن کے لیے روز جمعہ تاریخ ۲۸ مئی ۱۹۰۴ء مقرر کی اور ڈاکٹر خرمین
 صاحب اور ڈاکٹر بام اور بیس ڈیکٹا سالیڈی ڈاکٹر کو شریک فرمایا۔

الحاصل روز جمعہ تاریخ ۲۸ مئی ۱۹۰۴ء خود ڈاکٹر عبدالحسین صاحب نے اپریشن
 کیا اپریشن سے پیشتر اسی سکنتش کا ایسا عمدہ انتظام فرمایا کہ خدا کے فضل و کرم سے
 اس سیرین اپریشن کے بعد بھی میری بی بی کو بخار نہیں آیا اور اون کا بلڈ پریشر نارمل رہا۔

اسٹی سیکشن کے انتظام میں اسقدر احتیاط ڈاکٹر عبدالحسین نے فرمائی کہ علامہ اور زرار کے میری بی بی کے پنہ کے کپڑے اور تکیوں کے غلاف اور بچہ جانے اور اڑ رہے کی چادروں کو اسٹی سیکشن کر دیا تھا اور اپریشین کے وقت کسی قسم کا کیفورزن نہیں تھا۔ نہایت مسکراتے اور ہستے ہوئے خوش مزاجی اور زندہ دلی اور پوری اطمینان کیساتھ اپریشین کو ختم کیا۔

یہاں کے لوگوں کا اعلیٰ العموم یہ خیال ہے کہ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو ۱۷-۱۸ سال کی مشق ہوئی جسے اپریشین میں اون کے ہاتھ بہت صاف ہو گئے ہیں۔ لیکن میں کتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو قدرتی مذاق اور پیدائشی صلاحیت اس فن میں حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کو مشق کی وجہ سے اپریشین میں بیطلوئی حاصل ہو گیا ہے۔ بعض ڈاکٹر بیسیڈون برس پراکٹس کرتے ہیں لیکن فطرتی صلاحیت نہونے سے باوجود اسقدر طویل پراکٹس کے بھی اونکے ہاتھ ایسے صاف نہیں ہوتے ہیں۔ ہرن کے لیے خدا داد قابلیت اور مذاق کی ضرورت ہے شاعر بغیر فطرتی مذاق کے عمدہ شاعر نہیں بن سکتا گو وہ عمر بہر شعر کہا کرے اور جراح بغیر پیدائشی مذاق اور صلاحیت کے عمدہ جراح نہیں بن سکتا گو وہ برسوں جبراً تھی کرتا رہے۔

ہمارے ملک حیدرآباد کے تمام لوگن کو ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کے اس اعلیٰ کمال پر غور کرنا چاہیے۔ اخیر میں انہی بی بی اور اپنی طرف سے ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کا

دلی شک ہے ادا کرتا ہوں اور مجھے الفاظ نہین ملتے کہ میں اسوقت کی اپنی شکر گزاری کی فینلنگ کو ادا کروں۔

ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کے کمال کی وجہ سے اون کے ہاتھوں کو اگر جابرو ہیروں سے بہرہ دیا جائے تو کم ہے لیکن میں اسوقت اپنے حوصلہ اور مقدور کے مطابق ڈاکٹر صاحب کو پرنٹ دیتا ہوں اُمید ہے کہ ڈاکٹر صاحب یہ خیال کر کے کہ میں نہ بیان کا امیر کبیر ہوں نہ جاگیر دار ہوں بلکہ مثل اون کے ایک ملازم پیشہ ہوں میرے اس حقیر تحفہ کو قدر و سرت کے ساتھ قبول فرمائیں گے۔

اے حضرات اب میں آپ صاحبوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے معزز مہمان ڈاکٹر عبدالحسین صاحب کے جامِ صحت نوش کرنے میں آپ لوگ میرے ساتھ شریک ہوں گے اور اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند کریم ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں اور زیادہ جس دے اور شفا بخشے۔

صد افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ ممدوح کو اس سرت کے بعد اپنی چاہتی بی بی کے انتقال کا سخت صدمہ اٹھانا پڑا۔ الحاصل بتاریخ ۲۰ رمضان ۱۳۱۲ھ ہجری اس خدا ترس بی بی نے دنیا سے ناپاک انداز کو چھوڑا۔ یہ تینوں بی بی آپ کے کفو کی تھیں۔ اس بی بی سے ایک لڑکا اور دلا لکیاں ہیں خدا کے تعالیٰ ان تینوں کی عمر میں برکت عطا کرے ممدوح کے فرزند جو زیر تعلیم ہیں فکی اور ہوشیار ہیں۔ اطال السعدیہ۔ فقط۔

حصہ دوم

افشل لائف (ملازمت کے حالات)

باب اول

ابتدائی ملازمت و ترقی

ہمارے مددگار انجینئرنگ کالج سے کامیابی اور سند حاصل کر نیچے بعد ہی بتایا کہ ^{۲۸۸۹} ۱۹۸۹ء مطابق ۴۲ - اردی بہشت ۱۳۵۱ء ضلع میدک کی میونسپل انجینیری کے عہدہ پر مامور ہوا۔ مالک جس میں بہت ہی شامل ہے مامور ہوئے۔ تقرر کے حکم میں نواب سرسار جنگ اول مختار الملک مدار الملہام سرکار عالی نے یہ بھی حکم صادر فرمایا تھا کہ بعد انقضائے ایک سال تنخواہ محمد عبدالقادر و مصدر روپیہ و مدد خرچ ہفتاد و پندرہ سو روپہ کردہ خواہد شد کہ بتاریخ ۱۱ - ۱۳۸۳ء فصلی باہوار دو سو پچتر روپیہ بعد ہستہمی تعمیرات ضلع میدک آپکی ترقی ہوئی جب سرکار کو منظور ہوا کہ صفائی بیرون بلکہ کا انتظام مطمئن کے قابل کیا جائے تو آپ

ہی اس کے لیے موزوں سمجھے گئے۔

بتاریخ ۲۲ شہر پور ۱۲۸۳ھ فضلی عہدہ تہمتی تعمیرات و مددگاری مہتمم صفائی بیرون بلدہ
پر ضلع میدک سے آپکا تبادلہ ہوا۔

بتاریخ ۲۰ شہر پور ۱۲۹۰ھ فضلی کجک سرکار عہدہ دوم تعلقداری استقر ناما این پٹہ ضلع محبوب نگر
پراگئی ترقی باہوار مبلغ صاحبہ ہوئی مولوی مشتاق حسین صاحب المخطب
نواب انصاری جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ پٹنہ نے قبل از امتحان عہدہ داران مال بابتہ
۱۲۹۲ھ فضلی فرمایا تھا کہ اس امتحان میں جو دوم تعلقدار بدرجہ اول کامیاب ہوگا
اسکو میں اپنی مددگاری کے عہدہ پرتقی کے ساتھ لنگا۔

جب ہمارے مدوح نے امتحان مال میں کامیابی حاصل کی تو ۱۲۹۲ھ بان
کو مددگاری صوبہ داری صوبہ پٹنہ پراہوار صاحبہ منصفانہ تبدیل ہوئی اور بتاریخ ۱۲۹۴ھ
اس عہدہ پر آپ باہوار مبلغ صہارہ روپیہ منتقل کیے گئے۔

بتاریخ ۵۔ اردی بہشت ۱۲۹۶ھ ضلع نلگندہ کے آپ منصرم اول تعلقدار
کیسے گئے آپکو مبلغ صاحبہ ماہوار ملتے رہے یہ وہ زمانہ تھا کہ اول تعلقداران اضلاع
کی خواہ چہرہ سوری پٹھی۔

بتاریخ ۶۔ اسفند ماہ الی ۱۲۹۷ھ اول تعلقداری ضلع نلدرگ پر منصرم ہوئے
چہرہ تاریخ ۲۰۔ اردی بہشت ۱۲۹۵ھ فضلی مددگاری صوبہ دار صوبہ گلبرگ پر آپ کی
تبدیل ہوئی۔

اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مظلہ العالی۔

بتاریخ ۶ مہر ۱۲۹۸ء فصلی آپ منعم اول تعلقہ ارضیہ لنگسور کے گئے۔ بتاریخ ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۰۶ء
آپ عمدہ اول تعلقہ ارضیہ لنگسور پرستل کے گئے اور مبلغ آٹھ سو روپیہ تنخواہ
پانے لگے۔

بتاریخ ۱۳۔ اردی بہشت ۱۳۰۷ء فصلی لنگسور سے آپ کا تبادلہ اول تعلقہ ارضیہ
ضلع ایگلندل پر ہوا۔

بتاریخ ۱۴۔ سیر ۱۳۰۷ء فصلی ایگلندل سے آپ کا تبادلہ ضلع ورنگل کی اول تعلقہ
پر ہوا۔

بتاریخ ۲۶ خرداد ۱۳۰۷ء فصلی آپ کو ایک درجہ کی ترقی ملی اور مبلغ ایک سو روپیہ تنخواہ
مقرر ہوئی۔

بتاریخ ۲۸ سیر ۱۳۰۷ء فصلی آپ صوبہ داری صوبہ ورنگل پر بجائے نواب رفعت
پارہنگ مرحوم منعم صوبہ دار کے گئے اور اس سال صوبہ تنخواہ پاتے رہے۔

بتاریخ ۲۳۔ اردی بہشت ۱۳۰۸ء صوبہ ورنگل سے آپ کا تبادلہ صوبہ داری صوبہ گلبرگہ پر ہوا۔

بتاریخ ۲۹ سیر ۱۳۰۸ء فصلی بیگمہ خداوند نعمت سے سال تنخواہ صوبہ داری یعنی اس سال
ایصال کیے جانے کا حکم صادر ہوا۔

وفاؤتھا آپ کو جزئیان ملین وہ آپ کی اعلیٰ کارگزاری و بیدار سعی کے نتائج تھے بالا دست
عمدہ دادان کی تحریکین اور شوکتش باب دوم میں مندرج ہیں ملاحظہ فرمائے حائین۔

باب دوم

انتظامی قابلیت و استعدادی

۲۹۰۔ ستمبر ۱۹۰۱ء میں جبکہ نواب شہاب جنگ مختار الدولہ افتخار الملک بہادر صدر الملک
مستقرات تھے اور بہ تقریب دورہ ضلع میدک پر رونق افروز ہوئے تھے تو ہمارے
ممدوح کے کام کی تنفیج کی اور انکے کام کو پسند فرما کر ذریعہ مراسلہ نشان دورہ واقع ۱۲ محرم ۱۳۹۰
موسومہ اول تعلقہ دار صاحب ضلع میدک اس طرح خوشنودی کا اظہار فرمایا گاگا گار گزاری
مولوی محمد عبدالقادر صاحب مہتمم صفائی ضلع میدک قابل آفرین و تحسین ہے اور امید
ہے کہ ہمیشہ کار سرکاری کے انجام دہی میں کوشش کر کے مورد تحسین رہیں گے۔
۲۹۱۔ فصلی میں بعد دوم تعلقہ دار مستقر نارین پٹہ ضلع محبوب نگر آپ نے
منہجہ بادلیون اور اراضی پنجبر کے متعلق قواعد مرتب کر کے رپورٹ کے ساتھ بھیجا
اور اس میں اون تمام صورتوں کو بیان فرمایا جن سے ملک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اس
رپورٹ میں آپ نے بڑی قابلیت سے بحث کی ہے جس کے جواب میں ذریعہ
مراسلہ نشان واقع ۱۲ تیر ۱۳۹۱ فصلی محکمہ صوبہ دار صوبہ شرقی سے باظہار خوشنودی
شکریہ ادا کیا گیا۔

ماہ فروری ماہ انہی ۱۲۹۵ھ فصلی جبکہ آپ مددگار صوبہ دار صوبہ شہر قی تھے مولوی
مشتاق حسین صاحب نواب انتصار جنگ بہادر نے اپنی سالانہ رپورٹ میں انہیں
الفاظ آپکا ذکر فرما کر آپ کی اعلیٰ قابلیت کا اعتراف فرمایا ہے۔

نقل فقہہ رپورٹ مرتبہ نواب انتصار جنگ بہادر

۱۷ مولوی محمد عبدالقادر صاحب مددگار صوبہ دار ایک نہایت لائق و مہذب و خوش رویہ
مسند و کار گزار ہیں اور آپکو قانون کے ساتھ خاص مذاق ہے اور ترتیب قوانین و ضوابط
کے کام کو محبت سے بدرجہہ بہتر انجام دیتے ہیں گا

۱۲۹۶ھ فصلی میں جب آپ نے منصرم اول تعلقداری ضلع نلگنڈہ کا چارج لیا تو ملاحظہ
فرمایا کہ باید واد کی پیشمارشلیں زیر کارروائی ہیں اور باید واد جملہ مبلغ مہ لک
تصفیہ طلب ہے آپ نے ان مشلون کو حسب ذیل عنوان میں تقسیم فرمایا۔

(۱) رسوم داران (۲) ایسیہ داران (۳) معمول داران (۴) آبپاشی (۵) دیہات

مقطعہ (۶) زمین الغامت وغیرہ (۷) اراضیات متنازعہ (۸) جرمانہ فوجداری (۹) دہرٹ
و بیعانہ۔

چند ماہ کے عرصہ میں آپ نے باضابطہ طور پر مبلغ سے لک لکھ کر تصفیہ
کرنے کے بعد ایک مفصل اور دلچسپ رپورٹ بہت نشان و نشان ۳۶۲۲ اردی بہت
محکمہ صوبہ داری میں بھیجی جسکو نواب انتصار جنگ بہادر صوبہ دار نے وقعت کی نگاہ سے
دیکھا اور حسب ذیل ریمارک فرمایا۔

کے آپ کی مرتبہ رپورٹ دیکھ کر تصفیہ باید داد سے بہت کچھ مطمئن ہوا۔ اور
بے اختیار جی چاہتا ہے کہ آپ اول تعلقداری کے کام سے علیحدہ ہوں۔

۱۲۹۶ء میں منظر حسن کارگزاری مجدد نواب اتقما جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ
شرقی نے سرکار میں آپ کی پرزور سفارش کی جسکی نقل ذیل میں درج ہے۔

نقل مراسلہ دفتر صوبہ داری صوبہ شرقی

موسومہ سرکار

مولوی محمد عبدالقادر صاحب زمانہ منقسم اول تعلقداری ننگر نادر میں اپنی خدمت
کو نہایت خوبی و لیاقت و مستعدی کے ساتھ جفظ حقوق رعایا و سرکار و ملازمین
ماتحت انجام دیا مولوی عبدالقادر صاحب میں وہ پوری لیاقت موجود ہے کہ اگر
اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ اول کو سرکار سے ملی تو وہ اس عہدہ کے کام کو بھی نہایت عمدگی
سے انجام دے سکیں گے اس تہوڑے سے زمانہ منفری میں مولوی صاحب موصوف
سے ہر طبقہ گروہ رعایا یا بہت خوش رہا اور میری دلی تمنا ہے کہ جلد یہ کسی ضلع تلنگانہ
کے مستقل اول تعلقدار ہو جائیں ایسے لائق افسروں کا جو اسی ملک کے مغزین ہیں
سے ہیں اور سرکاری مدرسا بخیری کے تعلیم و تدبیر یافتہ اور انگریزی دان ہیں خدمت
اول تعلقداری پر ہو جانا سرکاری انتظام کے لیے ایک خاص کامیابی ہے اور اسی
وجہ سے میں مولوی عبدالقادر صاحب کی سفارش سرکار میں کرنا ہوں کہ آئندہ کسی اول
موقع پر آپ کو اول تعلقداری کی عہدہ پر مستقلاً کر دیا جائے گا۔

ماہ اردی بہشت ۱۲۹۱ھ ضلعی جب اپنے منصرم اول تعلقداری ضلع نلدرگ سے اپنے خدمت مددکاری صوبہ گلبرگہ چھوڑ دیا تو مولوی محمد عبدالباقی صاحب منصرم صوبہ دار صوبہ گلبرگہ نے ذریعہ نشان ۲۲-۱ اردی بہشت ۱۲۹۵ھ کو سرکار میں آپ کی تعریف لکھی اس کی نقل ورج ذیل ہے۔

نقل مراسلہ صوبہ گلبرگہ صوبہ سرکار

مولوی محمد عبدالقادر صاحب نے ضلع نلدرگ کا چارج بتاریخ یکم اردی بہشت ماہ الہی ۱۲۹۱ھ دیکر مددکاری صوبہ داری گلبرگہ کا جائزہ لے لیا اس موقع پر اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس بات کی سرکار میں اطلاع دوں کہ مولوی محمد عبدالقادر صاحب نے زمانہ منصرمی میں ضلع کا کام کس طرح کیا۔

مولوی عبدالقادر صاحب کو سرکار نے صرف انکی لیاقت اور استحقاق کے سبب سے منصرم اول تعلقداری ضلع نلدرگ پر روانہ فرمایا تھا۔ ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ مولوی صاحب موصوف نے ضلع نلدرگ کی۔ اول تعلقداری کا کام بحفظ حقوق رعایا و سرکار و ملازمان ماتحت نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا جس سے قبولیت عام کا رتبہ انہیں اپنے ضلع میں حاصل ہوا ہے۔ اس محکمہ کو بڑی تمنا تھی کہ یہ مستقل اول تعلقدار ہو جاتے ایسے لائق افسروں کا جو اسی ملک کے معززین میں سے ہیں اور سرکاری مدرسہ انجینیئر کی بھی تعلیم یافتہ اور انگریزی و انگریزی میں خدمت اول تعلقداری پر مقرر ہو جانا سرکار ہی انتظام کے لیے ایک خاص

کامیابی ہے۔ بین نہایت ادب کے ساتھ مولوی عبدالقادر صاحب کی سفارش سکرامین عرض کرنا ہوں کہ آئندہ کسی اول موقع پر ان کو اول تعلقداری کے عہدہ پر مقرر فرمایا جاوے۔

بملاء خور داد ۱۲۹۸ھ فیصلی حسب الحکم سرکار ذریعہ نشان^{۵۰۲} واقع ۲۸ خور داد ۱۲۹۸ھ
جبکہ اب مددگار صوبہ دار صوبہ گلگرتہ تھے آپ سے درخواست کی گئی کہ نمونہ رپورٹ
تعلقہ دوم سوم تعلقہ اران مرتبہ سراج الحسن صاحب صوبہ دار صوبہ شمال پیسجی گئی ہے
اوسکی اصلاح کیجاے تا اصلاح تلنگانہ و مرٹواڑی کے لیے کارآمد ہو چنانچہ مراسلہ
کی نقل مندرج ہے۔

نقل مراسلہ دفتر سرکار نمبر (۵۰۲)

منجانب مولوی سید علی حسن منصرم متقدم سرکار عالی ۴ مقدمہ
خدمت مولوی محمد عبداللہ صاحب منصرم صوبہ دار صوبہ پنجاب
حسب الحکم مدارالہام سرکار عالی۔ رپورٹ دوم سوم تعلقہ اران اصلاح کے لیے جو نمونہ
سید سراج الحسن صاحب صوبہ دار شمال نے تجویز کیا ہے اور جسکی پوری پوری نقل بذریعہ
مشتی روپکا نمبر نشان^{۵۰۳} مورخہ ۲۴ صفر ۱۲۹۸ھ تک محکمہ صوبہ داری میں بھیجا چکی ہے وہ
تلنگانہ اور مرٹواڑی کے تمام مطالبات پر عادی نہیں ہے لہذا سرکار مناسب خیال
فرماتے ہیں کہ تلنگانہ و مرٹواڑی کے لیے علیحدہ علیحدہ نمونہ مرتب کئے جائیں چونکہ
آپ کے مددگار مولوی محمد عبدالقادر صاحب کو مرٹواڑی اور تلنگانہ دونوں کا تجربہ ہے۔

اس لیے ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے تجربات کے لحاظ سے نمونہ پیش کریں اور آپ ہی اون مجذہ نمونوں کو ملاحظہ کر لیں اگر کمین ترمیم کی ضرورت پادین تو دونوں صاحب بدشورہ باہمی اوسکو ترمیم کر دین غرض یہ ہے کہ نمونہ مختصر ہی ہو اور تمام مطالبہ پر حاوی۔

شہر یہ ۲۹۸ فیصلی بن حکمہ کار نے ذلیعہ مراسلہ نشان^{۴۲} واقع ۱۸ شہر یہ ۲۹۸ صوبہ دار صاحب کو یہ لکھا۔

نقل مراسلہ دفتر کار

۲۸ شہر یہ ۲۹۸ الف موسومہ صوبہ دار صاحب گلبرگہ

بسلہ رو بکار این محکمہ نشان^{۲۳۲} موضوع ۱۳ شعبان ۱۳۰۳ متعلقہ سودگشتی تبادیر وصول باقیات مالگذاری ڈنلاب صاحب انکسٹر جنرل علاقہ مال کے رو بکار نشان^{۱۵۹} موضوع ۲۰ شوال ۱۳۰۳ اس کی نقل اور اصل مسودہ انگریزی ترجمہ اردو مراسلہ صاحب موصوف اس رو بکار کے ساتھ مرسل ہے اس غرض سے کہ مہربانی نرا کہ یہ کاغذات اپنے لائق مددگار مولوی محمد عبدالقادر صاحب کے سپرد کیجئے تاکہ مہربانی سے اردو کے مسودہ کو عام فہم عبارت میں درست فرمادین اس وقت اردو مسودہ کی عبارت اکثر مقام پر عام فہم نہیں ہے۔

اس کے جواب میں ہمارے ممدوح نے جو گزارش بتوسط صوبہ دار صاحب گلبرگہ سرکار میں پیش کی ہے اس کی نقل بحسنہ ناظرین کے ملاحظہ کے لیے ذیل میں درج

کیجاتی ہے۔

۱۱ واجب العرض از جانب عبدالقادر مددگار صدویہ دار جنوبی۔

۱۲ بخدمت جناب مولوی محمد عبدالباقی صاحب صدویہ دار

حسب ارشاد عالی میں نے ضابطہ وصول رقم مالگندازی کے مسودہ اردو کو عام فہم عبارت میں درست و مرتب کر دیا ہے جو پینہ اسکے ساتھ پیش ہے۔ ترجمہ کرتے وقت جو باتیں اس ضابطہ کے اجرا کے نسبت میرے ذہن ناقص میں آئیں اون کے اظہار کی اجازت چاہتا ہوں۔

۱۳ جناب ڈنلاپ صاحب بہادر نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ اگر بطور گشتی کے اس ضابطہ کو منظور و جاری کیا جائیگا تو صرف فقروں کے ہندسوں کو بدل دینا پڑیگا اور حسب مسودہ دستور العمل مالگندازی مرتبہ بہادر موصوف سرکار سے منظور و جاری ہو جائیگا تو اسوقت اس ضابطہ میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہوگی اسکی نسبت میرا یہ خیال ہے کہ اگر بطور گشتی کے اس ضابطہ کو جاری کیا جائیگا تو اس ضابطہ میں کسی قدر اضافہ و بدل کی بھی ضرورت ہوگی صرف فقروں کے ہندسوں کے بدل دینے سے کام نہ چلے گا اس واسطے کہ اس ضابطہ کے بعض فقرات میں اون دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے جو دستور العمل مالگندازی مرتبہ بہادر موصوف کے فصل اول دوم میں درج ہیں اور یہ ضابطہ اس دستور العمل مالگندازی کے گیا رہوین فصل ہے اور فقرہ (۱۲۵) سے شروع ہو کر فقرہ (۲۰۰) پر ختم ہوا ہے مثلاً اس ضابطہ کے فقرہ (۱۶۵) میں دفعات ۶۴ و ۶۵ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

بدین مضمون کہ (باقی دار کو اس اراضی سے بعلت بقایا بیدخل کر دین جسکی بابتہ باقی واجب علیہ ہے اور اس اراضی کو سرکار میں لیکر بموجب احکام مندرجہ دفعات ۴۴ و ۴۵ اس کا حق قبضہ ہر دین یا اور طور پر اس کا ترد کرائین۔ اس ضابطہ میں دفعہ ۴۴ و ۴۵ دونوں درج نہیں ہیں اسی طرح اس ضابطہ کے فقرہ (۴۷) میں دفعہ ۴۴ کا حوالہ دیا گیا ہے اور دفعہ ۱۲۳۔ اس ضابطہ میں درج نہیں ہے۔ پس میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ دفعات محمولہ کا خلاصہ مضمون اس ضابطہ کے دفعات متعلقہ میں داخل کر دیا جاوے تاکہ مطالب بخوبی سمجھ میں آویں۔

۲۔ اس ضابطہ میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ باقی مالگنداری کی بابت۔
حاشیہ کارن سے سود نہ لیا جاوے بلکہ دفعہ (۱۶۹) کے مضمون سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ باقی مالگنداری کی بابت سود کا لیا جانا جائز ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۶۹ میں مناسبت جانتا ہوں کہ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۵۹ کے اخیر میں یہ الفاظ کہ۔ (بقایا مالگنداری پر کچھ سود طلب نہ کیا جائیگا) بڑھادے جادین۔

۳۔ اس ضابطہ کی دفعہ (۱۶۹) میں یہ درج ہے کہ تعلقدار ضلع کو اختیار ہوگا کہ اس باقی دار کو بذریعہ وارنٹ بغرض قید رکھنے باقی دار کے ضلع کی سول جیل میں روانہ کر دین اس میں وارنٹ کا نمونہ کیا ہوگا کچھ ذکر نہیں ہے پس بجائے ان الفاظ کہ (بذریعہ وارنٹ) یہ الفاظ کہ (بذریعہ وارنٹ) جسکا نمونہ اس ضابطہ کے ضمیمہ میں درج ہے داخل کیے جادین اور پڑھی جادین اس وارنٹ کا نمونہ گنتی مرتبہ عالجیناب النواب اتھارونگ بہادر کے ضمیمہ میں موجود درج ہے

یہ نمونہ درست ہے اس کو اس ضابطہ کے ضمیمہ میں لگا دیا جاوے۔ دفعہ ۱۶۹ میں
سول جیل کا بھی ذکر آیا ہے اس کی نسبت واضح ہو کہ ہمارے ملک میں اب تک کسی
ضلع میں سول جیل قائم نہیں ہوا ہے۔

۴۔ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۷۰ کا مضمون یہ ہے کہ کسی حالت میں کاشتکاروں کو کسی
قسم کا دباؤ بغرض کاشت کاری ڈالنا نہ جاوے گا اور جو ملازم ہر شتہ مال بہ تحویل
حراست و جہانہ اوس کے خلاف مرضی اوس کو زراعت کرنے پر مجبور کرے گا تو وہ مستوجب
سزا ہے بڑی ہوگا اور صیفہ فوجداری سے بھی اوس کو سزا دلائی جائیگی۔ میرے نزدیک
دفعہ ۱۷۰ کا یہ مضمون وصول باقیات مالگداری سے متعلق نہیں نظر آتا ہے اس
دفعہ کا مضمون غیر متعلق پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے میری یہ رائے ہے کہ اس
دفعہ ۱۷۰ کو اس ضابطہ سے بالکل خارج کر دیا جاوے اور اوس کو کسی دستور العمل
مستصیلہ امان یا پیٹل و پٹواریان میں داخل کیا جاوے۔

۵۔ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۸۰ میں درج ہے کہ تعلقہ دار ضلع کو اختیار ہے کہ پوجہ موجبہ
نیلام کو دو وقتاً فوقتاً ملتوی کرے گا اس کی نسبت میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس
التوا سے نیلام کی اطلاع صوبہ دار کو بھی دو وقتاً فوقتاً ہوا کرے پس (۱۸۰) کے اخیر میں یہ
الفاظ کہ "اوس التوا کی اطلاع صوبہ دار کو دیا کریں" بڑا ہی جاوین۔

۶۔ اس ضابطہ کی دفعہ (۱۹۱) میں یہ درج ہے کہ (تاریخ نیلام جائیداد غیر منقولہ
سے تیس دن کے اندر کسی وقت تعلقہ دار ضلع کے سامنے درخواست نسخہ نیلام

پر بنائے بے ضابطگی یا غلطی نفس الامری کے جو اسکے شتر کرانے یا اسکی عمل میں لانے میں واقع ہوئی ہو گذر سکتی ہے) اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ اگر نیلام جائداد مذکور خود معرفت تعلقہ دار صاحب ضلع عمل میں آیا ہو تو مناسب یہ ہے کہ درخواست فسخ نیلام صوبہ دار کے سامنے پیش ہو پس اس دفعہ (۱۹۱۱ء) میں ان الفاظ (گذر سکتی ہے) کے مابعد یہ الفاظ (اگر نیلام معرفت خود تعلقہ دار ضلع کے عمل میں آیا ہو تو درخواست فسخ نیلام صوبہ دار کے سامنے پیش ہوگی) داخل کیے جاوین اور پڑ ہے جاوین۔

۷۱ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۹۴ میں یہ درج ہے کہ خریدار نیلام کو اس اراضی کا قبضہ دلایا جاوے گا اور ایک سارٹیفکیٹ ملے گا اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ سارٹیفکیٹ کاغذ اسٹامپ پر لکھا جاوے گا یا سادہ کاغذ اور اس سارٹیفکیٹ کی رجسٹری بطور قبالہ کے ضرور ہوگی یا نہیں پس میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس دفعہ (۱۹۴) کے اخیر میں یہ الفاظ (لیکن اس سارٹیفکیٹ کا کاغذ اسٹامپ پر ہونا یا اسکی رجسٹری بطور قبالہ کے کیا جانا ضرور نہیں ہے) بڑھادی جائیں۔

۷۲ اس ضابطہ کی دفعہ ۱۹۵ میں یہ درج ہے کہ (وہ زر فاضل بجز حکم عدالت دیوانی اور شخص کے کسی دین کو جبکی جائداد نیلام ہوئی ہو نہ ادا کیا جاوے گا اس دفعہ ۱۹ کے اخیر میں یہ الفاظ (اور نہ بجز حکم عدالت دیوانی اور زر فاضل کو سرکاری خزانہ میں داخل کیا جاوے گا) بڑھادی جائیں تو مناسب ہے۔

۷۳ اس ضابطہ کی دفعات ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ میں جو تائید احتیاطی

درج بین اسکے عمل میں لانے کا اختیار تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کو دیدینا مناسب ہے
 ان میں تعلقدار ضلع کو اختیار دیا گیا ہے ہمارے ملک میں اب تک یہ حکم ہماری نہیں ہے کہ
 تعلقدار ضلع اپنے اختیارات میں سے جس کو چاہے اپنے کسی عہدہ دار ماتحت کو
 وقتاً فوقتاً تفویض کر سکتا ہے۔ یہ اختیار برٹش گورنمنٹ میں کلکٹرین کو حاصل ہے اور
 اس وجہ سے وہاں کے ضوابط مالگنداری میں اکثر اختیارات کلکٹرین کو دے گئے ہیں۔
 اور صاحبان کلکٹر مناسب موقع پر اپنے کسی اختیار کو تحصیلدار یا عہدہ دار ماتحت کو
 دیدیتے ہیں اور کام میں یہ نہیں ہوتا ہے اگر ایسا اختیار پورے کے ڈیپٹیٹ کرنے کا
 ہمارے یہاں کے تعلقداران ضلع کو دیدیا جاوے تو بہت اہم احتیاطی محکومہ و نفعات
 (۱۴۹ء و ۱۵۰ء و ۱۵۱ء و ۱۵۲ء و ۱۵۴ء) کے عمل میں لانے کا اختیار تحصیلدار یا نائب تحصیلدار کو تفویض
 کریں گے۔

فل بالآخر میں نہایت ادب کے ساتھ اس قدر اور عرض کر چکی اجازت چاہتا ہوں
 کہ مجھے مسودہ اردو کو عام فہم عبارت میں درست و مرتب کرنے کا ارشاد ہوا تھا میں نے
 علاوہ اس کام کے اور جو باتیں مناسب معلوم ہوئیں ان کو بھی محض بغرض اطلاع ظاہر
 کر دیا ہے مین اسید کہ اس جرات کو معاف فرمایا جاوے گا۔

مدرسہ کی اس کوشش اور زحمہ کو عالیجناب اسجی ڈنلاپ اسکو پرنسپل فرما کر اس
 طرح اظہار خوشنودی فرماتے ہیں۔

یہ اس قانون کا ترجمہ مولوی محمد عبد القادر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ کیا ہے

اور جبکہ ان کی ترمیمات سے بڑی مدد ملی ہے کہ
 ۱۲۹۹ء فضل بن نواب انتھمار جنگ بہادر معتد، مالگڈاری سرکار عالی نے
 مدوح کے نام چٹھی لکھی اور عمدہ اول تعلقہ داری پر استقلال کی مبارک باد دی -
 اس ترقی کی بنا آپ کی وہ نمایان کارگزاری ہے جو مبلغ نو و ہزار روپیہ سالانہ آبکاری میں
 آپ نے اعنفاً کر کے سرکاری نفع کیا جسکی تفصیل باب سوم میں درج ہوگی۔
 نقل چٹھی معتد صاحب مالگڈاری

جناب مخدومی۔

میں نہایت خوشی کے ساتھ آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ نواب دلا المہام سرکار
 عالی نے اپنی اوس امیرانہ اور افسرانہ نوازش سے جو وہ ہمیشہ اپنے کار گزار اور عمدہ
 ماتحت افسروں پر رکھتے ہیں آپ کو آج سید ریاض الحسن صاحب مرحوم کی جگہ
 مستقل تعلقہ دار بنادیا میری مبارک باد قبول فرمائے ابھی آپکا رہنا بدستور ضلع ٹنگسور
 ہی میں ہوگا۔

اسی سال آپ نے اعلیٰ داران ضلع ٹنگسور کے متعلق سرکار میں ایک مفصل رپورٹ
 بھیجی جسپر سرکار نے ذیل مراسلہ نشان ۵۶۲ شہر ۱۲۹۹ء فضل حسب ذیل الفاظ میں
 خوشنودی ظاہر فرمائی۔

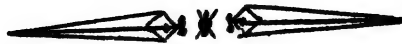
نقل مراسلہ دفتر سب کار نمبر ۵۶۲

کا سرکار نے مولوی محمد عبدالقادر صاحب تعلقہ دار ضلع ٹنگسور کی اس عمدہ اور

مکمل رپورٹ کو بہت بڑی محنت کی نگاہ سے دیکھا اور سرکار اوس رپورٹ کی نسبت اپنی کامل خوشنودی کا اظہار فرمائے ہیں۔

سنہ ۱۳۰۱ فصلی میں جب آپکا تبادلہ ضلع ننگسور سے ضلع ایکٹنڈل پر ہوا تو ذاب اعظم یا جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ بکسر نے آپکے نام مرسلہ لکھا کہ۔
 آپ کے تبادلہ پر مجھے نہایت تاسف ہوا کیونکہ آپ کے ساتھ کام کرنے میں مجھے بڑا لطف اور مزہ ملتا تھا معلوم نہیں کیا آپ نے کیون ہمارے اس سمت کو چھوڑ دیا؟

زمانہ اول تعلقہ داری ضلع ایکٹنڈل میں آپ نے ایک نہایت بسیط رپورٹ بابتہ نظم و نسق سنہ ۱۳۰۱ مرتب فرمائی اور محکمہ صوبہ داری میں بھیجی اس رپورٹ کے دو حصہ ہیں حصہ اول میں ۶۶ صفحے اور حصہ دوم میں ۶۴ صفحے ہیں ہر ہر سررشتہ کے حالات سے بخوبی بحث کی ہے اس رپورٹ میں تلف کاغذات باریں اور زمین و خروا فادہ کا علیحدہ علیحدہ دستور العمل آپ نے مرتب فرمایا جو عجیب طوالت یہاں اوسکی نقل نہیں کی گئی لیکن اس قدر بتانا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ کے بعد ان دونوں ابواب میں جو احکام سرکار سے صادر ہوئے ہیں ان کا معتد بہ حصہ انہیں دونوں سودوں پر مبنی ہے اسی رپورٹ میں با ولیوں کے قواعد کو بھی آپ نے مرتب کیا ہے جسکی نقل ذیل میں کی جاتی ہے۔



قواعد متعلق باولیہا

چالو اور موجودہ باولیوں کے متعلق قواعد مندرجہ ذیل جاری کرنیکی استجازت محکمہ سے جناب صدیہ دار صاحب صدیہ شمالی کے بذریعہ مراسلہ ^{۳۴}نشان دورہ واقع فروری ۱۳۰۱ء افضلی جاہی گئی ہے۔

(۱) کوئی کماتہ دار اپنے فانی سرمایہ سے یا محنت سے چالو باولی کی حیثیت میں حق دیکر تری میں اضافہ کرے گا تو پندرہ سال تک اس اضافہ تری کی بابتہ جزا دید سرمایہ و محنت کی وجہ سے حاصل ہو معافی ملیگی یعنی صرف خشکی کا دہارہ لیا جاوے گا۔
(۲) اگر معمولی غیر پختہ باولی پر کوئی رعیت پختہ تہ بنالگ کچہ زاید موٹین قائم کر کے تری میں اضافہ کرے تو پندرہ سال تک اس اضافہ تری کی معافی ملے گی یعنی خشکی کا دہارہ لیا جاوے گا۔

تشیع

پختہ تہ سے وہ تہ مراد ہے جو چونہ پتر یا اینٹ چونہ سے یا صرف سلبہ یعنی تراشی ہوئے پتر سے بنایا گیا ہو۔

(۳) اگر معمولی غیر پختہ باولی میں اسوقت چند موٹوں کی گنجائش ہو اور کماتہ دار اس زاید گنجائش سے مستفید ہو کر زیادہ موٹین خام طور سے جاری کرے تو ایسے خام موٹوں کے تحت کی زمین پر پندرہ سال تک تری زیر باولی کا نصف دہارہ

لیا جاوے گا۔

(۴) رعیت جب پختہ تہہ بنا کر زاید موٹین قائم کرے تو ایسے زاید موٹوں کے تحت کی زمین پر پندرہ سال تک صرف خشکی کا دہارہ لیا جاوے گا اور تری کی معافی ملے گی۔

(۵) قواعد ہذا دون باولیوں سے متعلق رہیں گے جو اون قواعد کے نفاذ کے وقت چالو ہوں اور جو باولی ایک عرصہ سے افتادہ وغیرہ مقبوضہ یا منہدمہ حالت میں ہو اور ان کے تحت کی زمین پر پانچ سال تک خشکی کا دہارہ اور اس کے بعد دس سال تک نصف باولی کا دہارہ لیا جائے گا یا بصورت کہ باولی خام طور پر بنی ہو اور اگر پختہ تہہ بنالیا جاوے گا تو تری کی معافی ملے گی اور پندرہ سال تک شروع سے صرف خشکی کا دہارہ لیا جاوے گا۔

آپ نے اس کے علاوہ مضابطہ تقاویات و مضابطہ نالشات سررشتہ مال کا علیحدہ علیحدہ مسودہ مرتب فرمایا اور محکمہ صوبہ داری میں بھیجا بخوف طوالت ہم نے اس کی نقل یہاں درج نہیں کی۔

مسئلہ فصلی میں بغرض ترتیب دستور العمل مالگداری بہ محکمہ مجلس مالگداری کی ایک طلبی ہوئی آپ کچھ عرصہ تک بلدیہ میں مقیم رہے اور اس کو انجام دیا اس کے متعلق مجلس مالگداری نے ان الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کیا۔

اے اس موقع پر آپ کی محنت اور عمدہ مدد کو جو مجلس کو پہنچی ہے منجانب مجلس شکریہ

اٹاکیا جاتا ہے۔“

اسی سال حکم سرکار آپ کو ایک درجہ اول تعلقہ داری کی ترقی ملی محکمہ مال و فنانس نے ذریعہ مراسلہ نشان آپ کی خدمت میں یہ لکھا ہے کہ آپ کی درخواست ترقی سرکار کے ملاحظہ میں پیش رہنے پر استحقاق و لیاقت منظور کی گئی۔

بزمانہ صوبہ داری صوبہ ورنگل آپ نے سیت سندیلون اور ٹیل و پٹواریان مواضعات کو حکم دیا کہ وہ اپنا ڈیس تیار کرین آپ کے اس حکم کی تعمیل سہون نے نہایت خوشی کے ساتھ کی سیت سندیلون کا ڈیس خاکی اور پٹواری کا ڈیس زرد اور مالی ٹیل کا سبتر اور کوٹوالی ٹیل کا سرخ رنگ کا تجویز فرمایا اگر مالی اور کوٹوالی ٹیل کی کا کام ایک ہی شخص کرتا ہو تو سبز رنگ پر سرخ فیت لگانے کی تاکید کی گئی۔ اس سے ملازمان دیہی کی حالت خوشنما اور دیکھنے والے کو پورا امتیاز ہو جاتا ہے۔ صوبہ گلبرگ میں بھی آپ کی اس ہدایت کی تعمیل اچھی طرح ہوئی۔

چونکہ بلقیصبی عموماً اہلیت عمدہ جادہ ہے اور سرکاری معاملات میں خصوصاً اس کی سخت ضرورت ہے آپ نے اپنے دورہ کے زمانہ میں جملہ حکامان صوبہ ورنگل کے نام تاکید دی حکم جاری فرمایا کہ کسی حاکم کو بوجہ مذہبی معاملہ میں دست اندازی نہ کرنی چاہیے۔

سلاطین نے اپنے ایک تفصیلی ہدایت اصلاح و فخر محکمہ صوبہ داری و اختیار مددگار صوبہ داری کے متعلق جاری فرمائی جس سے دفتری حالت کی کامل درستی اور

اہل معاملات کو بڑی سہولت ہوئی۔

۳۱۱؎ حکمرانوں کی اصلاح و معیضہ بندی کے متعلق مفصل احکام جاری فرمائے گئے جس میں حکام اور عمال و اہل معاملہ کو ہر طرح کی آسائش حاصل ہوئی۔

یوں تو آپ کو بارہا ہر موقع پر اسپہیں دینے کے موقع ملے اُن تمام اسپہیوں کو اگر جمع کیا جائے تو ایک بڑا ذخیرہ ہو جائیگا نہ وہ تمام ہمیں دستیاب ہوئیں اور جس قدر ہمیں دستیاب ہوئیں اُن کی نقولوں کی یہاں گنجائش ہو اسے صرف اُن اسپہیوں کی نقلیں ہم یہاں دہجے دیتے ہیں جو بہ تقریب سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت آپ نے دی ہیں جس سے آپ کی عقیدت و جان نثاری و وفاداری ثابت ہوتی ہے۔

(۱) اسپچ مولوی محمد عبدالقادر رضا صوبہ دار صوبہ گلگت

بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت

بابۃ ۳۱۱؎ فی فصلی

حضرات مین اسوقت نازان ہوں اور فخر کرتا ہوں کہ ہمارے آقا ولی نعمت کے حامی و مددگار و مساعی کی تحریک کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔ سب سے پہلے مین اُن حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو بلد و حیدر آباد اور دوسرے اضلاع سے تشریف لاکر میرے ارد گرد اس وقت اس واسطے فراہم ہوئے ہیں کہ ہمارے اعلیٰ حضرت

خداوند نعمت کے حضور میں بتقریب سالگرہ مبارک - مبارک بلو عرض کر رہا
اور حضرت کی درازی عمر و دولت کے لیے دعا مانگیں۔

ہمارے اعلیٰ حضرت خداوند نعمت کی یہ سیّد تیسویں سالگرہ مبارک ہے
ہمارے حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں بہ زمانہ سلف کوئی پادشاہ ایسا نہیں گذرا جسکی حکومت
اس قدر سرسبز ہوئی ہو جیسے ہمارے آقائے نام دار کی۔ اور جس سے اسکی رعایا
اس قدر محبت رکھتی ہو جیسے ہمارے ملک سے۔ رعایا کی محبت کا ثبوت یہ ہے
کہ انہوں نے جشن سالگرہ مبارک کی تقریب میں ہر جگہ اپنے مکانات اور اپنے
جھونپڑوں تک میں خوشی کی اور حضرت ظل سبحان کی سلامتی کے لیے دعا مانگی یہ سرسبز
اور رعایا کی یہ محبت سب کچھ اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ ہمارے رعایا پر در آقائے
نعمت نے علی طور پر اس بات کو ملک حیدر آباد کی دنیا پر ثابت فرما دیا ہے کہ اس کے
مبارک عہد حکومت کی بڑی اصول آزادی عدل و انصاف ہیں اور نیز رعایا کی خوشی
اور ان کا آرام و آسائش اور ان کی سرسبزی اور ان کی بہبودی مدام مد نظر حضرت اقدس
واعلیٰ ہے ہر چند کہ اس سلطنت حیدر آباد کو جو علیہ حضرت کے بزرگوں سے آپ کو
حادثہ حاصل ہوئی ہے اور جو آپ کے وجود باوجود کے بدولت مستحکم اور سرسبز ہو گئی ہے
عزت جلیل حاصل ہے باوصف اس کے ہمارے خداوند نعمت کی اولی تمنا یہی رہی
ہے کہ یہ ملک نہ صرف ہمیشہ سرسبز و برقرار رہے بلکہ اوس میں روز افزون ترقی ہو اس
وجہ سے علی حضرت اپنا فرض عین جانتے ہیں کہ اس ملک میں اس طرح حکمرانی فرمائیں

کہ یہاں کی رعایا و راکہاں کی رفاد و بہبودی مین ترقی ہوا اور اوسکے حقوق ہر طرح محفوظ رہیں۔ کم زور
 رعایا۔ زور آور رعایا کا شکار نہ بنیں اور بہ حمایت قوانین نافذہ رعایا مین سے
 ہر ایک تنفس امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرے اور ہر شخص کو اس امر کی اجازت
 ملے کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کے احکام و رسوم کو ادا کرے ہمارے خداوند نعمت
 اعلیٰ حضرت کا حسن انتظام تمام ملک کی ترقی اور اسکے مصلوبوں اور اصلاص کی سرسبزگی روز
 افزوں سے ہر جگہ نمایان ہے رعایا اس امر سے خوب واقف اور آگاہ ہے کہ ہمارے
 پادشاہ ظل اللہ خداوند نعمت کے عہد مبارک مین کیسا کچھ امن و امان قائم ہے مگر گھر
 انصاف ہو رہا ہے جہاڑی جنگل صاف کی گئی ہزار ہا ایکڑ اراضی بجز افتادہ مزدور ہوئی
 اور ہو رہی ہے جسکی وجہ سے ملک نہایت آباد ہو گیا ہے صد ہا شمعین تعلیم کے
 روشن ہوئیں جنکی شعاعیں چوڑے چوڑے دیہات تک بھی پہنچی ہیں نئی نئی سڑکیں
 بنائی گئیں اور ریلوے پستار ہوئیں۔ ہر زمانہ فحط مین غریب و محتاج رعایا کی پوری امدادی
 کی گئی ادا کو امن و بہ خزانہ عامہ و سرکار عالی سے قحط و فتن کی پرورش و نگاہداشت
 مین خرچ کیے گئے ہمارے اعلیٰ حضرت خداوند نعمت کی کمال تمنا یہی ہے کہ ہر سڑتہ کے
 انتظام مین اور افزون ترقی ہو اور ذرائع آبپاشی کے تعمیر و ترمیم سے رہی سہی افتادہ فینات
 زراعت پر اطمینان حاصل کیا جائے میدانوں مین گنجان آبادی قائم ہو دیہات و اصلاص مین
 جدید ذرائع صنعت و حرفت پیدا ہوں حالت حفظان صحت نہ صرف بلکہ حیدر آباد
 ہی کی سنبھلی بلکہ تاحی قصبہ جات و دیہات بلکہ غریب رعایا کے مسکنات تک اوس کا

اثر پہنچے تعلیم عام ہو جائے۔ یہ چند خوبیاں ہیں جو اس وقت ہمارے آقا ولی نعمت
اعلیٰ حضرت ظل سبحانہ کے ماتون و مصون حکومت کے متعلق میں نے سب انکی ہیں۔
تفصیل کے ساتھ کل باتوں کو بیان کرینگے لیے وقت نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ جو کچر خوبیاں
میں نے اس عہد عدالت مسد کی بتائی ہیں وہ پرتو ہیں اور خوبیاں کی۔ جو گورنمنٹ ہند میں
موجود ہیں۔ یہ وہ حکومت ہے جس کا انتظام سلام الثبوت ہے اور اسکی تقلید کرنی ہر ایک
سچے اور وفادار دوست کا کام ہے۔ آپ سب میں پرورش ہے کہ ہمارے خداوند نعمت
دولت برطانیہ کسچے اور تاریخی وفادار دوست ہیں۔ پس یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے دوست
باوقار کی خوشنودی کے ہر لحظہ اور ہر آن طالب رہا کرتے ہیں اور دولت برطانیہ اعظم کے
قدم بقدم چلنے میں ثابت قدم ہیں۔

اب میں آپ حضرت سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس معا
مین شریک ہوں۔

اے اللہ تو ہمارے پادشاہ اور ہمارے ہر دل عزیز آقا اور خداوند نعمت اعلیٰ حضرت
کی عمر میں برکت دے اور تو حضرت کے ولی مقاصد کو پورا فرما و خدا یا تو ہمارے مالک کی
سلطنت و حکومت کو ہمیشہ محفوظ و قائم رکھ اور رعایا اور اس کا مختلف گروہ کے سر پر
اور ان کا سایہ عاطفت قائم رکھ جو باعتبار مذہب و ملت و رسم و رواج کے بالکل جدا جدا
ہیں اور خدا یا تو ہمارے محبوب القلوب رعایا پر در آقا کو ہمیشہ صحت و تندرستی کے ساتھ
سلامت باکرم رکھ۔

اس دعا کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ آپ حضرات میرے ساتھ ہمارے
واجب انتظام و نعمت عدل گستر ظل اللہ علیہ حضرت کے جام سلامت کے نشا کنین
دلی خوشی و محبت کے ساتھ شریک ہوں گے۔

(۲) اسپیش مولوی محمد عبدالقادر صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ
بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک
باجہ ۱۳۱۲ھ

حضرات۔ میں فخر کرتا ہوں کہ اس وقت میں اپنی خوش نصیبی سے اس لیے آپ
صاحبوں کے سامنے کھڑا ہوں کہ اپنے آقا ولی نعمت اعلیٰ حضرت قدر قدرت کے
جام صحت کے پینے کے لیے آپ صاحبوں کی خدمت میں خلوص دلی سے
تحریک کروں۔ حضرات آج کا روز بھی کیا مبارک روز ہے کہ ہم اپنے آقا ولی نعمت
کے مبارک سالگرہ کی تقریب میں بتقصائے جان شاری دلی خوشی منانے کے لیے
یہاں جمع ہیں۔

حضرات اس مبارک تقریب میں جو ہمارے لیے سرمایہ ناز ہے جس قدر مسرت
ہماری رگوں میں خوشی زن ہے ناممکن ہے کہ ہم اس کے ایک شمع کا بھی کما حقہ
اظہار کر سکیں۔

حضرات ہمارا فرض ہے کہ ہم ان حقوق کے لحاظ سے جو ہمارے مہربان پادشاہ

کے ہمہ پیرین اس مبارک تقریب پر نہایت ارادت مندی و حسن عقیدت کے ساتھ
مبارکباد عرض کریں اور اعلیٰ حضرت کی درازی عمر وافرمانی جہاد و دولت کے لیے تہ دل
سے دعا مانگیں۔

خداوند کریم کا ہزار ہزار بلکہ لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے ولی نعمت اعلیٰ حضرت قدر
قدرت کی عمر مبارک کا اڑتیسواں سال خیر و خوبی کے ساتھ پورا ہوا جسکی یہ سالگرہ مبارک ہے
ہم عقیدت مند ان جان نثار کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہم ایسے ظل اللہ کے زیر سایہ عاطفت
ہیں جسکی مبارک عہد حکومت کا یہ فیضان ہے کہ تمام رعایا بلا خصوصیت مذہب و ملت
نہایت راحت اور آسائش کے ساتھ بسر کرتی ہے ہر قوم ہر جماعت کو اپنی مذہبی مراسم
کے ادا کرنے میں پوری آزادی حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت قدر قدرت کے طرز عمل نے یقینی طور پر ثابت فرمادیا ہے کہ اعلیٰ حضرت
قدر قدرت کا متبرک عہد فرمان روائی اصول آزادی و مساوات پر مبنی ہے جو موجب آسائش
و خوش حالی رہا ہے چنانچہ حضرت کا یہ لاجواب شعر شاہد حال ہے۔

تم خوش رہو ہر حال میں مطلب تو یہی ہے	آرزو نہ کوئی مذہب تو یہی ہے۔
--------------------------------------	------------------------------

اعلیٰ حضرت قدر قدرت کو جو فرط محبت اپنے عزیز رعایا کے ساتھ ہے اگر اسکی نسبت
میں یہ کہوں کہ وہ اوس محبت سے بدرجہا داید ہے جو شفیق باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ
ہونی چاہیے تو بیجا مانو گا۔ ارباب بصیرت خود اعلیٰ حضرت کے اس شعر سے اوس کا
اندازہ فرما سکتے ہیں۔

آصف کو جان و مال سے اپنی نہیں دیتے | اگر کام آئے خلق کی راحت کے واسطے

اعلیٰ حضرت کی طرز عمل کو اگر نظر نال سے دیکھا جائے تو اس میں کچھ بھی شبہ نہ ہو گا کہ اعلیٰ حضرت کو ہر وقت و ہر حال میں سفر ہوا یا حضر رہا یا دیر یا کی رفاہ و بہبودی اور اصلاح ملک میں ترقی کا خیال پیش نظر انداز رہتا ہے چنانچہ ایک شعر میں یوں ارشاد ہوا ہے

اس سفر میں بھی بہت مجھ کو تھما تھما نا خیال | ایک ساعت بھی کسی دن نہ رہا میں بیکار

ہمارے ظل اللہ کے تبرک و حمد فرمانروائی میں انتظام مملکت کے ہر شلخ کو کیا۔ منبغی سرپرست حاصل ہوئی اور زراعت و تجارت و صنعت اور ہر شعبہ میں نمایاں ترقیاں ہوئیں۔

ترقی زراعت کے لیے ذرائع آبپاشی مہیا کیے گئے اور توسیع تجارت کے لیے طرکین بنائی گئیں ریلوین جاری ہوئیں اور تعلیم جو ترقی و خوش حالی ملک کے لیے عمدہ ترین ذریعہ ہے اس کے لیے کالج اور جاہل مدارس قائم کیے گئے جس میں ہر قسم کی تعلیم دی جاتی ہے اور اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ڈیرہ و ون اور پورب وغیرہ میں متعدد طلباء علم کو ہر یک مختلف قسم کے علوم کی تعلیم دلائی گئی اور دلائی جا رہی ہے قیام امن و حفاظت حقوق کے لیے وقتاً فوقتاً ضوابط و قوانین مضبوط و جاری کیے گئے اور اس خیال سے کہ کسی قانون سے کبھی کوئی مفرت عاید حال رہا یا نہ خود اس کے تدوین میں اون کو موقع دیا گیا جو عدل گسری کا ایک عمدہ ثبوت ہے۔

الحاصل ہمارے ظل اللہ کے حمد و تبرک مہم کی خوبیاں اس سے بہت زاید ہیں کہ حوزہ تحریر میں آسکیں گویا اعلیٰ حضرت قدر قدرت نے اپنی ممالک محروسہ کو

اتحادی حیثیت میں برٹش گورنمنٹ ہند کا ہمعنان کروا رہا ہے اور یہ مقتضا ہے اس کا کہ ہمارے خداوند نعمت دولت برطانیہ عظمیٰ کے سچے وفادار دوست ہیں اور دولت برطانیہ کے قدم بقدم چلنے میں ثابت قدم ہیں۔

اب میرے جذبات دلی محبہ کو مجبور کر رہی ہیں کہ اس مقام پر خاص طور سے اعلیٰ حضرت قدر قدرت کے اس گران ہبا نوازش کا جو میرے سالم ہوا و صوبہ داری کے اجرائی کے بارہ میں مبذول ہوئی ہے شکریہ ادا کروں اگرچہ اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ کما حقہ ادا کرنا اسکان سے باہر ہے مگر یہ مقتضائے مالا یدرک کلام لایہ کر کلامہ۔ میں نہایت عقیدت مندی کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمارے خداوند نعمت کی عمر میں برکت دے اور ادا دے ہمیشہ راضی رہے اور ادا کو صحت و تندرستی کے ساتھ ہمیشہ خوش و خرم رکھے یہ میرا زبانی شکریہ ہے علی شکریہ یہ ہو گا کہ ناقبای حیات مستقار میں اپنے مالک کے خدمات کو وفاداری و غیر خواہی و ایمان داری کے ساتھ بجا لاتا رہوں گا۔

حضرات اب میں اس دعا پر اپنی اسپرچ کو ختم کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ آپ سب اس دعا میں میرے ساتھ شریک ہوں۔

اے اللہ تو ہمارے ہر دل عزیز یا شاہ اور خداوند نعمت اعلیٰ حضرت کی عمر میں برکت دے اور حضرت کے ولی مقصد کو پورا اقتدار ہمارے مالک کی سلطنت کو ہمیشہ محفوظ اور تمام رعایا کے سروں پر اکھٹا سایہ عاطفت قائم رکھے اور ہمیشہ صحت و تندرستی کے

ساتھ اون کو سلامت باکراست رکھ۔ اس دعا کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ آپ حضرات میرے ساتھ ہمارے واجب التعظیم محبوب القلوب ولی نعمت رعایا پروردگار عدل گستر ظل اللہ کے جام تندرستی کے نوش کرنے میں دل خوشی و محبت کے ساتھ شریک ہو گئے۔

منبر

اسپیچ مولوی محمد عبدالقادر صاحب صدویہ اصبو گیارہ

بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک

بابہ ۳۱۳

مجھے اپنی خوش قسمتی پر فخر و ناز ہے کہ اس وقت میں اسیلے کھڑا ہوں کہ اپنے آقائے ولی نعمت ہرول عزیز فرما زو اعلیٰ حضرت قدر قدرت ہندوگان عالی مقامی مظلومہ العالی کو جام تندرستی کے نوش کرنے کیلئے نہایت اخلاص و جوش و دل کے ساتھ تحریک کروں۔

آج ہمارے آقائے ولی نعمت ہرول عزیز فرما زو اکی اونٹا یسویں مبارک سالگرہ ہے جسکی منیت خیر تقریب میں ہم ہوا خواہان دولت بقا مانائے ولولہ حسن عقیدت خوشی منانے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے آقائے ولی نعمت ہرول عزیز فرما زو اکی اون بے پایاں احسانات اور عام عطوفتوں کے لحاظ سے جس سے نہ صرف ہم جان بخاران

بلکہ تمام ممالک محروسہ سرکار عالی اور مختلف آبادیوں کے لوگ بلا تفریق مذہب و ملت مستفید ہو رہے ہیں۔ اس مہینت خیز تقریب پر نہایت خلوص و ادب کے ساتھ بارگاہ خسروی میں مبارکباد عرض کرین اور نہایت اخلاص و دل کے ساتھ دعا کریں کہ العجل شأنہ ہمارے ہر دل عزیز فرمانروا کو درازی عمر اور وزرا افزون دولت و اقبال کیساتھ ہمیشہ فیروز مند اور خوش و خرم رکھے۔

مضرعہ۔ این دعا از من و از جلد جہان آیین باد

ہمارے ہر دل عزیز فرمانروا کے عہد مہینت مہد کے نامتناہی برکتیں جو نظم ملک کے ہر شعبہ کو شامل ہیں اور ان کا شمار ناممکن ہے مگر اس موقع پر میں خسروی جنیال کرتا ہوں کہ رعایا پروری جو ملک کے لیے عمدہ ترین نعمت ہے اس کے متعلق مشتے نمونہ از خروارے کچھ ذکر کروں۔

ہمارے ہر و لعینہ فرمانروا کی رعیت پروری جو گران بہا اصول جہان داری پر مبنی ہے اور اس پر جو اثرات مرتب ہو رہے ہیں وہ نہ صرف ملک و کن کے لیے مایہ ناز ہے بلکہ وہ ہمیشہ تاریخوں میں قابل فخر یادگار ہوگی۔

اس موقع پر مسئلہ بندوبست اراضی مالگنداری خصوصیت کے ساتھ قابل الذکر ہے یہ تو ظاہر ہے کہ بندوبست کا تمام نفع اور معتد بہ نتیجہ اعتدال زر مالگنداری اور حمایت حقوق مزارعین ہے لیکن یہاں کے بندوبست میں ایک خاص امر مایہ الامتیاز ہے تو ڈرمل نے ہندوین اور ملک عنبر نے دکن میں جو بندوبست کیا تھا اس کا ذکر تاریخوں

میں نہایت زور و شور سے کیا جاتا ہے لیکن ناظرین تاریخ حکومت ہائے ہند غالباً اس سے بیخبر نہ ہونگے کہ ان دونوں بند و بستوں میں قریباً نصف پیداوار اراضی حق سرکار رکھا گیا تھا اور ہمارے سرکار عالی نے فراہمین کے ساتھ اس قدر وسیع رعایت فرمائی ہے کہ اس وقت قیمت پیداوار اراضی کا اوسط پندرہواں حصہ یعنی فیصد (۶/۱۶) حراہمین سے وصول ہو رہا ہے۔

مصرعہ - بین تغاوت رہ از کجاست تاج کجاست

اور ہمارے اعلیٰ حضرت ظل اللہ کے عہد بعد امت مسلمہ میں جو بند و بست اراضی مالگذازی ہوا ہے اور جو برکتیں اس بند و بست اراضی مالگذازی کی وجہ سے کاشتکاروں کو نصیب ہوئے ہیں وہ پچھلے زمانہ کی کاشتکاروں کو کبھی حاصل نہ تھیں چنانچہ وہ برکت یعنی کاشتکاران اراضی کو جو حقوق اراضی مالگذازی کی نسبت بند و بست کے وقت عطا کیے گئے ہیں ان کا اجمالا ذکر کرتا ہوں مثلاً تاکہ رقم مالگذازی ادا ہوتی رہے کوئی پٹہ دار (کاشتکار) اپنی اراضی مقبوضہ سے کبھی بے دخل نہیں کیا جاتا۔ ۲۔ پٹہ داروں کو عام طور پر آزادی ہے کہ اپنی اراضی پٹہ کو جس طرح چاہیں دوسرے پر منتقل کر دیں یعنی بیج کریں۔ یا دہن کریں یا ہیرہ کر دیں یا اپنی خوشی سے راضی نامہ دیدین اگر کوئی پٹہ دار اراضی مرجاتا ہے تو اس کی زمین کا پٹہ ورثاً اسی کے وارث راست کو اور اگر وارث راست نہ ہو تو درناہر بعیدہ میں جو مستحق ہو اس کو دیا جاتا ہے اور اگر درناہر قریب و بعیدہ دونوں نہ ہوں تو شکار کو پٹہ دیا جاتا ہے۔ پٹہ دار چاہیں کہ اپنے پٹہ کی زمین میں اپنے ذاتی مصرف سے باولیان

بنائین۔ تالاب و کھنڈ تعمیر کریں اور زمین تری کی کاشت یا درخت نصب کریں اس
 تری و تبدیل حیثیت اراضی کی بابتہ اون سے کوئی زیادہ جمع نہیں لی جاتی۔ درختان
 موقوفہ اراضی پٹہ پر بہ استثناء درختان آبکاری و چوبہہ مخوف پٹہ داروں کو پورا پورا حق
 تصرف عطا کیا گیا ہے۔ اگر کسی پٹہ دار کے مقبوضہ زمین میں درختان ٹمرہ دار واقع ہوں
 اور وہ درخت پٹہ دار کی ملک نہ ہوں یعنی اون درختوں پر با قبل بندوبست پٹہ دار کا بارہ
 سالہ قبضہ ہو یا اس کے نصب کیے ہوئے نہ ہوں تو ٹمرہ درختان سالانہ سرکار سے
 ہراج کر کے زر زمین میں سے نصف قیمت پٹہ دار کو دی جاتی ہے اور نصف بحق سرکار
 جمع ہوتی ہے یا پٹہ دار ایسے درختان ٹمرہ کو خرید کرنا چاہے جو اراضی پٹہ میں واقع ہیں
 اور جن کا ٹمرہ ہراج ہوتا ہے تو وہ درخت وہ گونہ محمل پر خرید کر سکتا ہے۔
 اگر کسی پٹہ دار کی اراضی میں درختان سرکاری موجود ہوں اور سرکار اون درختوں کو
 لٹوا لے اور بقیہ جڑوں سے بہرہ درخت اوگین تو وہ پٹہ دار کی ملک قرار دیدے
 گئے ہیں۔

اس بندوبست کی وجہ سے جسکو محبوب شاہی بندوبست کہنا چاہیے صد ہائے شاہ
 حدود باہمی کاشتکاران کا انسداد ہو گیا کیتوں کے حدود قائم ہو جانے کی وجہ سے
 نزاعات حدود اب بند ہو گئے اب ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار کی زمین اپنی زمین
 میں شامل کر رہی نہیں سکتا۔

زمانہ سابق میں مواعضات کے سرحدی جھگڑے آئے دن پیدا ہوتے تھے

اب ہر موضوع کا نقشہ بن جانے اور رقبہ معین و محدود ہو جانے سے سرحدی جہگڑوں کا سدباب ہو گیا۔

پٹہ داران اراضی (کاشت کاران) کے ساتھ محض زمینیں مراعات پر اکتفا نہیں کیا گیا جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے بلکہ آفات ارضی و سماوی یعنی خشک سالی، مین تالابوں اور نہروں میں پانی نہ آنے یا کم آنے یا تالابوں کی وافر بارش سے ٹوٹ جانے یا تخم کے جل جانے اور سالم فصل کے تلف ہو جانے زمینات کے غرق آب ہو جانے کی وجہ سے نہایت فیاضی سے معافیات دی جاتی ہیں اور رعایا نادار ہو جاتی ہے تو اس کی تقاوی سے امداد کی جاتی ہے اور تقاوی کی رقم نہایت سہولیت کے ساتھ بہت نرم اقساط سے وصول کی جاتی ہے۔ اور پہلی بقایا سے سرکاری بصیغہ ناداری معاف کر دی جاتی ہے۔

ہمارے اعلیٰ حضرت ظل سبحانی کے عہد بہایوں کی برکتیں و احسانات بلا امتیاز مذہب و ملت و رعایا دہرایا جاری ہیں۔ مثلاً توسیع تجارت کے لیے پختہ ٹریڈنگ بنادی گئیں اور تعلیم و تعلم اور علاج و معالجہ کے لیے جا بجا مدارس اور شفا خانہ جات قائم کیے گئے ہیں اور کسی سے اس کا معاوضہ نہیں لیا جاتا ہے۔ انکم ٹیاکس اب تک جاری نہیں کیا گیا۔ محصولات مقامی کا اجرا اب تک نہیں ہوا محض اس وجہ سے کہ رعایا زیر بار نہو جائے۔ میں اس موقع پر اودن برکات خداوندی کا ذکر کیے بغیر چپ نہیں رہ سکتا جو قیام شفا خانہ جات کی وجہ سے عامہ رعایا دہرایا و ملازمین خداوندی کو یکساں

شامل ہیں۔

حضرت غل سجانی کالکھو کمار چھ تھانہ جات و تعلیم و تقرر ڈاکٹر ان و خریدی
ادویہ میں صرف ہوتا ہے اور اس کے عمدہ تبلیغ جو مترتب ہوئے ہیں اون میں سے
ایک واقعہ شکر گزارانہ طور پر بیان کیا جاتا ہے جس کا تعلق میری ذات سے ہے میری
بی بی کے پیٹ میں ایک (رسولی) پیدا ہو گئی تھی جو ۲۴ پونڈ پانی سے بھری ہوئی تھی۔
ڈاکٹر عبدالحامین صاحب ہاؤس سرجن فضل گنج ہاسپٹل نے جو سرکاری مدرسہ طبابت
کے ایک شاگرد ہیں تین ہفتہ ہوئے کہ پیٹ کو چاک کر کے وہ رسولی جڑ پڑے کاٹ کے
نکال دی اور پھر پیٹ کو سی دیا اور ایسی خطرناک آپریشن کو پوری لیاقت اور نہایت خوبی
اور غیر معمولی کامیابی کے ساتھ انجام دیا اور آپریشن سے پیشتر آسٹری سپیکٹس کا ایسا اجسا
انتظام کیا کہ خدا کے فضل و کرم سے اس سیرس (خطرناک) آپریشن کے بعد بھی میری
بی بی کو بخیر امنین آیا اور اون کا منہ پھر نارمل رہا بہر حال پندرہ روز میں میری بی بی جنگلی ہو گئیں
اسی طرح سے صد ہا آدمی خوفناک حالت میں مبتلا ہوتے اور بہان کے منتخب و تعلیم
یا فو ڈاکٹروں کے ہاتھ سے شفا پاتے ہیں ورنہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ بالوگ ایسے بڑے
بڑے آپریشن کرائیں گے بے مریضیوں کو مدراس وغیرہ مقامات پر لیجاتے تھے یا ان میں
سکسک کر جان دیتے تھے یہ ایک ادنیٰ فیضان ہے عہد ہالوں کا اگر میں اپنے
علم تک اون احسانات کا شمار کر اؤں تو وقت کافی نہ ہوگا۔

الحاصل ہمارے غل اللہ کے عہد برکت مہدی خوبی ان اس سے بہت زیادہ

ہیں جن کے بیان کرنے کے لیے بہت وسیع وقت درکار ہے۔

ہمارے اعلیٰ حضرت خداوند نعمت کی انہیں خوبیوں اور احسانات کا یہ اثر ہے کہ رعایا دیرایا کے دلوں میں اعلیٰ حضرت کی ذات ستودہ صفات سے ایک سچی اور خالص محبت و عقیدت پیدا ہو گئی ہے اور یہ نظری بات ہے کہ سچی محبت اور شخص سے پیدا ہوتی ہے جو احسان کرتا ہے اور اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ جب ہمارے اعلیٰ حضرت خداوند نعمت دار السلطنت سے کمین باہر رونق افروز ہوتے ہیں تو سلطنت کا ہر فرد و بشر اعلیٰ حضرت کی خیر و خوبی کے ساتھ معاودت کا بغیر اسی کے ساتھ منتظر رہتا ہے اور اسی طرح جب کوئی مبارک اور خوشی کا موقع آتا ہے تو اظہار مسرت میں جن منانا ہر چنانچہ رعایا آج سالگرہ مبارک کی تقریب میں ہر جگہ اپنے مسکالوں اور اپنے جموں پر یوں ایک میں خوشی منا رہی ہے۔

حضرات اب میں اس دعا پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ آپ سب صاحب اس دلی دعا میں میرے ساتھ شریک ہوں گے۔

اے اللہ تو ہمارے ہر وطن پر بادشاہ اور خداوند نعمت اعلیٰ حضرت کی عمر میں برکت دے اور حضرت کے دلی مقاصد کو پورا فرما اور ہمارے مالک کی سلطنت کو ہمیشہ محفوظ اور تمام رعایا و برایا کے سرور پر اوں کا سایہ عاطفت قائم و دائم رکھ اور صحت و تندرستی کے ساتھ اوں کو سلامت باکرامت برکھ۔

اس دعا کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ آپ حضرات میرے ساتھ ہر روز جب التعلیم

ولی نعمت رعایا پروردگار گسترل البد کے جام سلامتی کے نوش کرنے میں ولی
جوش و محبت و عقیدت کے ساتھ شریک ہونگے۔

نمبہ

اسپیچ مولوی محمد عبدالقادر صاحب دہ اردو بیگلہ

بقریب جشن سالگرہ مبارک

بابہ ۱۳۱۲ھ

حضرات - آج کیسی خوشی کا دن ہے کہ ہم ایسی عظیم الشان پریمیت قریب
میں نہایت حسن عقیدت کے ساتھ خوشی منانے کے لیے جمع ہوئے ہیں اور کوہ
ہم بقدر فخر و مباہات کریں کم ہے۔

آج ہمارے آقاے ولی نعمت ہر دل عزیز و مازوے مکن اعلیٰ حضرت کی
چالیسویں مبارک سالگرہ ہے جسکی بے انتہا مسرت نہ صرف ہم نمک خواروں کی
صورت حال سے نمایاں ہے بلکہ ہمارے ہر گروہ میں جوش زن ہے میں
اپنی خوش قسمتی پر بے حد نازان ہوں کہ اپنے آقاے ولی نعمت ہر دل عزیز و مازوے کے
جام صحت کے نوش کرنے کے لیے آپ حضرات کے سامنے اخلاص دلی کے
ساتھ جوش و خروش شریک کرنے کے لیے کھڑا ہوں۔

ہمارے آقاے ولی نعمت کے بے انتہا احسانات جو کافر عایا و برایاے

ممالک محروسہ سرکار عالی کو بلا تفریق مذہب و ملت یکساں شامل ہیں اور جو محکم خلوص اور سچی محبت ہکوا اپنے آقا سے ولی نعمت ہر دل عزیز فرما کر اس کے ساتھ ہیں اوس کے لحاظ سے ہم پر واجب ہے کہ ہم اس قریب مسعود و مومنیت امور پر نہایت ادب کے ساتھ بارگاہ خسروی میں مبارک باد عرض کرنے کا فخر حاصل کریں اور خلوص دلی کے ساتھ اس دعا سے تر زبان ہوں کہ خداوند کریم ہمارے ہر دل عزیز فرما کر اس کی عمر میں ترقی دے اور روز افزون جاہ و جلال و دولت اقبال کے ساتھ ہمیشہ خرم و شاد و باہر اور رکے۔

خداوند کریم نے ہمارے اعلیٰ حضرت ظل اللہ کی ذات بابرکات میں رحمدلی فیاضی بردباری و دراندیشی معدلت بشر وہی اور دوسرے اخلاق عظیمہ و صفات کریمہ جو و ولایت رکے ہیں وہ اپنے آپ نظیر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہماری قدسی طبیعت خرمہ خضعت فرما کر اس کی سچی محبت جو نہایت محکم و ناقابل الزوال ہے از ادنیٰ تا اعلیٰ تمام علیا کے دلوں میں جا گرین ہے۔

ہمارے ظل اللہ کو اپنی رعایا کے ساتھ ویسی ہی شفقت اور اوکلی فلاح و بہبود کی ویسی ہی فکر ہے جیسی شفیق باپ کو اپنی اولاد کی نسبت شفقت اور فکر فلاح و بہبود ہوتی ہے۔

ہمارے اعلیٰ حضرت ظل اللہ کا طرز فرما کر اس کی جس عمدہ اصول جہان داری پر قیام ہے وہ ایک نعمت عظمیٰ ہے جس سے کافہ رعایا خاطر خواہ تمتع ہو کر نہایت اطمینان

دراز حالی کے ساتھ بسر کر رہی ہے اور ملک کی سرسبزی و شادابی یوں مایوسہ مارتی کر رہی جاتی ہے۔

ہمارے ہر دل عزیز فرمانروا کے عہد ہمایوں کی بے شمار برکتیں جو رعایا کے ہر طبقہ اور نظم مملکت کے ہر شعبہ کو شامل ہیں اون کا تفصیل وار بیان تو حد امکان سے خارج ہے نہ وقت میں گنجائش نہ زبان میں یارائی مگر میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس مقام پر برگے از چین و دانہ از خرمن - کچھ ذکر کروں۔

ملک کی آسودگی کے لیے عمدہ ترین دلائل ہیں اوّل درجہ میں زراعت دوم درجہ میں تجارت پھر ترقی تجارت کے لیے تین وسائل ہیں۔ اول پیداوار اعام اس سے کہ پیداوار نباتی ہو یا حیوانی ہو یا معدنی ہو دوم مصنوعات سوم راستوں کی سہولتیں۔ ہمارے آقائے ولی نعمت کے عہد میں ان تینوں وسائل نے ایک مناسب حد تک ترقی کی جس کے باعث اوس کی مناسبت سے تجارت کو بھی فروغ ہوا۔ یہ امر کہ تجارت نے کس حد تک ترقی کی اس کی اجمالی اطلاع کے لیے آمدنی محصول کر ڈیگری پر نظر ڈالنے سے مفید نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے اگر میری یاد غلطی پر نہ ہو تو چالیس برس کے قبل اور اوس کے بعد کچھ زمانہ تک محصول کر ڈیگری کا انتظام گتہ کے ذریعہ سے ہوا کرتا اور گتہ کے زمانہ میں تقریباً تیس لاکھ سے زیادہ کی آمدنی نہ تھی من بعد امانی انتظام ہوا اور ۱۸۵۸ء میں سیستیس لاکھ آمدنی ہوئی اور اوس کے بعد باستثناء چند سالوں کے جس میں قحط سالی یا دوسرے خاص وجوہ سے آمدنی میں کچھ کمی

نقصان ہوتا رہا باقی سالوں میں بتدریج اضافہ ہوتا گیا تا آنکہ سال ماقبل یعنی ۱۳۱۲ء میں محصول کروڑ لکیری کی آمدنی کچھ کم سرسٹھ لاکھ ہوئی اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے آفات و نعمت کے متبرک عہد میں تجارت نے قریب قریب دو چاند کے ترقی کی ہے۔

اب میں وسائل تجارت کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو ہمارے آفات و نعمت کے عہد ہالیوں میں ترقی پذیر ہوئی ہیں۔

پیداوار

زراعت کے متعلق میں اپنے سال گذشتہ کی پیچ میں کچھ ذکر کر چکا ہوں اب اس کا اعادہ تحصیل حاصل ہے لیکن اس قدر بیان کرو بیاضدوری ہے کہ اس عہد ہالیوں میں بندوبست ہو جانے کی وجہ سے زراعت میں معتد بہ ترقی ہوئی ہے جس کا ثبوت بہت سی زمینات افتادہ وغیرہ مقدمہ کی زراعت پر اوٹھ جانے اور کثرت برآمد غلہ سے بھی ملتا ہے الغرض زراعت میں بہت کچھ ترقی ہو گئی ہے۔

اسی عہد ہالیوں میں نسل جو پایہ کی افزائش کے لیے توجہ ہوئی۔ اور اضلاع میں انتظام کیا گیا جسکی وجہ سے ہر سال مناسب تعداد میں بچے نکلتے اور خدمت ہوتے ہیں۔ اسی عہد ہالیوں میں تقریباً بائیس برس ہوئے کہ ایک کمپنی کو معدنیات کا گتہ دیا گیا۔ اس سے پہلے معدنیات کے نکالنے کا کوئی انتظام تھا

نہ اوس سے سرکار عالی کو کوئی فائدہ ہوتا تھا جن معدنیات کا گتہ دیا گیا ہے اوس میں
مہتمم بالشان کو کئے اور سونے کی معادن ہیں بالخصوص کوئلہ کے معدن کا کام بہت
نور و شور سے چل رہا ہے جس سے سرکار عالی کو بھی زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

مصنوعات

مصنوعات تین پنج پتیا ہوتی ہیں۔ دستی اور محائبس کے کارخانوں اور شین
کے ذریعے۔

ہمارے آقائے ولی نعمت کے عہد ہمایون میں دستی مصنوعات کو بہت
کچھ ترقی ہوئی ہے اور نگ آباد میں گنگا جمنی سامان اور مختلف الاقسام قیمتی کپڑے
اور درنگل و میدک میں ریشمی اور ناڈیز میں سوئی نفس کپڑے اور درنگل میں عمدہ
سوئی ادنی اور ریشمی قالین کثرت سے طیار ہونے لگے ہیں جن کے لیے متعدد کارخانے
بھی قائم ہو گئے ہیں اور یہ اشیاء حیدر آباد ہی میں نہیں بلکہ دور دراز ملکوں میں بھی
جا کر فروخت ہوتی ہیں اور درنگل کے قالین تو یورپ میں بھی کثرت سے جاتے
اور فروخت ہوتے ہیں۔ اسی عہد ہمایون میں قابل اطمینان انتظام کے بعد محائبس
حیدر آباد اور نگ آباد گلبرگہ اور درنگل میں مختلف الاقسام عمدہ چیزیں تیار کرائی
جائے لگی ہیں جس سے علاوہ اور فوائد کے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اکثر قیدی
جب رہا ہوتے ہیں تو جن مصنوعات کو ادھون نے سیکھا ہے ان کو بطور خود کرنے
لگتے ہیں اس طرح سے صنعت کے رواج میں ترقی ہوتی جاتی ہے اور صنعت آہستہ

قیدی جو اس صنعت کے ذریعہ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اون کا رجحان ارتکاب جرائم کی طرف نہیں ہونے پاتا۔

اسی عہد ہالون مین تین ملین حیدر آباد گلبرگہ اور رنگ آباد مین قائم ہو چکی ہیں جن کا روزانہ کام اطمینان کے ساتھ چل رہا ہے اس کے علاوہ مالک محروسہ مین قریباً (۸۰) جنگ فیکٹری اور پریس قائم ہو چکے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں برف سوڈا اور تیل نکالنے اور ٹما پیسنے اور دھان صاف کرنے کی مشین بھی قائم ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر لوگ مشین کے فوائد کو محسوس کرتے جاتے ہیں۔

راستہ کی سہولتیں

تجارت کے لیے سڑکوں کا ہونا اور اون کا ہمیشہ درست حالت میں رہنا نہایت ضرور ہے ممالک محروسہ سرکار عالی مین اگرچہ سابق سے کچھ سڑکیں موجود تھیں مگر ہمارے آقائے ولی نعمت کے عہد ہالون مین بہت کچھ توسیع ہوئی ہے اسوقت ممالک محروسہ مین جتنی سڑکیں ہیں خواہ وہ تحت علاقہ تعمیرات ہوں یا تحت علاقہ صفائی یا لوکل فنڈ اون کی مسافت قریباً (۴۰۰۰) میل ہے۔

ہمارے آقائے ولی نعمت کے عہد ہالون مین ریلوی لین جو ملکی مصالح ترقی تجارت اور مسافریں کے لیے نہایت ہی مفید اور ضروری چیز ہے ممالک محروسہ سرکار عالی مین جاری ہوئی اور من بعد وقتاً فوقتاً اس میں توسیع ہوتی رہی اسوقت سرکار عالی کے

کل ریلوے لین کی مسافت تقریباً آٹھ سو میل ہے اور ۵۰ ایل کی غیر ملکی لائینیں ممالک
محروسہ سرکار عالی سے گزری ہیں اور اب اوس کے علاوہ چند جدید شاخیں زیر تجویز ہیں۔
الغرض ہمارے آقائے ولی نعمت کے عہد ہالون میں جس طرح مملکت کے
دوسرے شعبوں میں حیرت انگیز ترقیاں ہوئی ہیں اسی طرح تجارت اور وسائل تجارت
میں بھی نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

الحاصل ہمارے خلل الہ کے عہد مبارک میں بہت کچھ ترقی ہوئی ہے جہاں
جنگل صاف کیے گئے ہیں لاکھوں ایکڑ اراضی بنجر افتادہ شروع ہوئی اور ہر ہی
جسکی وجہ سے ہمارا ملک سرکار عالی رہنایت آباد ہو گیا ہے۔ بہت سی سرطین اور
راستے تیار کیے گئے ہیں اور ریلوے لین بنائی گئی ہیں اور صد ہا شمعین تعلیم کی
روشن ہوئی ہیں جنگی شعاعیں چوٹے چوٹے دیہات تک بھی پہنچی ہیں قحط کے زمانہ
میں غریب و محتاج رعایا کی پوری ہمدردی کی گئی اور لاکھوں روپیہ خزانہ عامہ سرکار عالی
سے قحط زدوں کی پرورش و نگہداشت میں صرف ہوئے ہیں پاسپری ہمارے خداوند
نعمت کی کمال تمنا یہی ہے کہ ہر سرشت کے انتظام میں روز افزون ترقی ہو اور ذرائع
آبپاشی کی تعمیر و ترمیم سے رہی زمینیاں افتادہ زراعت پر اطمینان حاصل کیے
میدانوں میں آبادیاں قائم ہوں قصبات و اضلاع میں جدید ذرائع صنعت و حرفت
پیدا ہوں حفظان صحت کے انتظام میں ترقی ہو اور تعلیم عام ہو جائے۔
اب میں اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم اندہ تحریک کرتا ہوں کہ آپ لوگ بھی میرے

ساتھ اس دعا میں شریک ہوں۔

اے خالق کون و مکان تو ہمارے ہر دل عزیز بادشاہ خداوند نعمت اعلیٰ حضرت کی عمر میں برکت دے اور اعلیٰ حضرت کی مرادوں کو بر لا اور ہمارے مالک کی سلطنت کو ہمیشہ آفات سے محفوظ اور ہمارے آقا کا سایہ عطف و منت تمام رعایا و برپا کے سر وں پر قائم و دائم اور ہمارے غل الصد کو صحت اور تندرستی کے ساتھ سلامت باکریست رکھے۔

اس دعا کے بعد میں اُسید کرنا ہوں کہ آپ حضرات میرے ساتھ ہمارے واجب التعظیم ولی نعمت رعایا پروردگار گنہگار بادشاہ کے حجام مسلمانوں کے کرنے میں جن عقیدت اور دل جو ش محبت کے ساتھ شریک ہوں گے۔

اسپیج نمبر ۲ و ۳ و ۴ کے متعلق بذریعہ پریٹ سکرٹری صاحب حضرت اقدس و
اعلیٰ خلد اللہ ملکہ کی خوشنودی مبارک کی اطلاع وقتاً فوقتاً ہمارے مدد ورج کو ملی اور ان
مراسلاتات انطاخو شنودی کے نقول درج ذیل کیجے جاتے ہیں۔

نقل مراسلہ دفتر پریٹ سکریٹری عالیجناب مدارالامام سرکار عالی - ۲ جولائی ۱۹۰۳ء
نمبر ۳۶۷۷ بجہ ۱۲ صلی -

منہجانب فریدون جی جمشید جی ریوٹ سکریٹری۔

خدمت مولوی محمد عبدالقادر صاحب صوبہ دار گلبرگ۔

بجواب مراسلہ نشان ۹۱۴۲ عدد ۱۲۱۳۱۲۱۲ جس کے ساتھ آپ کے اصل سپیج کی

کاپی منسلک ہے جو آپ نے بروز جلسہ سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت دی تھی نگارش ہے
 کہ آپ کی وہ اسپیش اعلیٰ حضرت کے ملاحظہ قدسی میں گذرانی گئی اور اسپیش کے ملاحظہ کے
 بعد اعلیٰ حضرت نے یہ فرمان واجب الاذعان صادر فرمایا ہے کہ ہماری خوشنودی
 آپ پر اور نیز اذن اصحاب پر جو جلسہ سالگرہ مبارک میں شریک تھے ظاہر کر دیجئے
 نقل مراسلہ پریوٹ سکریٹری عالیجناب مدارالمہام سرکار عالی - ۹ جولائی ۱۹۰۷ء
 بابت ۳۱۳۱ نمبر ۳۶۵۵ بابت ۳۱۳۱ ایف۔

خدمت صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ۔
 جناب۔ آپ نے بہ تقریب جلسہ سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت بمقام گلبرگہ اسپیش
 دی تھی اور سکی کاپی میں نے جناب مدارالمہام بہادر کے ملاحظہ میں پیش کر دی تھی۔
 مجھے حکم ہوا ہے کہ آپ کو اس سے مطلع کروں کہ اعلیٰ حضرت آپ کے اس اظہار وفاداری
 کی نسبت اپنی خوشنودی ظاہر فرماتے ہیں۔

آپ کا فرمانبردار

فریدون جی جمشید جی

نقل مراسلہ دفتر پریوٹ سکریٹری عالیجناب مدارالمہام سرکار عالی - واقع ۲۵ جون ۱۹۰۵ء
 ۲۹۹۵ء
 نشان بابت ۳۱۴۱ ایف۔

خدمت صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ۔
 جناب۔ آپ نے بہ تقریب جلسہ سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت بمقام گلبرگہ اسپیش دی تھی

اوسکی کاپی میں نے جناب مدارالمہام ہمارے کے ملاحظہ میں پیش کر دی تھی۔ مجھے حکم ہوا
ہے کہ آپ کو اس سے مطلع کروں کہ اعلیٰ حضرت آپ کے اس اہلما و فاداری کی نسبت
اپنی خوشنودی ظاہر فرماتے ہیں فقط۔

آپ کا فرمانبردار

فریدون جی جمشید جی

مقتد خانگی مدارالمہام سرکار عالی۔



باب سوم



خیر خواہی سرکار و ہمدردی رعایا

مستندہ بادلیون اور اراضی بنجر کے متعلق ہمارے ممدوح نے قواعد مرتب کیے بحکم سرکار وہ ڈویژن ناراین پٹنہ میں جاری کیے گئے جن سے رعایا کی مرفا لحالی اور ملک کی سرسبزی اور مالگداری میں معتد بہ ترقی ہوئی اوس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار اور رعایا کو یکساں نفع پہونچا اور ۳۱۹۹ فصلی کے سخت قحط کا اثر اس حصہ ملک میں محسوس نہیں ہوا یہ تمام تر ہمارے ممدوح کی کوشش کی برکت ہے جو ہنوز جاری ہے۔

۱۲۹۹ فصلی میں جب آپ منصری اول تعلقہ ارضیہ لنگسکور پر رونق افروز ہوئے

تو آبکاری کے معاملہ پر آپ نے سجد توجہ کی اور اپنی بیدار مغزی اور دیانت داری سے بمقابلہ سال ہائے ماسبق سال مذکور کے ہراج میں مبلغ نو ہزار روپیہ کا اضافہ فرمایا۔ مولوی محمد عبدالباقی صاحب صوبہ ارضیہ گلبرگ نے آپ کی اس حسن کارگذاری کا اعتراف نہایت قیمتی الفاظ میں فرمایا ہے جسکی نقل درج ذیل ہے۔

نقل رو بہ کار و فخر صوبہ داری صوبہ گلبرگ مودود آیہ کوشش مولوی محمد عبدالقادر صاحب اول معتد صاحب مالگداری بنجر ۸ (۱۵) امان ۱۲۹۹

تعلقہ ارضیہ لنگسکور کی ہے جس سے قریباً

نود ہزار روپیہ سالانہ فائدہ سرکار ہوا ہے اور اسید رہے کہ اگر ایسا ہی انتظام ضلع قائم رہے تو آئندہ سالوں میں بھی یہی فائدہ باقی رہے بلکہ اس پر اضافہ ہوا کرے۔ نہایت قابل تحسین ہے لایق عہدہ داروں کے تقرر سے ایسے ہی فوائد ہوتے ہیں اور جبکہ تھوڑی سی ایام مسمری میں یہ فائدہ ہوا ہے تو ضرور میراجی چاہتا ہے کہ میں مولوی عبدالقادر صاحب کو جلد کین مستقل اول تعلقدار دیکھوں کہ اس سے زیادہ منافع سرکاری اور حسن انتظام ضلع کی اسید رہے اور جب تک ایسا کوئی موقع ہاتھ آوے خاص رعایت اضافہ ماہوار وغیرہ سے اس کام کے صلہ میں سرکار سے ان کے ساتھ ہونی چاہیئے جس سے دوسرے عہدہ داروں کی بھی اسیدیں بڑھیں اور وہ سرکاری منافع کی افزائش میں کوشش کریں۔

اسی سال میں آپ نے انعام داروں کے متعلق ایک بسیط رپورٹ لکھی اور ان صورتوں کو بیان فرمایا جس میں انعام داروں کی رعایت ہونی چاہیئے سرکار سے گشتی نمبر ۳۷ رعایت انعام داران کے متعلق جو جاری ہوئی ہے اسکی بنیاد یہی رپورٹ ہے۔

۳۰ فصلی میں حین اول تعلقداری ایکنڈل آپ نے معاملہ ہراج آبکاری پر غور فرمایا اور ان اسباب کو جانچنا شروع کیا جسکی وجہ سے معتد بہ رقم کی کمی اس معاملہ میں جلی آرہی تھی اخیر کوئی مبصر طبیعت نے اسکو پالیانیت بہ یہ ہوا کہ مبلغ ستاون ہزار کی رقم اکثر سرکاری فائدہ ہوا اور آئندہ سال میں بھی اضافہ قائم رہا۔

اس خیر خواہی سرکار کے بابت نواب مدارالامام سرکار عالی نے مراسلہ نشان ^{۱۲۱۲}سلطنت واقع ۱۲۱۲ آؤر تسلطہ فعلی میں اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی۔

ضلع ایگنڈل کی اول تعلقداری کے زمانہ میں آپ نے رعایا کے اُن حالات کا بخوبی اندازہ فرمایا جو قابلِ توجہ و لحاظ تھے۔ آپ نے روزانہ کام کے علاوہ اس کام کو بھی ضروری خیال فرمایا کہ رعایا کی تفصیلی ضرورتوں پر نظر ڈالی جائے اس کام میں آپ نے بڑی کامیابی حاصل کی اور اس کے ساتھ ہی اصول اور سرکاری منافع کا پورا الحیظ رکھا۔

رعایا سے ضلع ایگنڈل جن جن امور سے مستفید نہ تھے آپ نے ان کو۔
فائدہ پہونچانے کی کوشش فرمائی اور اس نفع بخش کوشش کا اکثر حصہ سرکار سے منظور ہوا اسکو ہم ایک نقشہ کی شکل میں لکھتے ہیں۔

نشان	عمل موجودہ ضلع ایگنڈل	مروج کی رائے کہ آئندہ کیلئے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
۱	دوختان منتر مرقوعہ اراضی مقبوضہ رعایا کا اگر مزارع دوختان منتر کو خرید کرنا چاہے تو خرمہ منہا نب سرکار ہراج ہوا کرتا تھا جس ازمین کے ہاتھ اوس قیمت پر فروخت رعایا کی حق تلفی ہوتی تھی۔ اگر ناچا بیجہ وہ سالہ حاصل خرمہ سے کم نہو۔	
۲	دوختان منتر محفوظہ سرکار کا خرمہ ہراج کیا جاتا اگر ایسے دوختون کا باوجود کہ نہ دار کو	

ترتیب شمار	عمل موجود منہل ایک گندل	مروج کی راہ کو آئندہ کیلئے کیا ہونا چاہیئے
۱	۲	۳
	<p>مگر اوسکی حفاظت کا معاوضہ قابض اراضی کو کچھ نہیں ملتا ہے۔</p>	<p>حق مقابضت حاصل نہیں ہے سرکار سے ہراج کیا جائے تو نصف حاصل ہراج قابض کو ملنا چاہیئے۔</p>
۳	<p>ایک فیصلہ زمین میں جبکہ آبی یا تابی کے فصل درود ہو نیکی بعد فصل خشکی کی کاشت کرے تو اس کے لیے کوئی زاید دہارہ نہ لینا چاہیئے۔</p>	<p>آبی یا تابی کے بعد اگر کوئی خشکی کی کاشت کرے تو اس کے لیے کوئی زاید دہارہ نہ لینا چاہیئے۔</p>
۴	<p>موقوف شدہ پٹل دپواری کے درخت کے نام پٹہ کر کے اونکی طرف سے گشتہ کیا جاتا ہے۔</p>	<p>اس عمل درآمد سے سزا موقوفی کا ثبوت شدہ پربانی زمین رہتا ہے لہذا موقوف شدہ پٹل دپواری کے خاندان سے جو شتر کہ ہو کسی کو بطور گشتہ مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔</p>
۵	<p>فصل ربیع و خریف کا علیحدہ علیحدہ دہارہ وصول کیا جاتا ہے۔</p>	<p>دو وزن فصل خشکی پر علیحدہ علیحدہ دہارہ کا وصول کرنا خلاف اصول ہے جس سے</p>

تفصیل	عمل موجودہ فصل ایک سال	مہر کی رائی کا اندہ کیلئے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
		رعایا پر ناوا جی سختی ہے لہذا ایک ہی دوبارہ وصول کیا جانا چاہیے۔
۶	اراضیات زیر تالاب کی کاشت پر جبکہ تالاب خشک ہو جائے یا بادیوں کے پانی سے تری کی جاسن کے تحت میں کوئی خاص زمین نہ تو وہ دوبارہ مقررہ میں کوئی رعایت نہیں ہوتی ہے۔	یہ عمل درآمد اصول کے خلاف ہے لہذا نصف دوبارہ معاف کرنا چاہیے۔
۷	آسمانی جالہ کے کاشت پر چپہ روپیہ دوبارہ لیا جاتا ہے۔	یہ عمل درآمد نامناسب ہے آسمانی جالہ پر خشکی کا دوبارہ لیا جائے۔
۸	بلا اجازت کاشت کے متعلق رعایا سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جاتا ہے۔	یہ عمل درآمد درست نہیں ہے اگر اراضی بلا اجازت کاشت شدہ خشکی ہے تو بیج گونہ اور بصورت تری دو گونہ محال بطور تادان وصول کرنا چاہیے۔
۹	اراضیات زیر بادی میں دو فصل یعنی	ماس عمل درآمد سے رعایا پر ظلم ہوتا ہے

نشان شمار	عمل موجود ضلع الیگندہ	موضع کی راکر آئینہ و کیلے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
	شالی زرا یا نیشکر باپن ملہ یا موز کاشت کرے تو دہارہ میں بیشی کیجاتی ہے۔	اور رعایا کو قرتی زراعت میں حیرت نہیں ہوتی لہذا تانبہ دست پختہ اراضیاں زیر باولی پر ایک معینہ دہارہ وصول کرنا چاہیے۔
۱۰	اراضی شکم تالاب جب تالاب کے خشک ہونیکل وجہ سے برآمد ہو تو موضع کا دیسکہ دسیا لڈیہ اوپر قابض ہو جاتا ہے	یہ عمل درآمد ٹیک نہیں ہے بلکہ اس اراضی پر کل رعایا موضع کا حق مساوی ہے اس لیے ہر ایک سالہ سیلاب ہونا چاہیے۔
۱۱	غمرہ شریفہ کو سیٹ کا ہراج ہوتا ہے۔	غمرہ شریفہ کو سیٹ بلیمہ رقاہ عام قابل معافی ہے۔
۱۲	ہر سال خلاف مرضی مستاجر جبراً مستاجر کو معاملہ تفویض کیا جاتا ہے۔	یہ عمل درآمد بالکل بدنام اور خلاف عدالت ہے مستاجر کے خوشی کی بات ہے کہ وہ چاہے معاملہ لے یا نہ لے خواہ مخواہ او کو معاملہ اپنے پر مجبور کرنا چاہیے۔

نشان شمار	عمل موجودہ مسلح ایگنڈا	ممدوح کی رائے کہ آئینہ کیلئے کیا ہونا چاہیئے
۱	۲	۳
۱۳	اگر کوئی شخص موجودہ ہادوں کی حیثیت کو ترقی دیکر اس سے زائد اراضی سیراب کرے تو اس کے متعلق کوئی رعایت نہیں کی جاتی ہے۔	زائد کاشت شدہ قطعہ کا نصف دہا رہ لیا جائے۔
۱۴	رسوم داروں کی درخواست عطاء رسوم مسمور پر لی جاتی ہے۔	یہ درست نہیں ہے سادہ کاغذ پر لینی چاہیئے۔
۱۵	گشتیات جو صدر سے اُردو میں وصول ہوتے ہیں بحیثیت ٹیل وٹواری کے پاس سبجہ جاتے ہیں بوجہ عدم واقفیت اُردو اسکی تعمیل نہیں ہوتی۔	اُردو گشتیات کا ترجمہ زبان ملکی میں ہو کر دیہات میں تقسیم ہوا کرے۔
۱۶	رعایا چوہینہ غیری بغیر آلات زراعت قطع کرنا چاہا ہے تو تحصیلہ ٹیل وٹواری کی اجازت لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔	اس طرح اجازت کے قید لگانے میں رعایا کو بہت تکلیف ہوتی ہے رعایا کو بلا حصول اجازت تحریری چوہینہ کاٹ لانے کی اجازت دی جائے۔

نشان شمار	عمل موجودہ ضلع ایگنڈل	مصدق کی رائے کے آئندہ کیلئے کیا ہونا چاہیے
۱	۲	۳
۱۷	مستوفی کاشت کار کا نام سال ہا سال تک کا غذات سرکاری میں لکھا جاتا ہے نام تبدیل نہیں کیا جاتا ہے۔	یہ بد نما اور نادراست امر ہے کہ مردہ کا نام کا غذات میں قائم رہے۔ فوراً مستوفی کا نام خارج اور ورثا کا نام شریک کیا جانا چاہیے۔
۱۸	جب کوئی مفصل بوجہ بدہنگامی تلف ہو جاتی ہے تو اس کی رعایات بلحاظ حیثیت رعایا کی جاتی ہے۔	انصاف و عدل کو کبھی رعایا کی حیثیت پر مبنی نہ ہونا چاہیے۔ بحالت تلف کاشت بلا لحاظ حیثیت رعایا رعایت ہونی چاہیے۔
۱۹	دہوی لوگ تالاب کے کٹر گھڑی کو دکر چولہا لگاتے ہیں جس سے کٹھ کو صدر پر پونچھنے کا اندیشہ ہے۔	آئندہ سے دہویوں کو ممانعت کی جائے کہ وہ کٹر ہے کو دکر کٹھ کو خراب نہ کریں۔
۲۰	رعایا کو پٹرنگی زمین معاف نہیں ہے۔	رعایا کو زمین پر پٹرنگی معافی دیجائے
بزمانہ اول تعلقہ داری ضلع ونگل آپ نے اپنی وسیع معلومات اور تجربہ کی بنا پر معاملہ آبکاری کو جانچا اور اس اہم معاملہ میں آپ کی دیانت داری اور اعلیٰ کوششوں کی		

بدولت مبلغ $\text{₹} ۱۰۰۰$ کا اضافہ ہراج آبکاری میں ہوا اور آئندہ سالوں میں معتدہ
 اضافہ کی بنیاد قائم ہوئی۔ محکمہ سرکار علاقہ مالگڈاری سے ذریعہ مراسلہ نشان $\text{₹} ۱۲$ اس حسن
 کارگزاری و دیانت داری کی تعریف عمدہ الفاظ میں کی گئی۔

ماہ اردی بہشت ۱۳۱۲ لے بعد صوبہ داری صوبہ درنگل بے تمیل حکم خاص رپورٹ
 تخفیف مصارف و توسیع ذرائع آمدنی صوبہ درنگل آپ نے مرتب فرمائی یہ رپورٹ
 ۶۶ صفحہ کی ہے اس میں ہر ہر سرشتہ کی موجودہ حالت اور اصلاح طلب طریقہ کو
 تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔

ہم قرین مصالحت نہیں سمجھتے ہیں کہ اس تفصیل کو بیان درج کریں لیکن استقدر
 ضرور لکھتے ہیں کہ آپ نے مبلغ بیس لاکھ آٹھ ہزار ایک سو اکاسی روپیہ سالانہ
 بچت بتائی ہے۔

اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ تخفیف مصارف میں آپ نے صوبہ داری
 کی تنخواہ میں بھی تخفیف کی رائے دی اور یہ بھی بتایا ہے کہ لوازمہ صوبہ داری کا صرفہ
 بھی غیر ضروری ہے اسکی بھی تخفیف ہونی چاہیے۔

صرف ان دو مدارات کی تخفیف میں چاروں صوبہ داروں کے لحاظ سے
 ماحصلہ بیکل بچت ہوتی ہے۔

لے بعد صوبہ داری درنگل آپ نے اپنے دورہ کے زمانہ میں بکثرت ایسی باتیں
 جاری فرمائیں جو بحق رعایا و سرکار سید فائدہ رسان ہیں بحیال طوالت ہم انکی تفصیل کے

اندراج سے مستغذ رہیں۔

جب سے آپ صوبہ داری صوبہ گلبرگہ پر رونق افروز ہوئے ہیں مدورہ میں ہر ہر
 صیغہ دہر ہر سرشتہ کی تفصیلی تنقیح بذات خود فرماتے ہیں اور روزانہ انسپکشن نوٹس
 کو طبع کرا کے جملہ دفاتر اصلاح تحت صوبہ و حاکمان متعلقہ و تخصیلات پر اہتمام کے
 ساتھ ارسال فرمانے ہیں اور محکمہ سرکار کو بھی اوس سے اطلاع دی جاتی ہے اس سے
 یہ بڑا فائدہ پہونچتا ہے کہ ہر ماتحت کو اصلاح کا موقع مل جاتا ہے اور سرکار عالی کا یہ
 مقصد کہ ایک ہی نہج پر ہر جگہ باقاعدہ کام چلے۔ حاصل ہوتا ہے اگر ہم ان تمام
 ہدایتوں کے صرف عنوان کو لکھیں تو کئی جزد کا ایک مستقل رسالہ مرتب ہو جائے گا
 اس لیے صرف نمونہ کے طور پر ہم ایک نقشہ میں چند صورتیں جمع کیے دیتے ہیں۔
 تا اندازہ ہو جائے۔

۱	۲	۳	۴	خلاصہ ہدایت	۵
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۲	۳	۴	۵	۶

۱۔ آج پلیگ کیا مپ گلبرگہ کا معائنہ کیا گیا۔ حسب ذیل
 ہدایت دی جاتی ہے۔

(۱) جہوڑ پوین کا فرش بالکل خراب ہے۔ موزم بچھا دی جائے

سلسلہ	نمبر تاریخ نگین	خلاصہ ہدایت	۴
۱	۲	<p>(۲) صفائی درست نہیں ہے صفائی اچھی طرح کی جائے۔</p> <p>(۳) باولی مین پانی بالکل زہین ہے لہذا گل برائی کر دی جائے۔</p> <p>(۴) دوا خانہ کیا سپ مین کافی دوائیں موجود نہیں ہیں مگلوئی جائیں۔</p> <p>(۵) بیماروں کی آسائش کا انتظام درست نہیں ہے اون کے لیے چار پائی وکمل دھار دینی چاہیے</p>	۳
۲	نمبر ۶۸ تا ۷۳	<p>آج سنٹرل جیل کا معائنہ کیا گیا جیل کے سلپک وارڈ (سوٹے کے کمرے) دیکھے گئے اصول حفظ صحت کے لحاظ سے جتنے قیدی اس میں سوتے ہیں اون کو کافی مقدار میں ہوا نہیں ملتی ہے ہمنے پیمائش کر کے دیکھا تو فی قیدی ۴ مکعب فیٹ اور کمین (۱۰۰) کمین (۱۵۵) مکعب فیٹ ملتی ہے اور اصول حفظ صحت کے</p>	

نمبر	نمبر	خلاصہ ہدایت
۱	۲	۳
		۴
نمبر ۱۳۱	۳	آج فرحت آباد کی تنقیح کی گئی کان سنگ سیلو کا جو آج تک ہزار ہ نہیں کیا جاتا ہے اب کیا جائے تانفع ہوگا
نمبر ۱۶۶	۴	خزانہ تحصیل تعلقہ مدگل کی تنقیح کی گئی دوم سوم تعلقہ داروں کو کوئی ضرورت نہیں ہے لگام شدہ پٹل و پٹواری منتخب کر دہ تحصیل دار کو باثابہ طلب کریں صرف تحصیلدار کے اعتماد پر منظور کرنا چاہیئے۔
نمبر ۱۹۳	۵	دفتر تحصیل تعلقہ سندھوڑ کی تنقیح کی گئی جو رعایا اپنے ذاتی سرمایہ سے خشک نالینرین چشمے تیار کر کے اراضی خشکی میں باغات کی کاشت کرے تو باغات کا نصف دہاڑہ لینا اصول قواعد بند و بست مرٹوٹواری کے خلاف ہے

نمبر	نمبر ۱۰۰	خلاصہ ہدایت	
۱	۲	۳	۴
		لذا کوئی رد و بدل دہارہ میں نہونا چاہیے۔	
۶	نمبر ۱۳۱	نمبر ۱۳۱ کے تحت ضلع راجپور یہ ہدایت دی گئی کہ رقم ہرج و مرج کے تالاب پر لوکل فنڈ جو وصول نہیں کیا جاتا ہے فوراً وصول کیا جائے۔	
۷	نمبر ۱۳۱	مواضعات ملی کار چور خورد - رود کا گنا پر آبادین ان مواضعات پر سے ہننے ندی کو دیکھا۔ ندی کا پانی باغیچہ بیکار جا رہا ہے جسکو دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا اگر ندی میں انکٹب بنایا جائے اور اس سے حری کی زراعت کرائی جائے تو سرکار کو ہزار ہا روپیہ کا فائدہ ضرور ہوگا۔	
آپ نے ذریعہ مراسلہ نشان نمبر ۱۹ واقع ۶ تیر ۱۳۱۰ فیضی محکمہ عدالت و کو توالی امور عامہ میں رپورٹ فرمائی کہ صوبہ دار ان ہمت کو کو توالی کے کام سے بے لطف رکھنا کسی طرح مناسب نہیں ہے سرکار عظمت مدد میں کمشنرون کو پولیس کے اقتدار حاصل ہیں۔			

ذریعہ اسلئے نشان واقع ہوئے۔ ستمبر ۱۳۵۲ء میں قانون رسوم عدالت
 جمیغہ مال محکمہ مقدمی مالگذازی کو نہایت وضاحت کے ساتھ آپ نے لکھا اور
 ثابت کیا ہے کہ سر شہتہ مال میں اس قانون کی تعمیل باضابطہ نہونے سے سرکاری
 ہزار ہا روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے۔

گشتی نمبر (۱) ۳۰۷ء میں محکمہ مالگذازی سے بدین مضمون صادر ہوئی کہ حکم ابتدائی
 خود اپنے فیصلہ کا اپیل بالاتر درجہ پر پونچھ کر سماعت کر سکتا ہے آپ نے اس گشتی
 کی نسبت بحوالہ قوانین و اصول قوانین یہ اسے ظاہر فرمائی کہ اسکی تسبیح ہونی چاہیے
 آپ کی رائے ایسی موافق اور بچہ تھی کہ محکمہ سرکار سے اس گشتی کی تسبیح ہو چکی۔

بہمن ۱۳۵۲ء میں آپ نے اپنے وسیع تجربہ اور شاہد ہی کی بنا پر رعایائے
 سرکار کی ان دراندازانہ حالتوں کا فوٹو کمپنچر کو لکھا یا ہی جو روز بروز سا ہو کاروں کے ستم اور مرقنہ
 کی آفت کی وجہ سے انہیں نصیب ہوئے ہیں اب اس واجب الرحم زعمو کی آسودگی
 اور انکو خوش حال بنانے کی غرض سے آپ نے قیام زراعتی بینک کی بابت ایک
 بسیط رپورٹ سرکار میں پیش فرمائی ہے تاوقتیکہ اس رپورٹ کو کوئی نہ دیکھ لے اسکی خوبی
 کا اندازہ کر نہیں سکتا۔ اس لیے ہم بحینہ اسکی نقل بیان درج کرتے ہیں۔

نقل رپورٹ زراعتی بینک

منجانب مولوی محمد عبدالقادر صدوبہ دار گلبرگہ۔

خدمت اسے جی ڈنلاپ اسکوبری ایس آئی کی معتمد مال۔

میں اس جدید تجویز کے پیش کرنے سے پیشتر سرکار پر یہ ظاہر کرنے کی عزت حاصل کرتا
 ہوں کہ سرکار عالی نے حرا عین کی حالت و مالی حیثیت درست کر نیکے لیے اپنی
 فیاضانہ پالیسی سے بہت وسیع رعایت فرمائی ہے خصوصاً حاصل اراضی میں بنظر
 رعایا پروری حرا عین کا بہت لحاظ رکھا گیا ہے اور بندوبست پختہ میں اراضیات
 خشکی تری اور باغات کے دوبارہ بہت زرم کر دئے ہیں ان زرم دوبارہ کے لحاظ سے
 اس وقت حرا عین اپنی زراعت کی پیداوار کی قیمت کا تقریباً پندرہ سے بیسویں حصہ
 تک سرکار میں داخل کرتے ہیں اور اسی حاصل اراضی کو رقم مالگداری اراضی کہتے
 ہیں بعد ازاں جگان زمانہ سابقہ زراعت کی پیداوار کا کبھی چوتھا کبھی ایک ٹلٹ کبھی ایک
 نصف حصہ راج میں داخل ہوتا تھا اگرچہ بروی قواعد مندر ہندو فلاسفر یہ ہدایت تھی کہ
 چٹا حصہ پیداوار کا راج میں لیا جاوے۔ لیکن اس ہدایت کی پابندی نہ ہو سکی اور
 اخراجات باہمی جنگ جہدال و دوسرے اخراجات انتظامی کے بڑھ جانے سے
 راجگان نے اس حصہ کو بڑھا دیا اور نصف حصہ پیداوار زراعت تک اپنے راج
 میں لینے لگے جب مسلمانوں کی سلطنت خرم حلی تو عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار
 زراعت کا سرکار میں لیا جانے لگا لیکن اکبر شاہ کے زمانہ میں اودن کے ایک ہندو
 وزیر راجہ تو دہرسل نے جس نے بندوبست پختہ کیا تھا پیداوار کی قیمت کا ایک ٹلٹ
 حصہ سرکار کے لیے قائم کر دیا اور ہماری فیاض سرکار عالی نے حرا عین کے ساتھ
 اس قدر وسیع رعایت فرمائی ہے کہ اس وقت قیمت پیداوار اراضی کا اوسط پندرہواں

حصہ یعنی فی صد (۶۶) مزارعین سے وصول ہو رہا ہے برٹش انڈیا کے مختلف صوبہ جات میں پیداوار زراعت کا جب قدر حصہ بطور رقم مالگنداری اراضی سرکار فیصدی وصول ہوتا ہے اوس کا مقابلہ ہمارے ملک سرکار عالی کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

نام ملک	فیصد
حیدرآباد سرکار عالی	۶۶
پنجاب	۵۶
ممالک مغربی و شمالی اودھ	۷۸
بنگال	۳۹
سنٹرل پراوتس	۳۸
بیبئی	۷۶
مدراس	۶۳

باوجود اس وسیع رعایت کے اور باوجود شنوائی بند و بست پر اتنا عرصہ گزرنے کے دریافت حالات رعایا سے واضح ہوتا ہے کہ اب تک رعایا کی حالت و مالی حیثیت حسب منشاء سرکار اچھی نہیں ہوئی اور نیز بدریافت معلوم ہوا کہ اسکی خاص وجہ یہ ہے کہ ساہوکار و مارواڑی بٹے بقال نے محض اپنی ذاتی منفعت کے لئے مزارعین کو قرضہ دیکر اور شرح سود بہت ہماری نگار مزارعین کو بدستور سابق مفلس اور

کنگال بنار کا ہے اور اب بھی جن تعلقات کا اس وقت تک میں نے دورہ کیا ہے
 وہ ان کے مزارعین کا کام بدون قرضہ کے نہیں چلتا ہے اور قرضہ کا سود در سود
 کا بار بچاؤ مزارعین پر اس طرح پڑتا ہے کہ سال بہر میں وہ اور ان کے بال بچے محنت
 شاقہ اٹھاتے ہیں تو بھی اپنی زراعت کا غلہ انہیں گھر لپیانا نصیب نہیں ہوتا۔
 اور اکثر جگہ ساہوکار و مارواڑی اس غلہ کو اپنی دکانوں میں ہر لیتے ہیں اور بچاؤ مزارعین
 کو گذر اوقات اور آئندہ کی لاؤنی اور زراعت کے لیے انواع و اقسام کی دقتیں و
 تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں اور پھر انہیں ساہوکاروں اور مارواڑیوں کی خوشامد کرنی
 پڑتی ہے اور ان کے دروازوں کے پاس امیدوارانہ طور پر حاضر باشی کی نوبت آتی
 ہے ساہوکار و مارواڑی حسب دلخواہ سود در سود کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور مزارعین کی
 بربادی کا کچھ لحاظ نہیں کرتے تعلقات اندوارہ شاہ پور و شوراپور میں جہاں تک دریافت سے
 معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جب کسی مزارع کو قرضہ کی ضرورت پڑتی ہے تو ساہوکار و مارواڑی
 سے نقد روپیہ قرض لیتا ہے اور علی العہوم سود کی شرح فیصدی ڈھائی روپیہ مہینہ ہوتی ہے
 اور بعض جگہ تین چار روپیہ تک فی ماہ سود لیا جاتا ہے گو یا اس حساب سے سالانہ
 بیس چوبیس اڑتالیس روپیہ سود مزارعین کو دینا پڑتا ہے اگر وعدہ مقررہ پر مزارعین قرضہ
 کو معہ سود ادا نہ کر سکیں تو اس تمسک کو بدل لیا جاتا ہے اور قرضہ کو ڈیڑھ ہاکر کے دوسری
 مہلت دی جاتی ہے یا غلہ کی قیمت ارزان ٹھیکر کے غلہ مقدار تمسک میں لکھا جاتی
 ہے اور سود کو اصل میں شریک کر کے علیحدہ سود در سود بھی لیا جاتا ہے اور اگر اس دوسرے

مہلت پر ہی قرضہ مدد سود رسود کسی وجہ سے ادا نہ ہو کر باقی رہ جاوے تو پھر اس پر سود درود
 کا حساب لگایا جاتا ہے بعض دیہات میں مزارعین سے ساہوکار مارواڑی اقساط ملے ہیں
 و شش ماہی ٹیڑے تین اگر مزارعین حسب اقساط مقررہ رقم سود ادا نہ کریں تو تاویخ
 ختم قسط سے اہل میں سود کو جمع کر کے اس پر سود لگایا جاتا ہے اور اس قرضہ و سود میں اضافہ
 سرکاری کو کمفول کر لیا جاتا ہے اور مہین کے وقت یہ شرط لکھا لی جاتی ہے کہ اگر اس مدت
 میں رقم قرضہ مدد سود رسود ادا نہ ہوگی تو پڑا اراضیات سرکاری جو مزارعین کے نام ہے
 ساہوکار یا مارواڑی قرض دہندہ کے نام منتقل کر دیا جاوے گا اور عدالت ہائے منصفی
 میں یہ پابندی اس شرط کے تحت ساہوکار دین دگری دلا دی جاتی ہے اور مدد مزارعین
 منصفوں کی دگریوں کی وجہ سے اپنے پڑا اراضی کو کو بیٹھتے ہیں اور بالکل مفلس و
 کنکال ہو گئے ہیں یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ مزدوری اور گدائی کرنے لگیں ہیں۔
 فل۔ بعض دیہات میں حسب مطالبہ سرکاری کی قسط معینہ آتی ہے اور مزارعین
 رقم مالگنداری ادا نہیں کر سکتے تو ساہوکاروں و مارواڑیوں کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور غلام
 مارواڑی اور ساہوکار کے حالی قرض دیکر بجاد و ضہ اوس کے کلداؤتسک میں لکھوا لیتے ہیں
 اور بعد ختم مدت سہ ماہ کے کلدار وصول کرتے ہیں نرخ حالی اور کلدار کے لحاظ سے سود
 کا حساب لگایا جائے تو فیصدی ملے گا ساہوکاروں کی خرچ ہوتی ہے بعض مارواڑیوں
 نے مزارعین کو قرض دینے کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ جب کبھی مزارع کو (سود پچہ)
 کے قرض کی ضرورت ہو تو سال بہر کا سود بحسب فیصد ڈھائی روپیہ ساہوکار یعنی تیس روپیہ

سود کی بجائے مرنے دیتے وقت وضع کرتے ہیں اور باقی ستر روپیہ مزارع قرضخواہ کے ہاتھ دیا کرتے ہیں اور تمسک پر یہ شرط لکھا لی جاتی ہے کہ اگر مدت معینہ کے اندر یہ قرضہ ادا نہ ہو تو دو چنبرہ رقم قرضہ ادا کی جائیگی اور یہ نو ختم مدت اگر مزارع حسب دستاویز قرضہ ادا نہ کرے تو عدالت منصفی میں نالش جمع ہوتی ہے اور بیچارہ کم فہم مزارع اپنی دستاویز کا اقبال کرتا ہے اور اوس اقبال پر عدالت سے فوراً ڈگری مل جاتی ہے۔

فصل تخم ریزی کی غرض سے جب مزارعین ساہوکاروں سے ایک من غلہ لیتے ہیں تو تمسک میں یہ وعدہ لکھا لیا جاتا ہے کہ بوقت پیداوار زرعت اراضی مالگنداری ہو گا جسکی سیعاد چھ مہینے سے زیادہ نہیں ہوتی اوسی قسم کا غلہ دوس ادا کیا جائے گا اور جب مزارعین اپنی خوراک کے لئے کسی مارواڑی سے غلہ فرض نہیں تو تمسک میں یہ شرط لکھا لی جاتی ہے کہ بوقت پیداوار زرعت اوسی قسم کا ڈیوڑھ غلہ دیا جائے گا۔ اور اوس کے لیے سیعاد و شش ماہ معین کی جاتی ہے۔

فصل۔ اہمال ان ساہوکاروں اور مارواڑیوں کی زیادتیوں کی وجہ سے مزارعین کی حالت اتنی اچھی نہیں ہوتی ہے۔ اور سرکار پر مہر ہے کہ مزارعین کی خوش حالی پر چارے ملک کی سرسبزی و شادابی منحصر ہے۔ اگر ہم ان ساہوکاروں اور مارواڑیوں کے ظلم سے مزارعین کو نجات دلا کر ادا کو خوش حال بنادینگے تو مزارعین اپنی خشکی کے کیتوں میں جدید باولیان اور دیگر ذرائع آبپاشی تیار کر کے تری کرنے لگیں گے اور میرے خیال میں ملک کی شادابی و بہبودی زیادہ تر زرعت تری پر موقوف ہے

کیونکہ زراعت تری بین رعایا اور سرکار دونوں کو فائدہ کثیر حاصل ہوتا ہے۔

۱۔ ضلع انگسکوڑ میں بین اول تعلقہ دار ہچکا ہون اور بعض دوسرے اضلاع مالک محروسہ سرکار علی بن بھی دوم اور اول تعلقہ دار ہچکا ہون۔ اور میں انچوڑانی نجر بکر کی اٹا سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ مزارعین کی مالی حیثیت بندوبست پختہ ہو جانے اور دار و نوکو بہت نفع کے بعد بھی اچھی نہیں ہو سکتی اور مزارعین کی حالت علی العموم باعتبار اس احتیاج کے جو انکو ہر سال ساہوکاروں اور مارواڑیوں سے منہ لینے میں لاحق ہوتی ہے قریب قریب مساوی درجہ میں ہے بہر تقدیر مزارعین کی مالی حیثیت اور فرقہ الحالی ابھی اس درجہ کو نہیں پہنچی ہے کہ وہ اپنے روزمرہ مصارف سے بیفکر ہو کر مالگذاڑی سرکار کے مطالبہ کو بلا امداد ساہوکار و مارواڑی ادا کر سکیں اور میں نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ ساہوکار و مارواڑی بہت بے درد ہیں اور ان کے معاملات مزارعین کے ساتھ نہایت بے اصول طریقوں پر مبنی ہیں یہ ساہوکار و مارواڑی مزارعین سے اس بے دردی کے ساتھ سود و سود وصول کرتے ہیں جس سے سود دینے والے مزارعین روز بروز تباہی و مصیبت کے سمندر میں غرق ہوتے رہے ہیں ساہوکاروں اور مارواڑیوں کی خیت یہ ہوتی ہے کہ مزارعین ان کے قرضہ اور سود کے مطالبہ میں اس قدر ڈوبے رہیں کہ ان کی بڑی داری ایک شکمی کا شکار رہی کے درجہ میں رہ جائے اور جوڑ پڑ دار بن بیٹھیں۔ عدالت منصفی کی وجہ سے جقد انصاف کی توقع تھی اور سید قدر بلکہ اس زیادہ مزارعین کی بربادی و تباہی ہوئی ہے پس میں مزارعین کو اس ظالمانہ سلوک ساہوکاروں اور مارواڑیوں سے نہایت

دلائل کے لیے یہ تجویز پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتا ہوں۔

تجویز قیام زراعتی بینک

۱۵۔ بالفعل خزانہ تحصیل گلبرگہ میں جو مستقر ضلع اور مستقر صوبہ ہے ایک زراعتی بینک استعنائاً مزارعین کو قرضہ دینے کے لیے قائم کیا جائے جس کا سرمایہ سروسٹ پانچ لاکھ روپیہ ہو اور ایک قانون مرسوم بہ قرضہ ہائے مزارعین مثل قانون برٹش انڈیا نمبر ۱۲ باب ۸۸۴ء جاری اور نافذ کیا جائے۔

۱۶۔ ایسی رقم قرضہ پر جو مزارعین کو بینک سے ملے گی سو بحساب فی صدی ایک روپیہ ماہوار لیا جاوے گا اور سرکار عالی کو اختیار ہوگا کہ بنظر وجوہ خاص اس سے کم خرچ سو پر مزارعین کو قرضہ دلائے۔

۱۷۔ اس قرضہ کے اقساط کے ادائی کی مدت انتہا درجہ دس برس سے تجاوز نہ کرے گی مگر وہ بشرط پیچیدہ جو بالعموم قواعد نقادی میں دج ہیں ان قواعد قرضہ ہائے مزارعین میں نہ لگائی جائیں درجہ کاروبار اس معاملہ کا اچھی طرح نہ چلے گا۔

۱۸۔ عموماً اس قرضہ کی ادا کی تاریخیں دہی ہونی چاہیں جو واسطے ادا کئے اقساط رقم مالگداری اراضی مقررہ معین ہیں اور رقم قرضہ مثل باقیات مالگداری وصول ہونا چاہیے اگر کل اقساط سود و اصل یا دونوں میں عادمینہ برادہ انون تو تاریخ وعدہ خلافی سے اون پر سود در سود لیا جائے گا بجز اس کے کہ سرکار عالی کی منظوری خاص

سے معاف ہو۔

۹ - اس زراعتی بنک میں جو رقم رسچہ کی ادس کا شمار اور پرکھا دنی کا ذمہ دار نسل رقم مالگنداری کے فوطہ دار خزانہ تحصیل ہی رہے گا مزارعین کو خواہ ترقی حیثیت اراضی یا ضروریات خانگی کے لیے قرضہ کی ضرورت داعی ہو تو اس زراعتی بنک سے بکفالت پٹہ اراضی سرکار قرضہ دیا جائیگا۔

۱۰ - آئندہ کوئی خزانہ پٹہ دار اراضی اس امر کا مجاز نہ ہوگا کہ اپنی اراضی مقبوضہ کو جو مالگنداری سرکار ہے کسی ساہوکار یا مارواڑی یا کسی اور شخص کے ہاتھ بہ معاوضہ قرضہ یا نقد رقم بلا اجازت سرکار زمین یا بیع کرے اور اسی طرح کوئی ساہوکار یا مارواڑی یا دوسرے شخص اراضی مالگنداری کو بیع اجازت سرکار نہ زمین رکھ سکے گا اور نہ خرید کر سکے گا نہ اور طور پر اپنے نام منتقل کر سکیگا۔ اور آئندہ عدالت دیوانی میں پٹہ یا قصبہ اراضی کے متعلق دعاوی مسموع ہونگے اور ڈگری دیجاوگی۔

۱۱ - جس خزانہ کے قبضہ میں اراضی سرکاری حاصل سبت روپیہ ہوا و سکو بکفالت اراضی مذکورہ وہ چند رقم یعنی (دوسو روپیہ) قرضہ زراعتی بنک سے دیا جائے گا غرض حاصل اراضی کے وہ چند رقم تک قرضہ مل سکے گا۔ اور وہ چند سے زیادہ رقم کا قرضہ کوئی خزانہ چاہے تو ادس کے لیے علیحدہ ضمانت معتبر ادس رقم زائد کیلئے ادس سے لینے ہوگی۔ قرضہ کی ادائی کے لیے جو قسط مقرر ہوگی وہ کسی حالت میں محال اراضی کی دو چند رقم سے کم نہوگی۔

۱۲ زراعتی بنک کے حساب و کتاب کردی کما تہ کی تحریک کے لیے اہلکار جدید پندرہ روپیہ ماہوار پر خزانہ تحصیل میں مقرر کیا جائیگا اور اس کا رکن سے مثل نقدی نوپس کے ڈیڑھ ہزار کی ضمانت لیا جائیگی۔

۱۳۔ درخواست قرضہ ابتداء پٹل و پٹواری کے پاس پیش ہوگی اور اگر تحصیلدار کے پاس پیش ہو تو تحصیلدار پر لازم ہوگا کہ بدریافت پٹل و پٹواری اس امر کا اطمینان حاصل کرے کہ درخواست گزار فی الامثل مزارع و پٹہ دار ارا متی ہے اور جب پٹل و پٹواری کے پاس درخواست پیش ہوگی تو وہ اس بات کی تصدیق کرے کہ درخواست گزار فلان فلان نمبر ون کا پٹہ دار ہے تحصیلدار کے سامنے جو میس گنتہ کے اندر رپورٹ پیش کرے گا اسی روز چھ گنتہ کے اندر بیہ معانیہ باوقی بھی جو مزارع کے ساتھ رہیگی اور اگر بیجا نیگی اور اوس میں جس کسی سے غفلت یا قصور ہوگا اوسکو سخت سزا دی جائیگی اور پٹل و پٹواری علاوہ سزا جرمانہ کے وطن سے محروم کر دے جائینگے۔

۱۴۔ درخواست قرضہ سادہ کا عند پر جائز ہوگی۔

۱۵۔ مثل باوقی بھی کے ایک پاس بک طبع شدہ و مجلد بہ ثبت معر سرکاری مزارع قرض گیرندہ کے پاس رہیں گے اور اوس پاس بک میں ایک طرف رقم قرضہ و سود کا حساب لکھا جائیگا اور دوسری طرف وصول اقتضا کی کیفیت درج ہوگی۔

۱۶۔ ایک کردی اور ایک کما تہ ہر دس تریہ میں بھی قائم رہیگا اور پٹواری اس کردی

۱۰ کہانت کو مرتب رکھے گا اور رقم سود پر پٹیل و پٹواری کو اس محنت کے معاوضہ میں فیصد ایک روپیہ کے حساب سے الونس دلا یا جائیگا۔

۱۱ دفتر ضلع میں قرضہ و سود کے متعلق ترتیب حسابات وغیرہ کے لیے جلیہ کوئی عملہ نہ یا جاوے گا بلکہ اس کام کو خاص محاسب ضلع اپنی ذات سے انجام دیگا۔
۱۲ قرض گیرندہ مدارع کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے وارث ادائی رقم قرضہ کے فائدہ دار ہونگے اگر کوئی مدارع قرضہ گیرندہ لا وارث فوت ہو جاوے تو اس کی پٹیل کی اراضی ہراج ہو کر بعد وضع رقم قرضہ سود اگرچہ زائد رقم بیج جائے تو وہ رقم بحق سرکار جمع ہوگی۔

۱۳ دفتر تحصیل و دیہی میں ہر ماہ ایک وصولیاتی اسم داری زر قرضہ و سود کی معز مالگنداری کے مرتب کیا جائیگی۔ اور اس کی ایک کاپی دو سر مہینہ کی باجموعین تاریخ تک تعلقدار صاحب ضلع کی خدمت میں مع اسناد روانہ ہوگی۔

۱۴ اول تعلقدار صاحب کا فرض ہوگا کہ اس امر کی نگرانی رکھیں کہ آیا رقم قرضہ کی ادائی میں جب ہدایات مندرجہ بالا زائد از ضرورت توقف تو نہیں ہوا ہے اور بروقت قرضہ کی اقساط وصول ہوئی ہیں یا نہیں اور سود کا حساب صحیح لگایا گیا ہے یا نہیں۔

۱۵ تحصیلدار تعلقہ ایک ہزار روپیہ تک بے اختیار خود قرضہ دیکھیں گے اگر اس سے زائد رقم قرضہ کی ضرورت ہو تو باقی ہزار تک تعلقدار ضلع سے منظوری حاصل

کیجائیگی اور بائخ ہزار سے زیادہ رقم قرضہ کی ضرورت ہو تو اسکی بابتہ صوبہ داری سے منظوری حاصل کیجائیگی۔

۲۲ جب کوئی خبر کسی قرضہ کا غیر قابل وصول معلوم ہو تو اسکی بابتہ رپورٹ خاص محکمہ سرکار عالی علاقہ مالگنداری میں پہنچی جاوے گی۔

۲۳ صوبہ دار کو لازم ہوگا کہ سرکار کے ملاحظہ میں ہر سال کے پندرہ روز تک ایک رپورٹ زراعتی بنک کے متعلق ارسال کریں اور اس رپورٹ میں کل رقم قرضہ سہ سود اور نیز اقساط کی کیفیت بتفصیل درج ہوگی۔

۲۴ میں نے سرسری طور پر چند قواعد قرضہ ہائے مزارعین کے متعلق بیان کر دئے ہیں سرکار اس معاملہ کو کسی خاص کمیٹی میں سپرد فرما کے اسکا تصفیہ فرمائیں اور میری یہ قطعی رائے ہے کہ ہمارے ملک کے مزارعین کی حالت اسوقت تک ہرگز نہ سنبھلے گی جب تک اون کے لیے زراعتی بنک ہر خرچہ تحصیل و منفع میں قائم نہ ہو۔ برٹش گورنمنٹ نے بھی خواہ اپنے یہاں برٹش انڈیا کے لیے زراعتی بنک کی ضرورت کو تسلیم فرمایا ہے اور مصر میں زراعتی بنک کی قیام کی وجہ سے فلاحین (مزارعین) اور گورنمنٹ مصر کو بہت فائدہ پہونچا ہے۔

۲۵۔ بالاقرین اسید کرتا ہوں کہ سرکار عالی اس تجویز پر بہت غور فرمائیں گے و بہ انصاف کمیٹی اس بارہ میں رائے لیکر قواعد مناسب متعلقہ قرضہ ہائے مزارعین ناقد و جاری فرمائیں گے اگر زراعتی بنک کے قیام میں خزانہ سرکار عالی کی زیر باری کا

عذر پیدا ہو تو میری رائے میں پہرہ یا میری نوٹس جاری کر کے قرض لینا چاہیے
اس قرض کی ادائیگی یا میری نوٹس کے قواعد کے بموجب ہو جائیگی۔

۲۶۔ اس کی ایک کاپی اہل اعاذت معتمد صاحب سرکار عالی علاقہ
فنائن مرسل ہے فقط۔

بامہ۔ امرواۃ ۱۳۱۱ھ فصلی آپ نے شکست ضلع لنگسکو روچند تعلقات کے
مستقل رپورٹ حکم سرکار میں پیش کی یہ رپورٹ نفع سرکار پر مبنی ہے اس لیے ہم
اسکی نقل درج کرتے ہیں۔

اس رپورٹ کو ادنیٰ سرکار عالی کے اس حکم کو جو شکست تعلقات کی منظوری
میں صادر ہوا ہے اور جو جریدہ اعلامیہ غیر معمولی میں شائع ہو چکا ہے غور سے دیکھا جائے
تو ثابت ہو گا کہ ہمارے مدد و تحریک کی رائے کا غالب حصہ سرکار سے منظور ہوا۔

رپورٹ مرتبہ ولوی محمد عبدالقادر ضابطہ دار صوبہ دار صوبہ گلبرگ

مستقل تجویز تخفیف ضلع لنگسکو نشان

بابۃ ۱۳۱۱ھ فصلی

بخدمت اسبھی ڈنلاپ صاحب اسکو پرسی آئی امی معتمد سرکار عالی۔

بجواب مراسلہ نشان ۱۳۱۱ھ واقع ۲۳ ستمبر ۱۳۱۱ھ بمقدار مندرجہ عنوان لنگار ش
ہے کہ حسب ایما آپ کے تجویز تخفیف ضلع لنگسکو پیش کرنا ہوں۔ ایک عرصہ سے

میرا خیال تھا کہ ضلع ننگسکور تخفیف کرنے کے قابل ہے لیکن مجھے اوس کے متعلق تجویز پیش کرنے کا موقع نہیں ملا اس ضلع کی تخفیف سے سرکار عالی کو یہ ملے گی کی بچت ہوگی جسکی تفصیل آگے چلا کر معلوم ہوگی۔

۲ ضلع ننگسکور راجپور مستردہ سرکار عظمت مدارین سینتالیس سال پیشتر ہار کے ساتھ علاقہ سرکار عظمت مدارین دیدے گئے تھے انکو مسترد ہو کر تخمیناً ۱۳ سال کا زمانہ گزرا ہے ضلع ننگسکور کے پلان پر نظر ڈالنے سے واضح ہوگا کہ اس کے شمال میں اضلاع محبوب نگر و گلبرگہ واقع ہیں مشرق میں راجپور و علاقہ عظمت مدار ہے اور جنوب و مغرب میں علاقہ سرکار عظمت مدار و جاگیر سے ملا ہوا ہے اس ضلع میں کل چھہ تعلقات ہیں جنہیں سے دو تعلقات شہر ابور و شاہ پور کو رد کرشنا کے تعلقات سے جدا کرتی ہے ضلع مذکور کیا باہمی اقلتدات و تعلقات و کیا باہمی رقبہ و محال بہت چھوٹا ہے علی انہذا ضلع راجپور جو چھہ تعلقات کا ہے ایسا ہی چھوٹا ہے ان دونوں اضلاع کے تعلقات کے نام حاشیہ میں درج کیے گئے ہیں۔

ضلع ننگسکور

(۱) ننگسکور (۲) کنگلی (۳) منڈنبور

(۴) گنگاوتی (۵) شاہ پور (۶) شہر ابور

ضلع راجپور

دیودرگ

مانوی

راجپور

یادگیر

یگرہ

عالم پور

نقشہ ذیل سے اضلاع ننگسکور و راجپور کی اقلتدات و تعلقات و دیہات و نیز رقبہ و مردم شماری و محاصل از انہی مانگنداری معلوم ہوگی۔

نمبر	تعداد تعلقات	تعداد دیہات	تعداد چشتی	آبادی	تعداد محاصل اراضی
۱	۲	۳	۴	۵	۶
لنگسکور	۶	۱۱۰۳	۴۹۰۶	۴۲۰۰۱۲	لنگسکور
راجپور	۶	۹۷۳	۳۶۶۱	۵۱۲۲۵۵	راجپور

نوٹ

نقشہ بالا میں جو رقبہ مربع میل میں بتلایا گیا ہے اس میں جاگیرت گر گٹ وکیل و گداول کا رقبہ بھی شامل ہے۔

۱۔ اب تجویز ہے کہ ضلع لنگسکور کو خشک کر کے اس کے چار تعلقات لنگسکور کٹلی - گنگاوتی - سندھور - ضلع راجپور میں شریک کر دئے جائیں اور بقیہ دو تعلقات شہر اپور شاہ پور ضلع گلبرگہ میں شامل کیے جائیں اور تعلقہ بادگر جو تعلقات مذکورہ صدر سے ملا ہوا ہے اور تعلقات راجپور سے بوجہ واقع ہونے رو کر شتا کے قدرتا مفصل ہو گیا ہے ضلع راجپور سے خارج ہو کر ضلع گلبرگہ میں ملا دیا جائے اس تجویز سے ضلع راجپور میں دو تعلقات اور ضلع گلبرگہ میں دس تعلقات ہو جائیں گے تو تعلقات جو تجویز حالیہ کے موافق ضلع راجپور میں ہونگے وہ شمالا و شریا و جنوبا و رودہائے کرشنا و ننگ بہدار سی گری ہوئی ہیں کچھ حصہ مغربی اون ندیوں سے چھوٹا ہوا ہے ضلع راجپور

خالصا ضلع دوآبہ ہو جاتا ہے اور دونوں ضلع وسیع ہو جاتے ہیں۔ ضلع راجپور کو چلے سے ضلع دوآبہ کہتے تھے لیکن تعلقہ یادگیر کی وجہ سے وہ ضلع اسم باسمی نہیں تھا۔ اب اس تجویز سے ضلع راجپور اسم باسمی ہو جاتا ہے اور اس رپورٹ میں تمیز کے لحاظ سے اسکو ضلع دوآبہ لکھوں گا۔

نقشہ ذیل سے اضلاع راجپور و گلبرگہ کی حالت موجودہ و مجوزہ ظاہر ہوگی۔

ضلع	تعلقہ	تعلقہ	تعلقہ	تعلقہ	تعلقہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶

حالت موجودہ

راجپور	۶	(۹۷۳)	۳۶۶۱	۵۱۲۴۵۵	لکھنؤ
گلبرگہ	۷	۱۰۵۰	۳۹۹۸	۶۲۲۴۴۸	لکھنؤ

حالت مجوزہ

راجپور دوآبہ	۹	۱۲۶۲	۷۲۵۲	۷۳۱۹۰۸	لکھنؤ
گلبرگہ	۱۰	۱۲۵۲	۵۳۱۲	۹۰۰۹۵۰	لکھنؤ

موجب تجویز حالیہ ضلع راجپور و ضلع گلبرگہ میں تین تعلقات اضافہ ہونگے ضلع راجپور دوآبہ کے رقبہ میں قریباً رقبہ موجودہ کے موافق اور ضلع گلبرگہ کے رقبہ میں بقدر بریج کی بیشی ہوگی۔ نو دس تعلقات کے اضلاع بہت بڑے نہیں ہوتے ممالک

معرسہ میں چند اضلاع ایسے ہیں جو دس تعلقات کے ہیں چنانچہ اضلاع ورنگل
واندور میں دس دس تعلقات ہیں۔ اور ایگنڈل میں نو تعلقات ہیں جب ہم اضلاع
مذکور کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے ہیں تو راجپور و گلبرگہ کو محاصل میں اونٹن چھوٹے
پاتے ہیں۔ ضلع ورنگل تو رقبہ میں بھی بڑا ہوا ہے مگر ایگنڈل ضلع گلبرگہ سے
بڑا ہوا اور ضلع و آتبہ سے کسی قدر کم رہتا ہے اور ضلع اندور و لون ضلع مجوزہ
سے گستا ہوا ہے۔

ذیل میں اضلاع ورنگل و اندور و ایگنڈل کے تعلقات و دیہات کی تعداد
اور رقبہ و آبادی و نیز محاصل اراضی بتلائی جاتی ہے اس کے ملاحظہ سے میرے بیان
مذکورہ بالا کی تصدیق ہوگی۔

رقبہ	تعداد دیہات	تعداد دیہات	محاصل اراضی و گلنداری
۱	۲	۳	۴
ورنگل	۱۰	۱۷۲۰	۸۴۳۰۲۲
ایگنڈل	۹	۱۶۹۵	۱۰۷۲۰۶
اندور	۱۰	۱۲۶۱	۶۳۹۵۹۸
مجوزہ ضلع و آتبہ	۹	۱۴۶۲	۷۳۱۹۰۸
مجوزہ ضلع گلبرگہ	۱۰	۱۴۵۲	۹۰۰۹۵۰

۱ اب غور طلب امر ہے کہ ہر ایک ضلع مجوزہ کا انتظام ایک اول تعلقدار سے ہو سکیگا یا نہیں اور الحاق سرحد انگیزی کی وجہ سے کوئی جھگڑے تو پیش نہیں آئینگے اور یہ اغراض انتظامی دوم سوم تعلقداروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی ضرورت تو نہ ہوگی۔

میری رائے میں سرحد سرکار عظمت مدار کے الحاق سے کوئی جھگڑے اور مشکلات پیش نہیں آئیں گی جس طرح مجوزہ ضلع دوآبہ سے سرحد عظمت مدار کی سرحد کا الحاق ۲۴ میل تک ہے اسی طرح اورنگ آباد و رنگل میں ۳۰۰۰۲۸ میل تک سرحد انگیزی الحاق چلا گیا ہے جب ضلع اورنگ آباد و ضلع و رنگل کا کام ایک ایک اول تعلقدار چلا رہے ہیں تو یہ ظاہر کوئی وجہ ایسی نہیں معلوم ہوتی کہ مجوزہ ضلع دوآبہ و ضلع گلابیہ کا انتظام ایک ایک اول تعلقدار سے نہو سکے اضلاع مجوزہ بندوبست شدہ ہیں۔ سری کی کاشت بہت کم ہے زراعت خشکی کی زیادہ ہے یہاں مالی کام پر نسبت اضلاع تلنگانہ کے بہت کم ہے انتظام مالگنداری میں جو وقتیں اور مشکلات تھیں اور ان کو سررشتہ بندوبست نے رفع کر دیا ہے وہ جھگڑے اور نزاعات یہاں نہیں ہیں جو ایک غیر بندوبست شدہ تلنگانہ ضلع میں پائے جاتے ہیں جمع بندی میں کوئی وقت نہیں ابھی سارے ضلع کی جمع بندی ڈیڑھ دو مہینہ میں ختم ہو سکتی ہے یہ تمام سہولیتیں جب موجود ہیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ہر ایک ضلع مجوزہ کا انتظام ایک تعلقدار سے برابر ہو سکے گا اور کام چھی طرح چلے گا دوم سوم تعلقداروں کی تعداد میں

اصناف کوئی ضرورت نہیں ہے موجودہ دوم و سوم تعلقداران اجرائے کار کے لیے کافی ہیں ان کی تعداد میں اصناف کوئی مطلقاً ضرورت نہیں ہے۔

وٹ اب دیکھنا یہ ہے کہ ضلع لنگسکوہ شکست ہونے سے رعایا کو کیا تکلیف ہوگی۔

تعلقات کشلی و گنگاوتی و گنگسکوہ و سندھوہ ضلع راجپور میں شریک ہونگے راجپور مستقر ضلع سے تخمیناً ۲۵ و ۳۰ و ۴۰ کرہ کے فاصلہ پر ہے گی لیکن جب دوم تعلقدار کا مستقر لنگسکوہ پر رہے گا تو تعلقات مذکور کی رعایا کو کوئی رحمت ادنیٰ نہیں پڑے گی تعلقات شوالپور و شاہ پور و بادگر جو ضلع گلبرگ میں شریک ہونگے وہاں کی رعایا کو کوئی تکلیف نہوگی کیونکہ شوالپور میں دوم تعلقدار کا مستقر بدستور قائم رہے گا۔ یادگیرین اسٹیشن ریلوے موجود ہے شوالپور شاہ پور بھی ریلوے لین سے قریب ہیں۔

وٹ اب میں اون مصارف کی تخفیف کا ذکر کرتا ہوں جو ضلع لنگسکوہ کے شکست کر نیسے وقوع میں آئے گی۔

محکمات جو پر تخفیف آئیں گے وہ یہ ہے۔ ہر ایک محکمہ کے معاذی خرچ مجموعی طور پر درج کیا جاتا ہے اور تفصیلی تختہ بھی منسلک کیا گیا ہے۔



تعداد اور رقم	نام محکمہ	تفصیل
۳	۲	۱
روئے کا لکھ	محکمہ مال اول تعلقہ داری	۱
سم اندا لکھ	دیوان	۲
ممال لکھ	فوجداری	۳
مال عصہ	محکمہ جبری	۴
لکھ کا لکھ	صدر مجلس ضلع	۵
صا لکھ	محکمہ کو توالی	۶
الکھ لکھ	کورٹ انسپکٹر	۷
مال لکھ	ناظر تعلیمات	۸
مال لکھ	عامل پٹہ خانہ معہ دوا ہلکار	۹
مال لکھ	جملہ	

محکمہ عدالت دیوانی کے عملہ میں سے ایک ناظر و ایک حیدر وارہ و چہرہ اسی و ایک جوان طلبانہ مواجہی ممال لکھ روپیہ سالانہ بدستور قایم رکھے گئے ہیں اس لیے کہ جب دوم تعلقہ از مستقر ضلع ننگر کو اختیار اب دیوانی دے جائیں گے یہ عملہ اون کے سپرد کر دیا جائیگا۔

محکمہ کو توالی کے تحت بین سوانان و جوانان و رواہل و اڑولی جو اس وقت موجود
ہیں انکو تخفیف کرنے کی میری دانست ضرورت نہیں ہے ضلع کی انتظامی ضرورتوں
کے لحاظ سے انکو بدستور قائم رکھنا مناسب ہے۔

سرشتہ پٹہ میں صرف ایک عامل اور دو اہلکار تخفیف کے لائق ہیں بعد شکست
ضلع لنگسکو پٹہ خانہ کی حیثیت مثل پٹہ خانہ تعلقات میں بیگی اور پٹہ خانہ لنگسکو میں
قائم رہے گا علاوہ محکمہ دوم تعلقداری کے دفتر تحصیل و امین کو توالی کا بھی یہی مستقر ہوگا
دفتر تحصیل و امین کو توالی جو اب قصبہ مدگل میں ہیں آئندہ وہاں نہیں رہیں گے۔ دفتر
تحصیل و امین کو توالی و محکمہ دوم تعلقداری کے لیے مکان محکمہ ضلع موجود ہے یہ
بنگلہ ایسا وسیع ہے کہ اس میں دفتر دوم تعلقداری و تحصیل و امینی کے لیے ضرورت
سے زیادہ گنجائش موجود ہے کسی دفتر کے لیے مکان بنوانے کی ضرورت نہوگی۔

دفتر مہتمان تعمیرات و آبپاشی تخفیف نہیں کیے جاسکتے اس لیے کہ مہتمان
مذکورہ کی تفویض دوسرے اضلاع بھی ہیں جن کا کام وہ کرتے ہیں۔

تفصیل بالا کے ملاحظہ سے متنبہ ہوگا کہ محکومات مذکورہ صدر کی تخفیف سے
لے کر سائنہ کی بچت سرکار کو ہوگی اور اضلاع مجوزہ راہچور و آجہ و گبگرہ میں کسی اضافہ
خرچ کی ضرورت نہوگی بلکہ اس قدر بچت ہوئے کہ عدم شکست ضلع لنگسکو
کے متعلق بعد مولوی محمد عابد الباقی صاحب مرحوم سابق صوبہ دار جو رائے دی
گئی تھی اس سے میں متفق نہیں ہوں میرے خیال میں بغراض انتظامی آئندہ کوئی

ضرورت ایسی پیش نہ آئے گی جس کے باعث بخت برائے نام ہو جائے۔ جیسا کہ
صوبہ دار صاحب مرحوم کا خیال تھا۔

ف ضلع ننگر گور کی تخفیف سے صوبہ گلبرگہ میں ایک ضلع کم ہو جاتا ہے اور کے
متعلق میری رائے ہے کہ ضلع بیدر اس صوبہ میں شامل کر دیا جائے ضلع بیدر اضلاع
گلبرگہ و عثمان آباد کی سرحد سے ملتا ہوا ہے اور ان دونوں اضلاع کے درمیان واقع
ہے اور مستقر گلبرگہ سے ضلع بیدر (۳۰) کو س کے فاصلہ پر ہے ضلع بیدر کے شمول
سے اس صوبہ میں چار ضلع ہو جائیں گے اور مستقر صوبہ ہذا قریب قریب وسط میں ہو جائے گا
اور نیز ضلع بیدر مرہٹوں کی ہونیکے لحاظ سے اسی صوبہ میں قدرتی طور پر شامل ہونیکے
لائق ہے اور ننگر گور میں رہنے کے قابل نہیں ہے کیونکہ وہاں کا دفتر اور رعایا
کی زبان مرہٹی ہے جیسا کہ اس صوبہ کے ضلع عثمان آباد کا دفتر اور رعایا کی زبان
مرہٹی ہے ایک پلان صوبہ کا بشمول ضلع بیدر منساک کیا گیا ہے۔ اس سے صوبہ
گلبرگہ کی شکل اور وسعت معلوم ہوگی جب ضلع بیدر اس صوبہ میں شامل ہو جائے گا
تو صوبہ بیدر صوبہ گلشن آباد سیدک کے نام سے موسوم کیا جاسکتا ہے اور یہ نام موزوں
ہی ہوگا اس واسطے کہ صوبہ دار کا مستقر ٹنچر میں بحکم اعلیٰ حضرت ہے اور ٹنچر ضلع بیدر
میں واقع ہے تجویز شمول خرون سے جو نتیجہ ہر ایک صوبہ کا پیدا ہوتا ہے وہ نقشہ ذیل
سے ظاہر ہوگا۔



مواد بابت ۳۱۰ فصلی محکمہ نذاہین موجود ہے لیکن مقابلہ کے لیے یہ مجبوری اس صوبہ گلبرگہ کے لیے ہی ۳۱۰ فصلی کا رقبہ محاصل وغیرہ رپورٹ مذکور سے لیا گیا ہے ڈنلاپ صاحب کی مرتبہ رپورٹ سے اس مواد کے متعلق بڑی مدد ملی ہے۔

صوبہ گلبرگہ کے ضلع عثمان آباد میں ۴ تعلقات جو علاقہ صرف خاص کے ہیں ان کا رقبہ و محاصل وغیرہ اس میں شریک نہیں کیا گیا ہے کیونکہ رپورٹ مذکور میں ہی تعلقات صرف خاص ضلع مذکور کا رقبہ و محاصل وغیرہ درج نہیں کیا گیا ہے۔

۵ ضلع لنگسہ کو شکست کرنے کے بعد تعلقات کا شمول و خروج اضلاع راجپور و گلبرگہ میں بموجب میری تجویز کے ہو جائے تو دوم تعلقدار راجپور کا مستقر فنگسہ قرار دینا پڑے گا ان کی تفویض تعلقات کٹلی و گنگاوتی و لنگسہ و سندھور ہینگے۔ دوم تعلقدار استقر شورا پورہ دستور دہین معین رہیں گی چونکہ تعلقات شورا پورہ و شاہ پور ضلع گلبرگہ میں شریک ہونگے لہذا وہ باحتی اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ کام کریں گے اور تعلقہ باڈر جی جو ضلع راجپور سے خارج ہر ضلع گلبرگہ میں شامل ہوگا صاحب موصوف کی تفویض کیا جائیگا۔

ٹوہین لنگسہ پر ایک لائق انگریزی دان دوم تعلقدار کو معین کرنیکی ضرورت ہوگی اور کو فوجداری میں اختیارات بمطابق درجہ اول اور دیوانی میں مقدمات مالیاتی یکہزار روپیہ تک سماعت کرنے کا اختیار خاص طور پر عطا ہونا چاہیے اور یہ تجویز بہت آسانی سے وقوع میں آسکتی ہے کہ موجودہ دوم تعلقدار ضلع دواپہ کسی لائق اور

انگریزی دان دوم تعلقدار کے ساتھ بدل دئے جاسکتے ہیں اور اس سے مصارف میں کوئی بیشی نہوگی۔

۹۔ اخیر میں یہ کہوں گا کہ جو تجویز میں نے پیش کی ہے وہ ہر طرح قابل امضاء ہے اصلاً عجزوہ یعنی راجح و گلبرگہ نہ تو ایسے بڑے ہوتے ہیں جس کے باعث یہ خیال ہو کہ ایک اول تعلقدار سال بہر میں کل تعلقات ضلع کا دورہ نہ کر سکیں گے و نہ ہنگامے و شکلیں۔ ایسی ہیں جس کی بنا پر ایک اول تعلقدار سے کام نہ چل سکتے کا خیال ہو میں نے اوپر بصرحت بیان کر دیا ہے کہ ہر ایک ضلع عجزوہ کو ایک اول تعلقدار اچھی طرح سنبھال سکیں گے اور کام بلا وقت چلے گا۔

اس میری تجویز سے نہ صرف اصلاً راجح و گلبرگہ کی حالت بلکہ اخلاص و سعادت حاصل ہو جائے گی بلکہ مصارف سرکاری میں لٹکے کی تخفیف ہوگی یہی نہیں بلکہ صوبہ گلبرگہ و صوبہ گلشن آباد میں کسادات پر بجائیں گے اور رعایا و برابا کو زحمت و اذیتانی نہیں پڑے گی۔

جب آپ تجویز تخفیف ضلع لنگسور کے موید میں اور سرکار عالی کا بھی یہی خیال ہے کہ ضلع مذکور توڑ دینے کے قابل ہے تو پھر ایسی تجویز منفعتی سرکار کو منظور ہو کر سرکار ابراہارنا مناسب و قرین مصاحت ہے امید ہے کہ میری تجویز سرکار کے ملاحظہ میں پیش کر کے منظوری حاصل فرمائی جائیگی فقط۔

خورداد ۱۳۱۱ فصل میں ہمارے ممدوح نے سرکار میں بذریعہ مراسلہ نشان

دفعہ کمشنر انعام کی تخفیف کی رائے دی جو سرکار سے منظور ہوئی اور دفعہ کمشنری درخواست
کیا گیا جس سے بحق سرکار ہزار ہا روپیہ کی بچت ہوئی۔

آپ نے سرکار میں حسب ذیل مفید رائیں پیش کیں۔ ظاہر ہے کہ اگر اس کا نفاذ
ہو جائے تو سرکار کو رقم کا کثیر فائدہ حاصل ہوگا۔

(الف) جبکہ مدد معاش بجز اولاد کے قرابت داران بعیدہ پر جاری ہونی چاہیے
حکم سرکار ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ معاش دیسکی و دیسا پانڈیہ گیری قرابت داران
بعیدہ پر جاری کیجا جائے کیونکہ یہ بھی مثل مدد معاش کے ہے۔

(ب) جب کسی منصب دار کی تنخواہ اس کے وارث پر جاری ہو تو حسب منشاء
حکم سرکار فیصدی حصہ کی کمی ہو جاتی ہے اسی طرح جب کسی رسوم۔ یومیہ۔ معمول
کے اجرائی ورثا کے نام ہو تو مثل منصب کے فیصدی حصہ کی کمی ہونی چاہیے کیونکہ
اس میں اور منصب میں مماثلت ہے۔



باچہ سارم



عامہ برتاؤ

ناظرین کو باب دوم و سوم کے ملاحظہ سے اور نیز ہمارے مدد و ح کی تدبیر کی ترقی سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ بین انتظامی قابلیت و استعدادی - خیر خواہی سرکار ہندوی رعایا کا کیسا اچھا مادہ ہے اور کس عمدگی سے اس کا عملی ظہور ہو رہا ہے اسی طرح حصہ اول باب چہارم کے معائنہ سے آپ کے خصائل و عادات کا پورا اندازہ ہو چکا ہے۔

اب ہم کو مختصر آیت بنا ضرور ہے کہ انشیل حالت میں آپ کے عامہ برتاؤ کا پویشین کس طرح ہے۔ ہر کام میں آپ کے عملی اصول یہ ہیں کہ کسی حالت میں رعایا و سرکار کا نا واجب نقصان نہ ہو۔ اور ضوابط و قوانین کی پوری پابندی ہو اور مزید و تقریر کا جادہ و شکنی کی حد تک نہ پہنچے۔

آپ کا شنس (ضمیر) ہمیشہ ان امور کی جانب مائل رہتا ہے اور ان پر پورا عمل درآمد ہے۔

(الف) فریقین کو (خواہ وہ کوئی ہوں) مساوی سمجھا جائے۔

(ب) ہر تجویز میں جہان تک ممکن ہو نرم پہلوا اختیار کیا جائے۔

(ج) - ہر اہل غرض کو غرض حال کا پورا موقع دیا جائے۔

(د) - ہر کام کو بلجبلت ممکنہ ختم کیا جائے۔

(ہ) - اپنا قلم اپنے ہی ہاتھ میں رہے۔

ہر فریق ناکام بھی آپ کی توجہ اور سماعت بحث کا مداح رہتا ہے اگر کوئی ناکام فریق آپ کی تجویز کا باضابطہ دلیل کرے تو آپ کو کبھی اس بات کا خیال تک نہیں ہوتا کہ کیوں اہل کیا گیا۔

در اصل آپ حکومت کو خدا کے تعالیٰ کی دی ہوئی امانت تصور فرماتے ہیں اور اسی لیے حقوق العباد کے معاملہ میں آپ حق رسانی کی امکانی کوشش کرتے ہیں آپ کو اپنے ماتحتوں کے مراتب کا پورا لحاظ ہے انکی قدر افزائی - ترقی منفارش میں آپ کبھی دریغ نہیں فرماتے۔

آپ اپنے اون ماتحت ملازمین کو جو رعایا پر سختی کرتے ہیں ان الفاظ میں ہدایت فرماتے ہیں کہ -

”میرا یہ خیال ہے کہ جس انسان کے دل میں دردنہو سر پرشتہ مال

میں عہدہ داری کے لائق نہیں ہے۔“

ہر ماتحت کے اچھے کام کی آپ ہمیشہ تہنیت فرما کر ماتحت کا حوصلہ

بڑھاتے ہیں۔

آپ کے عہد برتاؤ کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ عامۃً رعایا اور زمرہ ماتحتین کے دلوں میں
آپ کی عظمت و محبت ہے۔ فقط۔

بقیہ

